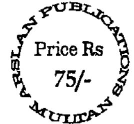
خاص نمبر

ٹارزن اور انوکھی وادی



ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان





صبح کا وقت تھا۔ منکو شہد کے دو چھتے اور پھل لے کر جھیل کی طرف جا رہا تھا۔ وہ ٹارزن سے پہلے جاگ جاتا تھا اور جاگ کر جنگل کی طرف نکل جاتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے جاتے ہی ٹارزن بھی جاگ جاتا ہے اور وہ نہانے کے لئے وسطی جھیل کی طرف چلا جاتا ہے۔

ٹارزن چونکہ روزانہ اسے جھیل پر ہی ملتا تھا اس لئے منکو شہد اور پھل لے کر سیدھا جھیل کی طرف چلا جاتا تھا جہاں وہ ٹارزن کے ساتھ مل کر جھیل کے کنارے پر ہی بیٹھ کر ناشتہ کرتا تھا۔

ابھی منکو جھیل کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک سرخ رنگ کا ایک خرگوش تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے

پاس آ گیا۔

''ارے منکو۔ آج تم اکیلے ہی آئے ہو۔ سردار کہاں ہے''۔ سرخ خرگوش نے منکو کے نزدیک آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر منکو نے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا سردار جھیل میں نہانے کے لئے نہیں آیا ہے''۔ منکو نے حیران ہو کر کہا۔

''نہیں۔ اسی لئے تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ کہاں ہے سردار وہ آج جھیل میں نہانے کے لئے کیوں نہیں آیا''۔ سرخ خرگوش نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سردار تو صبح سویرے ہی اٹھ جاتا ہے اور وہ جاگ کر سیدھا یہیں آتا ہے پھر وہ اب تک یہاں آیا کیوں نہیں ہے''۔ منکو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں تو پتہ ہے کہ میں یہیں ہوتا ہوں اور سردار جب یہاں آتا ہے تو اسے سب سے پہلے میں ہی سلام کرتا ہوں''۔ سرخ خرگوش نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ بہرحال تم یہیں رکو میں جھونپڑی میں جا کر دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے کہ سردار ابھی تک سو رہا ہو۔ رات کو اس کی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی اسے بخار ہو رہا تھا اور وہ کافی دیر بعد سویا تھا ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے ابھی تک اس کی آنکھ نہ کھلی ہو''۔ منکو نے کہا۔

''اوہ اگر سردار کو بخار تھا تو ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی ابھی تک جاگا ہی نہ ہو''۔ سرخ خرگوش نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر منکو نے شہد کا چھتہ اور پھل ایک درخت کے تنے کے پاس رکھ دیئے۔

''یہ میرا اور سردار کا ناشتہ ہے۔ تم اس کا دھیان رکھو میں جھونپڑی میں جا کر سردار کو دیکھتا ہوں''۔ منکو نے کہا تو سرخ خرگوش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور منکو مڑ کر تیزی سے ٹارزن کی جھونپڑی کی جانب بھاگتا چلا گیا۔

رات واقعی ٹارزن کے جسم میں حرارت تھی جس کی وجہ سے وہ ساری رات بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا تھا۔ ٹارزن نے بخار توڑنے والی مخصوص جڑی بوٹیاں

بھی کھائی تھیں لیکن اس کے باوجود اس کے جسم کی حرارت کم نہیں ہو رہی تھی۔ منکو بھی ٹارزن کے ساتھ کافی دیر تک جاگتا رہا تھا لیکن پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی اور وہ سو گیا۔ صبح جب وہ جاگا تو ٹارزن اسے اطمینان سے اور گہری نیند سوتا ہوا دکھائی دیا۔ ٹارزن کو سوتا ہوا دیکھ کر منکو کے چہرے پر اطمینان آ گیا اس نے جب ٹارزن کو چھوا تو ٹارزن کا بخار بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے منکو، ٹارزن کے اٹھنے سے پہلے ہی جنگل کی طرف نکل گیا تاکہ وہ اپنے اور ٹارزن کے لئے جنگل سے ناشتہ لا سکے۔

جھونپڑی کی جانب جاتے ہوئے منکو یہی سوچ رہا تھا کہ ٹارزن چونکہ رات دیر سے سویا تھا اسی لئے ابھی اس کی آنکھ نہیں کھلی ہو گی اور وہ جھونپڑی میں ہی سو رہا ہو گا یا یہ بھی ممکن تھا کہ رات کے بخار کی وجہ سے ٹارزن کو کمزوری ہو گئی ہو اور اس سے اٹھا ہی نہ جا رہا ہو اور وہ منکو کا جھونپڑی میں ہی انتظار کر رہا ہو۔ منکو نے ٹارزن کو جنگل کے کسی قبیلے کے طبیب کے پاس جانے کا مشورہ دیا تھا لیکن ٹارزن نے اس

کی بات نہیں مانی تھی اور خود ہی جنگل سے ایسی جڑی بوٹیاں لے آیا تھا جس سے اس کے کہنے کے مطابق اس کے بخار کا زور ٹوٹ جاتا اور وہ صبح تک ٹھیک ہو سکتا تھا۔

منکو انہی خیالوں میں ڈوبا ہوا جھونپڑی کے پاس آ گیا۔ جھونپڑی کے پاس آ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا جھونپڑی کی جانب بڑھنے لگا۔ ابھی وہ جھونپڑی کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے اسے جھونپڑی سے ایک بوڑھا وحشی نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ اس بوڑھے وحشی کو دیکھ کر منکو وہیں ٹھٹھک گیا۔ منکو اس بوڑھے کو بخوبی پہچانتا تھا وہ بوڑھا کاچار قبیلے کے پاس رہنے والا آکو بابا تھا جو انتہائی نیک اور انتہائی عبادت گزار بزرگ تھا۔

آکو بابا عام طور پر ٹارزن کی شیطانی اور جادوئی معاملات میں مدد کرتے تھے۔ اس بزرگ کی وجہ سے ہی ٹارزن اب تک بے شمار جادوگروں، جادوگرنیوں، جنوں اور دیوؤں کا خاتمہ کر چکا تھا جو یا تو اس کے جنگلوں میں آ جاتے تھے یا پھر دوسرے علاقوں میں

معصوم اور بے گناہ انسانوں پر ظلم کر رہے ہوتے تھے۔ ٹارزن چونکہ انسان دوست اور انتہائی ہمدرد دل رکھنے والا انسان تھا اس لئے وہ کسی پر بھی ظلم برداشت نہیں کرتا تھا۔ ٹارزن کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ جس حد تک ممکن ہو سکے وہ ان سب کی بھرپور مدد کرے جو کسی کے بھی ظلم کا شکار ہو رہے ہوں۔ ظلم کرنے والے انسان ہوں، جانور ہوں یا جن ' دیو یا ظلم کرنے والے کا تعلق شیطان کے کسی طبقے سے ہو۔ ٹارزن اپنی ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ وہ ان ظلم کرنے والوں کا خاتمہ کر کے ان کے ظلم سے مظلوموں اور معصوموں کو نجات دلا سکے۔ چونکہ ٹارزن کا مقصد نیک ہوتا تھا اس لئے اسے بعض اوقات قدرتی امداد بھی حاصل ہو جاتی تھی جو شیطانی معاملات میں اس کی بھرپور کامیابی کا باعث بنتی تھی۔ بعض جادوئی اور شیطانی معاملات میں آکو بابا ہی ٹارزن کو مدد فراہم کرتے تھے وہ نہ صرف ٹارزن کو ان شیطانی اور جادوئی طاقتوں کی تفصیل بتا دیتے تھے بلکہ وہ ان شیطانی اور جادوئی طاقتوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کے ٹارزن کو طلسماتی اور

کراماتی چیزیں بھی دے دیتے تھے جن کی مدد سے ٹارزن بڑی سے بڑی شیطانی اور جادوئی طاقت کا مقابلہ کر کے اسے فنا کر دیتا تھا۔

منکو نے آکو بابا کو پہچان لیا تھا اور وہ اس بات سے حیران ہو رہا تھا کہ آکو بابا زیادہ تر اپنی جھونپڑی یا اپنی جھونپڑی کے ارد گرد تک ہی رہتے تھے۔ وہ کبھی جنگلوں میں نہیں گئے تھے جبکہ اب وہ اچانک ٹارزن کی جھونپڑی سے نکل رہے تھے۔ آکو بابا جھونپڑی سے نکل کر باہر آئے تو منکو نے انہیں نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ آکو بابا نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے سلام کا جواب دیا۔

''آکو بابا۔ سردار کہاں ہے۔ اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا''۔ منکو نے آکو بابا سے بے چین لہجے میں پوچھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ آکو بابا، ٹارزن کی بیماری کے بارے میں جان کر یہاں آئے تھے۔

''تمہارا سردار یہاں نہیں ہے منکو''۔ آکو بابا نے کہا اور منکو بے اختیار چونک پڑا۔

''یہاں نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ اگر سردار یہاں نہیں

ہے تو کہاں ہے۔ وہ تو آج وسطی جھیل پر نہانے کے لئے بھی نہیں گیا ہے''۔ منکو نے کہا۔

''ٹارزن کو ایک ضروری کام کے لئے میں نے ان جنگلوں سے باہر بھیج دیا ہے۔ تم بے فکر رہو تمہارا سردار چند دنوں تک واپس آ جائے گا''۔ آکو بابا نے سنجیدگی سے کہا۔

''جنگلوں سے باہر۔ کیا مطلب۔ آپ نے سردار کو جنگلوں سے باہر بھیجا ہے۔ کہاں اور کیوں''۔ منکو نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ ٹارزن جہاں بھی ہے بالکل خیریت سے ہے اور وہ جلد ہی لوٹ کر یہاں آ جائے گا''۔ آکو بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن......''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہنا چاہا۔

''نہیں منکو۔ ابھی مجھ سے کچھ بھی مت پوچھو۔ میں نے تم سے کہا ہے نا کہ چند دنوں تک ٹارزن واپس آ جائے گا۔ تب تک تم کالو شیر اور کھنا ہاتھی کے ساتھ

مل کر ان جنگلوں کا انتظام سنبھال لو۔ جیسا کہ تم پہلے ٹارزن کی غیر موجودگی میں سنبھالتے آئے ہو''۔ آکو بابا نے بڑی ملائمت سے کہا۔ منکو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی تشویش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر آکو بابا نے ٹارزن کو اس طرح اچانک کہاں بھیج دیا ہے اور ٹارزن اگر ان جنگلوں میں نہیں تھا تو کہاں تھا۔ منکو آکو بابا سے بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا لیکن آکو بابا اسے کچھ نہیں بتا رہے تھے بلکہ وہ اسے کالوشیر اور کھنا ہاتھی کے ساتھ جنگل کا انتظام سنبھالنے کا کہہ رہے تھے جس کا مطلب واضح تھا کہ ٹارزن جنگلوں سے بہت دور ہے اور اس کا اگلے کئی روز تک واپس آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

''تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے منکو۔ میں نے کہا ہے نا کہ ٹارزن ایک ضروری کام کے لئے گیا ہے اور وہ بہت جلد اور خیر و عافیت سے یہاں واپس آ جائے گا''۔ آکو بابا نے جیسے اس کا چہرہ پڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے آکو بابا لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں سردار کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سردار جہاں بھی جاتا ہے میں ہمیشہ اس کے ساتھ ہی ہوتا ہوں۔ پھر اس بار وہ میرے بغیر اکیلا کیسے جا سکتا ہے"۔ منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں بھی ٹارزن کے پاس بھجوا دوں گا"۔ آکو بابا نے مسکرا کر کہا تو منکو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ۔ مگر کب"۔ منکو نے پوچھا۔

"جب ٹارزن کو تمہاری ضرورت ہو گی تب"۔ آکو بابا نے جواب دیا تو منکو خاموش ہو گیا۔ آکو بابا کچھ دیر اس کے پاس کھڑے رہے پھر وہ جنگل کی طرف چل پڑے۔ منکو کافی دیر تک انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر جب آکو بابا درختوں کے جھنڈ میں جا کر غائب ہو گئے تو منکو نے ایک طویل سانس لیا اور آہستہ آہستہ جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ جھونپڑی میں داخل ہوا اور خالی جھونپڑی دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

ایک تیز اور عجیب سی آواز سن کر ٹارزن بے اختیار چونک پڑا اور وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت ایک پہاڑی کے غار میں موجود تھا۔ غار زیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن کشادہ ضرور تھا جس کے دہانے سے دن کی تیز روشنی اندر داخل ہو رہی تھی اور غار میں بھی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

وہ آواز سن کر ٹارزن اُٹھا اور اس نے غار کے کھلے ہوئے دہانے کی طرف دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔ سامنے اسے ایک کھلی وادی اور وادی کے کناروں پر موجود چند پہاڑیاں ضرور دکھائی دے رہی تھیں جن کی چوٹیاں کافی اونچی اونچی تھیں۔

"یہ کیسی آواز تھی"۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔ وہ کافی دیر سے اس غار میں لیٹا ہوا تھا۔ اسے آکو بابا نے اپنی روحانی طاقت سے اس غار میں پہنچایا تھا اور آکو بابا نے اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک کوئی اس کا نام لے کر اسے غار سے باہر آنے کا نہ کہے اس وقت تک اسے غار کے اندر ہی رہنا تھا۔ جب کوئی باہر سے باقاعدہ اس کا نام لے کر اسے پکارتا اور اسے غار سے باہر آنے کا کہتا تب ہی ٹارزن کو اس غار سے باہر جانا تھا۔ ٹارزن کو غار میں آئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی اس لئے وہ کچھ دیر آرام کرنے کے لئے وہیں لیٹ گیا تھا۔ اس نے غار میں آتے ہی اس بات کا جائزہ لے لیا تھا کہ غار میں زہریلے بچھو یا سانپ نہ ہوں۔ لیکن غار صاف ستھرا تھا اور غار کی زمین بھی خاصی نرم تھی اس لئے ٹارزن بے فکری سے وہاں لیٹ گیا تھا۔

اب اس آواز نے اسے چونکنے اور اٹھنے پر مجبور کیا تھا۔ آواز ایسی تھی جیسے کوئی لڑکی زور سے چیخی ہو۔ یہ آواز گو کہ کافی دور سے آتی ہوئی معلوم ہوئی تھی لیکن ٹارزن کے تیز کانوں تک پہنچ گئی تھی۔

ٹارزن چند لمحوں تک دہانے کی طرف دیکھتا رہا لیکن جب اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا تو وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا دہانے کے قریب چلا گیا اور دہانے کی دائیں طرف موجود دیوار سے لگ کر باہر دیکھنے لگا۔ باہر ایک کافی بڑی وادی پھیلی ہوئی تھی۔ اس وادی کا کچھ حصہ سرسبز تھا جبکہ باقی ساری وادی چٹیل اور بڑی بڑی چٹانوں سے بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جہاں اونچی نیچی گھاٹیاں بھی بنی ہوئی تھیں۔ وہاں گڑھے بھی تھے اور نوکیلی چٹانیں بھی۔

ٹارزن حیرت سے وادی کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''حیرت ہے یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ پھر وہ آواز کس کی تھی''۔ ٹارزن نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے تیز پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز تھی جیسے کوئی بہت بڑا پرندہ اُڑتا ہوا نیچے آ رہا ہو۔ ٹارزن نے دہانے کے کنارے سے چونک کر سر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اسے آسمان سے ایک سرخ رنگ کے لباس والی ایک نہایت خوبصورت لڑکی نیچے آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ لڑکی کی کمر پر سنہری رنگ کے بڑے بڑے پَر تھے جنہیں وہ پرندوں کی طرف ہلاتی ہوئی نیچے آ رہی تھی۔

لڑکی بے حد خوبصورت تھی۔ اس لڑکی کے سر پر سنہری پھولوں کا ایک خوبصورت تاج دکھائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھیں بے حد بڑی اور چمکدار تھیں۔ پروں والی لڑکی کو اس طرح سے اُڑتے دیکھ کر ٹارزن سمجھ گیا کہ وہ کوئی پری ہے جو پرستان یا پھر کوہ قاف میں رہتی ہیں۔

ٹارزن نے پہلے بھی کئی بار پریاں دیکھی تھیں۔وہ پہلے بھی کئی بار جادوئی معاملات نپٹانے کے لئے کوہ قاف اور پرستان جا چکا تھا لیکن اس نے اس قدر خوبصورت پری پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

سرخ لباس والی پری نے بھی ٹارزن کو دیکھ لیا تھا وہ پر مارتی ہوئی اسی طرف آ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں وہ ٹارزن کے پاس زمین پر آ گئی۔ اس کے

ہونٹوں پر انتہائی دلفریب اور خوبصورت مسکراہٹ تھی۔ چند ہی لمحوں میں وہ پَر مارتی ہوئی زمین پر آ گئی۔ وہ غار کے دہانے کے سامنے ہی زمین پر اتری تھی۔

''باہر آ جاؤ ٹارزن۔ میں تم سے ہی ملنے کے لئے یہاں آئی ہوں''۔ سرخ لباس والی خوبصورت پری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''تم میرا نام کیسے جانتی ہو۔ کون ہو تم''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غار سے نکل کر باہر آؤ تو میں تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی''۔ پری نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں غار سے باہر نہیں آ سکتا۔ میں غار سے تب نکلوں گا جب''۔ ٹارزن نے کہا۔

''جب تمہیں کوئی تمہارے نام سے پکار کر اس غار سے باہر آنے کے لئے کہے گا''۔ پری نے اس کا جملہ مکمل کرتے ہوئے کہا اور ٹارزن ایک بار پھر

چونک پڑا۔

''یہ تم کیسے جانتی ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں سب کچھ جانتی ہوں ٹارزن اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہیں یہاں آکو بابا نے بھیجا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ آکو بابا نے یہاں تمہیں میرے کہنے پر ہی بھیجا ہے''۔ پری نے کہا اور ٹارزن کے چہرے پر شدید حیرت لہرانے لگی۔

''آکو بابا نے مجھے تمہارے کہنے پر بھیجا ہے۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں''۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں سب سمجھا دوں گی۔ تم باہر تو آؤ''۔ سرخ لباس والی پری نے کہا۔ پری نے چونکہ آکو بابا کا نام لیا تھا اس لئے ٹارزن کو یقین ہو گیا تھا کہ پری جھوٹ نہیں بول رہی ہے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں غار سے نکل کر باہر آ گیا۔

''تم کون ہو اور تم مجھے اور آکو بابا کو کیسے جانتی ہو''۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آکو بابا ایک نیک بزرگ ہیں۔ ان کا رابطہ جن و انس سے ہے اس لئے دنیا میں ان کا بہت نام ہے۔ آکو بابا کے انسانوں کے ساتھ ساتھ جنوں کی دنیا سے بھی رابطے ہیں اور وہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جناتی دنیا پر بھی نظر رکھتے ہیں کہ کہیں ان کے ساتھ کوئی ظلم اور نا انصافی تو نہیں ہو رہی۔ وہ بے حد نیک اور مخلص آدم زاد ہیں اس لئے انسانوں کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں نیک جنوں کے لئے بھی ہمدردی کے جذبات موجود ہیں اور وہ اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں کہ آدم زادوں کی دنیا کے ساتھ ساتھ وہ جناتی دنیا کے جنوں کو بھی ظلم کرنے والوں اور خاص طور پر شیطانوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ جہاں تک ان کا بس چلتا ہے وہ ہماری ہر ممکن مدد کرتے ہیں اور مشکل حالات میں وہ ہمیں ایسے مشورے بھی دیتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم آسانی سے مشکلات کا بھی سامنا کر لیتے ہیں اور خود کو شیطانوں کے مکروہ عزائم اور شیطانیت سے بھی بچا لیتے ہیں۔ میرا تعلق کوہ قاف کی سب سے بڑی ریاست

آقاف سے ہے اور میں آقاف کی شہزادی ہوں۔ میرا نام سرخ پری ہے۔ میرا باپ آقاف کا بادشاہ ہے جو بے حد نیک دل اور انتہائی انصاف پسند بادشاہ ہے۔ بادشاہ سلامت جن کا نام آکوش جن ہے۔ میرے باپ کو ریاست آقاف کے جنات ہی نہیں بلکہ دوسری ریاستوں کے جنات اور پریاں بھی بے حد پسند کرتی ہیں اور آکو بابا بھی ان کے گہرے دوست ہیں۔ وہ اکثر آکو بابا سے ملنے ان کے پاس جاتے تھے اور آکو بابا بھی کبھی کبھار شاہ آقاف سے ملنے ریاست آقاف آ جاتے ہیں۔ میں چونکہ آقاف کی شہزادی ہوں اس لئے آکو بابا مجھے بھی بے حد پسند کرتے ہیں اور انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بنایا ہوا ہے۔ مجھے جب بھی ان کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو میں خود ان کے پاس چلی جاتی ہوں یا پھر وہ میری پریشانی دیکھ کر خود ہی میرے پاس آ جاتے ہیں''۔ سرخ پری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یہ سن کر ٹارزن بے حد حیران ہو رہا تھا کہ آکو بابا کا انسانی دنیا کے ساتھ جناتی دنیا سے بھی رابطہ تھا اور کوہ قاف کی ریاست

آقاف کے جن بادشاہ سے ان کی دوستی بھی تھی۔

''کیا سوچ رہے ہو''۔ سرخ پری نے ٹارزن کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ تم بتاؤ۔ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے''۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر پوچھا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں سو رہا تھا تو اسے اچانک کسی نے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ ٹارزن نے آنکھیں کھولیں تو اس کے سامنے آکو بابا موجود تھے۔ آکو بابا کو اپنی جھونپڑی میں دیکھ کر ٹارزن بے اختیار بوکھلا کر اٹھ بیٹھا تھا۔ وہ حیران تھا کہ آکو بابا اس کی جھونپڑی میں کب اور کیوں آئے تھے۔ آکو بابا کاچار قبیلے کے شمال میں اپنی ایک الگ جھونپڑی میں رہتے تھے اور انہیں جب بھی کوئی کام ہوتا تو وہ ٹارزن کو اپنے پاس بلا لیتے تھے لیکن وہ کبھی اس کے پاس نہیں آئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ٹارزن آکو بابا سے ان کی آمد کے بارے میں پوچھتا آکو بابا نے اسے خود ہی بتانا شروع کر دیا کہ وہ وہاں کیوں آئے تھے۔

آکو بابا نے ٹارزن کو بتایا کہ وہ اسے ایک نہایت

اہم مسئلے کے لئے جنگلوں سے باہر بھیجنا چاہتے ہیں۔ ٹارزن کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ایک بہت اہم معاملہ ہے جسے صرف ٹارزن ہی حل کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ خود چل کر اس کے پاس آئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ٹارزن اس معاملے میں ضرور آگے بڑھے اور اس معاملے کو حل کرنے میں اپنی پورا زور لگا دے۔ وہ معاملہ کیا تھا اس کے بارے میں آکو بابا نے اسے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ اسے جنگلوں سے دور ایک وادی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ اسے جھونپڑی سے غائب کر کے وادی کی ایک پہاڑی کی غار میں پہنچا دیں گے ٹارزن کو اس وقت تک اس غار میں رہنا ہو گا جب تک کوئی اس کا نام لے کر اسے غار سے باہر آنے کا نہ کہے۔

آکو بابا نے ٹارزن سے کہا تھا کہ وہ جس معاملے کو حل کرنے کے لئے اسے بھیج رہے ہیں اس کا تعلق ایک جادوئی اور جناتی سلسلے سے ہے۔ وہ معاملہ کیا ہے اور ٹارزن اسے کیسے حل کر سکتا ہے اس کے بارے میں آکو بابا نے اس سے صرف اتنا ہی کہا تھا

کہ اس کے بارے میں اسے اسی وادی میں پتہ چلے گا جہاں وہ اسے بھیج رہے ہیں۔ ٹارزن کے لاکھ پوچھنے پر بھی آکو بابا نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا انہوں نے ٹارزن سے اتنا ضرور پوچھا تھا کہ وہ اس کی بات مانے گا یا نہیں۔ ٹارزن چونکہ آکو بابا کی دل سے عزت کرتا تھا اس لئے وہ بھلا ان کی بات کیسے ٹال سکتا تھا۔ آکو بابا کی بات سن کر ٹارزن خاموش ہو گیا اور پھر اس نے آکو بابا سے مزید کوئی بات نہیں پوچھی تھی البتہ اس نے آکو بابا سے کہا تھا کہ وہ اسے جہاں بھیجیں گے وہ چلا جائے گا۔ تب آکو بابا نے اسے اسی وقت آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا تو ٹارزن نے ان کے حکم سے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اچانک ٹارزن کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی وہ لڑکھڑایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اسی لمحے اس کے پیروں کے نیچے دوبارہ زمین آ گئی۔ پھر آکو بابا کی اسے آواز سنائی دی جنہوں نے اسے آنکھیں کھولنے کا کہا تھا۔

ٹارزن نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ خود کو اپنی

جھونپڑی کی بجائے ایک کشادہ غار میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ غار کافی کشادہ دکھائی دے رہا تھا۔ ٹارزن حیرت سے اس غار کو دیکھ رہا تھا اس کے سامنے غار کا بڑا سا دہانہ تھا جس کے باہر اسے ایک عجیب اور بڑی سی وادی دکھائی دے رہی تھی۔ آکو بابا نے ٹارزن کو سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس وقت تک غار سے باہر نہیں جائے گا جب تک کہ غار کے باہر سے کوئی اس کا نام لے کر اسے غار سے باہر آنے کے لئے نہ کہے۔ لیکن آکو بابا نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ اسے آواز دینے والا کون ہو گا اور وہ کہاں سے آئے گا۔

''تم جانتے ہو کہ تم اس وقت کہاں ہو''۔ سرخ پری نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ یہ جگہ میرے لئے انجان ہے''۔ ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم اس وقت دیووں کی سب سے بڑی اور خطرناک وادی میں ہو جو اس دنیا کی سب سے بھیانک، طلسماتی اور انوکھی وادی ہے''۔ سرخ پری نے

کہا اور ٹارزن چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''انوکھی وادی''۔ ٹارزن نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ یہ طلسمات کی وادی ہے ٹارزن۔ اس لئے یہ انوکھی اور موت کی وادی بھی کہلاتی ہے''۔ سرخ پری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹارزن حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''اگر یہ طلسمی اور انوکھی وادی ہے تو تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے''۔ ٹارزن نے اسی طرح سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس وادی کے بارے میں تمہیں یہاں کچھ نہیں بتا سکتی۔ تم اگر اس وادی کا راز جاننا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا''۔ سرخ پری نے کہا۔

''کہاں''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ تم خود میرے ساتھ چل کر دیکھ لینا جہاں میں تمہیں لے جاؤں گی''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سرخ پری بھی آکو بابا کی طرح پُراسرار بن رہی تھی۔ جس طرح سے آکو بابا

نے ٹارزن کو کچھ نہیں بتایا تھا اسی طرح سرخ پری بھی اسے ابھی کچھ نہیں بتا رہی تھی۔ ٹارزن سرخ پری سے کچھ پوچھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں آکو بابا کی آواز سنائی دی۔

''سرخ پری تم سے جو کہہ رہی ہے اس کی بات مان لو ٹارزن اور اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ تم زیادہ دیر اس وادی میں نہیں رک سکتے''۔ آکو بابا نے کہا اور ٹارزن ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

''ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ چلو۔ کہاں چلنا ہے''۔ ٹارزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سرخ پری مسکرا دی پھر سرخ پری نے اپنا دایاں ہاتھ ٹارزن کے پیروں کے پاس کیا تو اچانک ایک جھماکا سا ہوا اور ٹارزن کے پیروں کے نیچے نیلے رنگ کا ایک قالین سا آ گیا۔ یہ قالین زیادہ لمبا چوڑا نہیں تھا لیکن اتنا بڑا ضرور تھا کہ ٹارزن اس پر آسانی سے کھڑا ہو سکتا تھا۔ ٹارزن اس طرح اپنے پیروں کے نیچے نیلے رنگ کا قالین آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

''یہ کیا ہے''۔ ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہ اُڑن قالین ہے۔ تم اس قالین کے ساتھ اُڑ کر میرے ساتھ جاؤ گے''۔ سرخ پری نے جواب دیا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ لیکن جانے سے پہلے میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کون سی بات''۔ سرخ پری نے پوچھا۔

''میں غار میں لیٹا ہوا تھا تو میں نے ایک لڑکی کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنی تھی۔ کیا وہ تمہاری آواز تھی''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس وادی کے شیطانوں کو خود سے دور رکھنے کے لئے میں نے مخصوص انداز میں چیخ ماری تھی تاکہ میرے اور تمہارے راستے میں اس وادی کے شیطان نہ آ سکیں''۔ سرخ پری نے کہا۔

''شیطان''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''میں تمہیں سب بتا دوں گی۔ تم چلو میرے ساتھ''۔ سرخ پری نے کہا۔ اسی لمحے اس کے پر ہلنے لگے اور پھر وہ پر مارتی ہوئی اوپر اٹھتی چلی گئی جیسے ہی سرخ پری اوپر اٹھنا شروع ہوئی اس کے ساتھ ہی نیلا

قالین بھی حرکت میں آ گیا اور دوسرے لمحے وہ ٹارزن
کو لئے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ قالین کے زمین سے اٹھتے
ہی ٹارزن ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا لیکن اس نے
فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔

قالین کچھ دیر بلندی کی جانب اٹھتا رہا پھر سرخ
پری ایک طرف مڑی اور پر مارتی ہوئی آگے بڑھی تو
نیلا قالین بھی اس کے پیچھے پیچھے اُڑتا چلا گیا۔

انوکھی وادی کے شمال میں ایک بڑی اور تکونی
ہاڑی تھی جس کی ڈھلانیں بے حد خطرناک اور جگہ
جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں۔ اس پہاڑی کا ایک حصہ سرخ
تھا اور باقی حصہ زرد دکھائی دے رہا تھا اور پہاڑی کی
ٹانیں آگ کے شعلوں جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔

اس پہاڑی پر گھاس کا ایک تنکا تک نہیں تھا۔
اری کی ساری پہاڑی ٹھوس اور چٹیل چٹانوں سے بنی
وئی تھی۔ اس پہاڑی کے ایک سرے پر ایک غار تھا
س کا دہانہ کسی محل کے بہت بڑے محرابی دروازے
یسا دکھائی دے رہا تھا۔ دہانے کے سامنے باریک
یک جالا لگا ہوا تھا۔ یہ جالا مکڑیوں نے بُن رکھا تھا
۔ یہ جالا اس قدر زیادہ تھا کہ وہاں دھاگے جیسی

سفیدی ہی سفیدی دکھائی دے رہی تھی اور دہانہ اس جالے کے پیچھے مکمل طور پر چھپ گیا تھا۔

غار اندر سے بے حد طویل اور انتہائی کشادہ تھا۔ غار کی دیواروں کے دونوں طرف مشعلیں لگی ہوئی تھیں جو جل رہی تھیں۔ ان مشعلوں کی روشنی کی وجہ سے غار میں اچھی خاصی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

غار میں جگہ جگہ انسانی ڈھانچے، ہڈیاں اور ٹوٹی پھوٹی کھوپڑیاں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ سارا غار جیسے ان ہڈیوں اور کھوپڑیوں سے ہی بھرا ہوا تھا۔

غار کے دوسرے سر پر ایک چھوٹا سا چبوترا بنا ہوا تھا جو جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا اور اس چبوترے پر سانپ اور سیاہ رنگ کے بچھو رینگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

چبوترے کے اوپر ایک گول اور لمبا سا ستون بنا ہوا تھا جس پر سبز رنگ کی ایک بڑی سی کھوپڑی پڑی تھی۔ اس کھوپڑی کے سر پر ایک دیا جل رہا تھا۔ کھوپڑی گہرے سبز رنگ کی تھی اس کی آنکھوں میں ڈیلے بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن ان ڈیلوں میں

روشنی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ البتہ ڈیلوں کا رنگ سیاہ تھا۔ کھوپڑی کے دانت بے حد بڑے بڑے تھے جن میں اوپر کے اگلے دو دانت زیادہ لمبے اور نوکیلے تھے اور اس سبز رنگ کی کھوپڑی کے سر پر دو لمبے اور نوکیلے سینگ بھی دکھائی دے رہے تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کسی انسان کی نہیں بلکہ کسی دیو کی کھوپڑی تھی۔ کھوپڑی کے سینگوں پر دو چھوٹے چھوٹے مگر انتہائی زہریلے سیاہ سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ سبز رنگ کی کھوپڑی کے ارد گرد بے شمار سیاہ بچھو رینگ رہے تھے جن میں سے کئی بچھو اس کھوپڑی کی ناک کے سوراخوں اور اس کے کھلے ہوئے منہ سے بھی نکلتے دکھائی دے رہے تھے۔ چبوترے پر اس کھوپڑی، بچھوؤں اور سانپوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں تھا۔

اچانک غار میں ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چبوترے سے کچھ دور سپاٹ زمین پر دھواں سا پھیل گیا۔ یہ دھواں گہرے سبز رنگ کا تھا اور دھواں ایک دائرے کی شکل میں دکھائی دے رہا تھا پھر اچانک اس دھوئیں نے آہستہ آہستہ اوپر کی جانب اٹھنا شروع کر

دیا۔

چند لمحوں تک دھواں اوپر اٹھتا رہا پھر اس دھویں نے اچانک ایک دیو جیسی جسامت اختیار کرنی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے دھویں نے سبز رنگ کے ایک لمبے تڑنگے اور انتہائی طاقتور دیو کی شکل اختیار کر لی۔ دیو کا پیٹ پھولا ہوا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر دو لمبے لمبے اور نوکیلے سینگ دکھائی دے رہے تھے

سبز رنگ کے دیو کے ہاتھوں اور پیروں میں سنہری رنگ کے کڑے تھے اور اس کے کانوں میں بھی بڑی بڑی بالیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ دیو کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی تھیں اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا جس میں لمبے اور نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ سبز دیو کے چہرے پر مونچھیں بھی تھیں جو اسے اور زیادہ خوفناک اور بھیانک بنا رہی تھیں۔

سبز دیو وہاں نمودار ہو کر چبوترے پر پڑی ہوئی سبز کھوپڑی کی جانب دیکھنے لگا۔ وہ چند لمحے کھوپڑی کی جانب دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ چبوترے کی جانب

بڑھنے لگا اور پھر چبوترے کے عین قریب آ کر رک گیا۔

''میں آ گیا ہوں آقا''۔ دیو نے اس کھوپڑی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سبز کھوپڑی پر جلتا ہوا دیا پھڑپھڑایا اور پھر اچانک دیا بجھ گیا اور دیئے کی بتی سے سبز رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔ جب سبز دھواں ختم ہوا تو اچانک کھوپڑی کی آنکھیں جو سیاہ تھیں اچانک سفید ہو گئیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کھوپڑی کی آنکھیں سرخ ہوتی چلی گئیں۔ دوسرے ہی لمحے کھوپڑی کی آنکھیں کسی دیو کی زندہ آنکھوں جیسی دکھائی دینے لگیں البتہ ان آنکھوں کا رنگ انتہائی سرخ تھا جیسے ان میں خون ہی خون بھر گیا ہو۔ سبز کھوپڑی کی سرخ آنکھیں سامنے کھڑے سبز دیو پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم اتنی دیر سے کہاں تھے گاموگا دیو''۔ سبز کھوپڑی کے منہ سے انتہائی گرجدار اور غصیلی آواز نکلی۔

''مجھے بھوک لگی تھی آقا اور تم جانتے ہو کہ میری مرغوب غذا سرخ سانپ ہیں۔ مجھے ایک غار کے اندر

سے سرخ سانپوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس
لئے میں اس غار میں سرخ سانپ کھانے کے لئے چلا
گیا تھا''۔ گاموگا دیو نے سبز کھوپڑی کی غصیلی آواز سن
کر قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے سرخ سانپ کھانے میں بہت دیر لگا دی
تھی گاموگا دیو۔ تم جانتے ہو جب تم طلسماتی وادی میں
نہیں تھے تو اس وادی میں کون آیا تھا''۔ سبز کھوپڑی
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''طلسماتی وادی میں کوئی آیا تھا۔ یہ تم کیا کہہ رہے
ہو آقا۔ طلسماتی وادی میں بھلا کون آ سکتا ہے۔ اس
وادی میں، میں موجود رہوں یا نہ رہوں لیکن یہاں کوئی
داخل نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس وادی میں آتش جادد
پھیلا ہوا ہے۔ اس وادی میں غلطی سے کوئی پرندہ بھی
آتا ہے تو وہ بھی آتش جادو کی زد میں آ کر فوراً جل
کر راکھ بن جاتا ہے۔ پھر بھلا اس جادد کی موجودگی
میں یہاں کون آ سکتا ہے''۔ گاموگا دیو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے کہ میں نے اس انوکھی وادی

میں ہر طرف آتش جادو پھیلا رکھا ہے لیکن اس کے
باوجود میں نے اس وادی کی حفاظت کی ذمہ داری
تمہیں دے رکھی ہے۔ آتش جادو کی وجہ سے اس
وادی میں نہ تو کوئی آدم زاد آ سکتا ہے نہ جن، دیو
اور نہ کوئی پرندہ۔ لیکن اس وادی میں ایک پری اس
کے باوجود آ سکتی ہے۔ جو ریاست آقاف کی سرخ
پری ہے۔ صرف سرخ پری ہی ایسی پری جس پر میرا
آتش جادو کوئی اثر نہیں کرتا ہے۔ میں نے تمہیں سرخ
پری کے لئے اس وادی میں چھوڑ رکھا ہے تاکہ جیسے
ہی وہ انوکھی وادی میں آئے تو تم اسے پکڑ کر کسی
جادوئی غار میں قید کر دو''۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

''اوہ تو کیا میری غیر موجودگی میں یہاں سرخ پری
آئی تھی''۔ گاموگا دیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے
کہا۔

''ہاں۔ میں چونکہ باہر نہیں جھانک سکتا لیکن میرے
سونگھنے کی حس بے حد تیز ہے اور میں نے یہاں سے
ہی سرخ پری کی مخصوص بو سونگھ لی تھی جس سے مجھے
معلوم ہو گیا کہ سرخ شہزادی پری یہاں آئی ہے اور

مجھے یہ بھی محسوس ہوا تھا جیسے سرخ پری یہاں اکیلی نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کوئی آدم زاد بھی ہو“۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

”آدم زاد۔ یہاں۔ اس وادی میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے آقا۔ آتش جادو صرف ریاست آقاف کی شہزادی سرخ پری پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ یہاں جو بھی آئے گا وہ ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گا چاہے وہ کوئی معمولی پرندہ ہی کیوں نہ ہو۔ پھر یہاں کوئی آدم زاد کیسے آ سکتا ہے“۔ گاموگا دیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے بھی اسی بات سے پریشانی ہو رہی ہے۔ میں نے یہاں ایک زندہ آدم زاد کی بو محسوس کی ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آدم زاد اس انوکھی وادی میں کیسے آ سکتا ہے اور اگر وہ یہاں آیا تھا تو اس پر میرے آتش جادو نے اثر کیوں نہیں کیا اور وہ جل کر راکھ کیوں نہیں ہوا“۔ سبز کھوپڑی کے لہجے میں بے پناہ پریشانی اور تشویش کا عنصر تھا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی آقا۔ میں ابھی باہر

سے ہی آ رہا ہوں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے ساری وادی کا ایک چکر بھی لگایا تھا لیکن مجھے باہر نہ تو سرخ پری دکھائی دی تھی اور نہ کوئی آدم زاد اور نہ ہی میں نے سرخ پری یا کسی آدم زاد کی بو محسوس کی تھی۔ اگر یہاں شہزادی سرخ پری یا آدم زاد آیا ہوتا تو مجھے فوراً ان کی بو سے ان کے بارے میں علم ہو جاتا“۔ گاموگا دیو نے کہا۔

”نہیں گاموگا دیو۔ میری سونگھنے کی حس مجھے کبھی دھوکہ نہیں دے سکتی۔ وادی میں سرخ پری بھی موجود تھی اور ایک آدم زاد بھی۔ مجھے ابھی تک ان دونوں کی بو محسوس ہو رہی ہے“۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا وہ دونوں ابھی تک وادی میں موجود ہیں“۔ گاموگا دیو نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ وہ دونوں یہاں سے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی بو ابھی تک ہوا میں موجود ہے“۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

”کیا ان دونوں میں سے کسی نے اس غار میں آنے کی کوشش کی تھی“۔ گاموگا دیو نے پوچھا۔

''نہیں وہ اس غار کی طرف نہیں آئے تھے۔ میں نے ان دونوں کی بو شمالی پہاڑی علاقے کی طرف سے آتی ہوئی محسوس کی تھی اگر وہ اس طرف آتے تو مجھے اس بات کا بھی پتہ چل جاتا کہ وہ دونوں یہاں کیوں آئے ہیں اور سرخ پری کے ساتھ آنے والا آدم زاد کون ہے''۔ سبز کھوپڑی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ شہزادی سرخ پری کے ساتھ وہ آدم زاد کون ہو سکتا ہے جس پر انوکھی وادی کے آتش جادو کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا''۔ گاموگا دیو نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم باہر جاؤ اور جا کر وادی کا ایک ایک حصہ غور سے دیکھو۔ تمہیں کہیں نہ کہیں اس آدم زاد کے قدموں کے نشان ضرور مل جائیں گے۔ تم ان نشانوں کی مٹی اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ میں اس مٹی سے آدم زاد کی بو سونگھ کر یہ پتہ لگا لوں گا کہ وہ آدم زاد کون ہے اور وہ سرخ پری کے ساتھ یہاں کیوں آیا تھا''۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں وادی کے ایک ایک حصے کا

جائزہ لے لیتا ہوں۔ اگر یہاں کوئی آدم زاد آیا تھا تو میری نظروں سے اس کے قدموں کے نشان نہیں چھپ سکیں گے''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''وادی میں جا کر تم ان پانچ غاروں کو بھی ایک نظر دیکھ لینا جن میں میرے جسم کے باقی اعضاء موجود ہیں۔ دیکھنا سرخ پری نے ان میں سے کسی غار میں جانے کی کوشش تو نہیں کی تھی''۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جا کر دیکھ لوں گا''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ میں تمہاری واپسی تک جاگ رہا ہوں''۔ سبز کھوپڑی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''۔ گاموگا دیو نے کہا اور الٹے قدموں پیچھے ہٹا اور پھر ٹھیک اس جگہ جا کر کھڑا ہو گیا جہاں وہ سبز دھویں سے دیو کی شکل میں نمودار ہوا تھا۔ مخصوص جگہ کھڑے ہوتے ہی اس نے آنکھیں بند کیں تو اچانک اس کا وجود ایک بار پھر سبز دھویں میں تبدیل ہوتا چلا گیا اور پھر دھواں آہستہ آہستہ وہاں سے جیسے ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہو گیا۔

نیلا قالین ٹارزن کو لئے کافی بلندی پر آ گیا تھا اور ٹارزن قالین پر کسی بُت کی طرح سے کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ قالین کو اس طرح ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے خوف اور پریشانی کے سائے لہرانے شروع ہو گئے تھے لیکن وہ خاموش تھا۔

بلندی پر آتے ہی نیلے قالین نے تیزی سے شمال کی جانب اُڑنا شروع کر دیا۔ اس قالین کے آگے سرخ پری بھی پر مارتی ہوئی نہایت تیزی سے اُڑی چلی جا رہی تھی۔ اُڑتے ہوئے وہ بار بار پلٹ کر قالین پر کھڑے ٹارزن کی طرف دیکھ رہی تھی۔ نیلا قالین اب اتنی بلندی پر آ گیا تھا کہ ٹارزن کو نیچے موجود ہر چیز بے حد ننھی منی سی دکھائی دینے لگی تھی

اور اس کے سر کے کچھ فاصلے پر سفید بادل سے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سرخ پری اُڑتی ہوئی آگے جا رہی تھی۔ اس نے سر گھما کر ایک بار پھر ٹارزن کی طرف دیکھا اور پھر وہ مسکراتی ہوئی پلٹی اور اُڑتی ہوئی ٹارزن کے عین سر پر آ گئی۔

''تم اس طرح کھڑے کھڑے تھک جاؤ گے ٹارزن۔ بیٹھ جاؤ۔ بے فکر رہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے تم اس قالین سے نیچے نہیں گرو گے''۔ سرخ پری نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر ایک طویل سانس لیا جیسے وہ بھی قالین پر کھڑا کھڑا تھک گیا ہو اور وہ قالین پر بیٹھ گیا۔

''اب تم اطمینان سے سفر کر سکتے ہو''۔ سرخ پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے اس طرح ہواؤں میں اُڑا کر کہاں لے جا رہی ہو''۔ ٹارزن نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''اپنے دیس میں''۔ سرخ پری نے مسکرا کر جواب دیا۔

''اپنے دیس میں۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے کوہ قاف لے جا رہی ہو''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں کوہ قاف کی ریاست آقاف لے جا رہی ہوں''۔ سرخ پری نے مسکرا کر کہا۔

''کیوں۔ تم مجھے وہاں کیوں لے جا رہی ہو''۔ ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہ تم خود وہاں جا کر دیکھ لینا''۔ سرخ پری نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ نہ آکو بابا نے مجھے کچھ بتایا ہے اور نہ تم مجھے کچھ بتا رہی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ سارا اور اس قدر پراسرار چکر آخر ہے کیا''۔ ٹارزن نے۔الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ چکر نہیں ہے ٹارزن۔ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جسے صرف تم ہی حل کر سکتے ہو''۔ سرخ پری نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن وہ مسئلہ ہے کیا۔ مجھے کچھ بتاؤ تو سہی''۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

''ایک بار تم ریاست آقاف دیکھ لو پھر تمہیں خود

ہی تمہارے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ ابھی اور کتنا سفر باقی ہے۔ ہم وہاں کب تک پہنچ جائیں گے''۔ ٹارزن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سرخ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بس اب سفر ختم ہونے ہی والا ہے''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹارزن نے قالین کے نیچے جھانکا تو اسے نیچے ہر طرف پہاڑ، وادیاں، جنگل اور صحرا گزرتے ہوئے دکھائی دیئے جن پر سے قالین نہایت برق رفتاری سے اُڑا جا رہا تھا۔ ٹارزن کچھ دیر تک نیچے دیکھتا رہا پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ سرخ پری ایک بار پھر اس سے آگے چلی گئی تھی۔

قالین کافی دیر تک اسی تیزی سے اُڑتا رہا پھر ٹارزن کو گہرے سیاہ بادل دکھائی دیئے۔ سرخ پری ان سیاہ بادلوں کی جانب ہی اُڑی جا رہی تھی۔ نیلا قالین بھی سرخ پری کے پیچھے ان سیاہ بادلوں کی جانب بڑھ

سامنے کسی غار کا بڑا سا دہانہ آ گیا ہو جس کی دوسری
رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ بادلوں کے نزدیک پہنچ گئے طرف روشنی موجود تھی۔ اس روشنی میں ٹارزن کو اپنے
اور پھر ٹارزن نے سرخ پری کو ان سیاہ بادلوں میں اردگرد سیاہ دھواں گول گول چکر کاٹتا ہوا دکھائی دینے
داخل ہوتے دیکھا۔ بادل بے حد گہرے سیاہ تھے۔ لگا جس کی شکل واقعی ایک بڑے غار جیسی لگ رہی
سرخ پری ان گہرے سیاہ بادلوں میں جا کر غائب ہو تھی۔ سرخ پری جو دھویں میں غائب ہو گئی تھی وہ
گئی تھی۔ قالین بھی ان بادلوں کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ اب ٹارزن کو اس دہانے کی روشنی کی وجہ سے دکھائی
پھر قالین، ٹارزن کو لے کر ان بادلوں میں داخل ہو دینے لگی تھی جو تیزی سے اُڑتی ہوئی روشنی کی جانب
گیا۔ سیاہ بادلوں میں آتے ہی ٹارزن کی آنکھوں کے جا رہی تھی۔ سرخ پری کو دیکھ کر ٹارزن کے چہرے پر
سامنے یکلخت اندھیرا سا چھا گیا اور اسے یوں لگا جیسے قدرے سکون آ گیا۔
اچانک دن ختم ہو گیا ہو اور ہر طرف رات کی تاریکی سرخ پری چند ہی لمحوں میں دھویں کے بنے ہوئے
پھیل گئی ہو۔ اس غار سے باہر نکل گئی اور اس کے باہر جانے کے
ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور قالین ان سیاہ کچھ ہی دیر بعد ٹارزن بھی اس روشن دہانے سے باہر
بادلوں میں ٹارزن کو لئے نہایت برق رفتاری سے آ گیا۔ جیسے ہی ٹارزن دھویں کے غار سے باہر نکلا تیز
مسلسل اُڑا چلا جا رہا تھا۔ پھر جس طرح اندھیرے روشنی کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھیں
میں دور کوئی جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح ٹارزن کو دور چکا چوند سی ہو گئیں۔ اس نے فوراً دونوں آنکھوں پر
روشنی کا ایک نقطہ سا چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ ٹارزن روشنی ہاتھ رکھ لئے۔ پھر کچھ دیر بعد ٹارزن کی آنکھیں جب
کے اس نقطے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جو آہستہ آہستہ روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے دیکھا کہ
پھیلتا جا رہا تھا۔ سرخ پری غوطہ لگا کر اب نیچے کی طرف جا رہی تھی
تھوڑی ہی دیر میں ٹارزن کو یوں لگا جیسے اس کے

اور ٹارزن کا قالین، سرخ پری نے پیچھے قدرے جھک گیا تھا اور جھکے جھکے انداز میں نیچے کی طرف ہی جا رہا تھا۔

ٹارزن نے نیچے جھانکا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ نیچے انتہائی عظیم الشان اور دور دور تک پھیلی ہوئی نہایت خوبصورت ایک وادی دکھائی دے رہی تھی۔ اس وادی میں ہر طرف بڑے بڑے اور انتہائی شاندار محل نما مکان بنے ہوئے تھے۔ ساری وادی جیسے پھولوں اور سبزے سے بھری ہوئی تھی۔ ہر طرف رنگ برنگی نہریں بہہ رہی تھیں۔ اس وادی میں ٹارزن کو ہر طرف بے شمار جن، دیو اور پریاں دکھائی دینے لگیں۔ جن، دیو اور پریاں ہوا میں نہیں اُڑ رہی تھیں۔ وہ سب کے سب وادی میں تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب ایک جگہ کھڑے ہوں اور وہیں کھڑے کھڑے پتھروں کے بُت بن گئے ہوں کیونکہ ان میں سے نہ تو کوئی جن حرکت کر رہا تھا نہ دیو اور نہ ہی کوئی پری وہ سب پتھروں کے بتوں کی طرح ساکت تھے۔

''کیا یہ ریاست آقاف ہے''۔ ٹارزن نے سرخ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ میرا دیس ہے میری ریاست آقاف وادی''۔ سرخ پری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کے لہجے میں قدرے غم کا عنصر چھلک آیا تھا۔

''یہ سب ایک جگہ رکے کیوں ہوئے ہیں۔ سب چل پھر کیوں نہیں رہے کیا یہ سب پتھر کے بُت بنے ہوئے ہیں''۔ ٹارزن نے نیچے موجود جنوں، دیوؤں اور پریوں کو اپنی اپنی جگہوں پر ساکت دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں یہ سب پتھروں کے بُت ہیں۔ میں تمہیں یہی سب دکھانے کے لئے تو یہاں لائی ہوں''۔ سرخ پری نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا اور ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''نیچے چلو۔ پھر خود دیکھ لینا''۔ سرخ پری نے ایک

بار پھر پراسرار رویہ اختیار کرتے ہوئے کہا اور ٹارزن خاموش ہو گیا ۔ قالین آہستہ آہستہ نیچے جا رہا تھا اور یہ دیکھ کر واقعی ٹارزن کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی کہ سب جن، دیو اور پریاں اپنی جگہوں سے ایک انچ بھی نہیں ہل رہی تھیں جیسے وہ واقعی پتھروں کے بنے ہوئے بُت ہوں۔ سرخ پری اور نیلے قالین پر ٹارزن کو نیچے آتے دیکھ کر ان میں سے کسی ایک جن، دیو یا پری نے ایک بار بھی سر اٹھا کر اوپر نہیں دیکھا تھا۔

کچھ ہی دیر میں سرخ پری ایک خوبصورت اور پھولوں سے بھرے ہوئے باغ میں اتر گئی اور اس کے چند ہی لمحوں کے بعد نیلا قالین بھی ٹارزن کو لئے اس باغ میں اتر گیا۔ ٹارزن حیرت سے اپنے چاروں طرف موجود جنوں، دیوؤں اور پریوں کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ سب کیا ہے۔ کیا یہ سب زندہ نہیں ہیں"۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب زندہ ہیں ٹارزن لیکن......"۔ سرخ پری کہتے کہتے رک گئی اس کے چہرے پر انتہائی دکھ، افسوس اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"ان سب کو سبز کھوپڑی نے جادو کے زور سے پتھروں کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہے"۔ سرخ پری نے جواب دیا۔ ٹارزن چند لمحے حیرت بھری نظروں سے سرخ پری کی طرف دیکھتا رہا جیسے اسے سرخ پری کی بات کی سمجھ نہ آئی ہو لیکن دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے پیروں پر کسی انتہائی زہریلے ناگ نے کاٹ لیا ہو اسے اچانک سرخ پری کی بات کی سمجھ آ گئی تھی۔

"پتھروں کے بُت۔ یہ سب سچ مچ پتھروں کے بنے ہوئے بُت ہیں"۔ ٹارزن نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وہاں موجود جنوں، دیوؤں اور ساکت کھڑی پریوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب بُت ہیں۔ ان میں جان ہے۔ یہ دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں لیکن نہ یہ بول سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی جگہوں سے حرکت کر سکتے ہیں"۔ سرخ پری نے اسی طرح بے حد دکھ بھرے لہجے میں کہا اور ٹارزن حیرت سے ان سب کی طرف دیکھنے

لگا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے جنوں، دیوؤں اور
پریوں کو چھو چھو کر دیکھنا شروع کر دیا اور یہ دیکھ کر
اس کی حیرت اور پریشانی کی انتہا نہ رہی کہ ان سب
کے جسم واقعی پتھروں کی طرف انتہائی ٹھوس تھے۔

''صرف یہی نہیں ٹارزن۔ اس ریاست کے تمام
جنات، دیو اور پریاں اسی حالت میں ہیں۔ یہاں تک
کہ محل میں موجود میرے ماں باپ، میرے بہن بھائی
اور تمام وزراء اور امراء کا بھی یہی حال ہے۔ جو
جہاں ہے وہیں ساکت ہو گیا ہے اور یہ سب سبز
شیطان کی سبز رنگ کی جادو کھوپڑی نے کیا ہے''۔
سرخ پری نے کہا۔

''لیکن اس نے یہ سب کیوں کیا ہے اور وہ شیطانی
سبز کھوپڑی کہاں ہے''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں
پوچھا۔

''وہ شیطانی سبز کھوپڑی اصل میں ایک دیو کی ہے
ٹارزن جس کا نام شگولا دیو ہے۔ شگولا دیو انتہائی بے
رحم، سفاک اور طاقتور دیو تھا اور وہ جادو بھی جانتا تھا
اس لئے سب اسے جادوگر دیو کہتے تھے۔ اپنی جادوئی

طاقتوں پر اسے بے حد غرور تھا۔ شگولا دیو اپنے سوا
کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ وہ یہی سمجھتا تھا کہ
ریاست آقاف میں تو کیا پورے کوہ قاف، پرستان تو
کیا پوری دنیا میں اس سے زیادہ طاقتور اور خطرناک
دیو اور کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنی طاقتوں سے عام جنوں،
دیوؤں اور پریوں پر بے حد ظلم کرتا تھا اور انہیں اپنے
سامنے جھکنے پر مجبور کرتا تھا جو اس کے سامنے جھک
جاتا تھا شگولا دیو اسے اپنا غلام بنا لیتا تھا اور جو شگولا
دیو کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتا تھا شگولا دیو یا تو
اسے ہلاک کر دیتا تھا یا پھر اس پر جادو کر کے اسے
پاگل بنا دیتا تھا۔

شگولا دیو ریاست آقاف کے شمال میں تمام جنوں،
دیوؤں اور پریوں سے الگ تھلگ رہتا تھا اس نے
اپنی جادوئی طاقتوں سے اپنے لئے ایک عظیم الشان محل
بنا رکھا تھا جہاں اس نے اپنی خدمت کے لئے بے
شمار جنوں اور دیوؤں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور بے شمار
پریاں اس کی کنیزیں تھیں۔ شگولا دیو کی شیطانیاں دن
بدن بڑھتی جا رہی تھیں وہ ریاست آقاف میں بہت

زیادہ مداخلت کرنا شروع ہو گیا تھا اور اس نے ریاست کے جنوں، دیوؤں اور پریوں کو بادشاہ سلامت کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا تھا اور اس نے یہ تک کہنا شروع کر دیا تھا کہ اس ریاست کا بادشاہ آکوش ایک ناکام اور نااہل بادشاہ ہے اور اس کے پاس اتنی طاقت بھی نہیں ہے کہ وہ دشمن ریاستوں کی فوج کا مقابلہ کر سکے جبکہ شگولا دیو اکیلا جنوں اور دیوؤں کی فوج پر بھی بھاری ہو سکتا تھا۔ شگولا دیو نے ریاست میں یہ بھی کہنا شروع کر دیا تھا کہ وہ اپنی جادوئی طاقتوں سے بہت جلد شاہ آکوش کی حکومت ختم کر دے گا اس لئے ریاست کی رعایا خود ہی اسے چھوڑ دیں اور اس کی جگہ شگولا دیو کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیں ورنہ شاہ آکوش کے ساتھ وہ ان تمام جنوں اور دیوؤں کو بھی ہلاک کر دے گا جو شاہ آقاف کے وفادار ہوں گے۔ ریاست آقاف کی رعایا چونکہ شگولا دیو کی شیطانیت سے اچھی طرح سے واقف تھے اس لئے ان میں سے کوئی بھی شگولا دیو کی باتوں میں نہیں آ رہا تھا جس پر شگولا دیو کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ جب

ریاست کی رعایا نے اسے اپنا بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کیا تو شگولا دیو کا غصہ اس قدر بڑھ گیا کہ اس نے جادو کے زرو سے جنوں، دیوؤں اور پریوں کو اپنے بس میں کرنا شروع کر دیا۔ شگولا دیو کا خیال تھا کہ وہ ریاست کی تمام رعایا پر جادو کر دے گا اور ایک دن ساری کی ساری رعایا اس کی غلام بن جائے گی۔ جب شاہ آقاف کو شگولا دیو کی شیطانیت کا پتہ چلا تو انہوں نے فوری طور پر شگولا دیو کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور انہوں نے شگولا دیو کو گرفتار کرنے یا اسے ہلاک کرنے کے لئے جنوں اور دیوؤں کا ایک دستہ اس کے محل کی جانب بھیج دیا لیکن شگولا دیو کی جادوئی طاقتوں کے سامنے بھلا فوج کا ایک دستہ کیا کر سکتا تھا۔ شگولا دیو نے ان سب کو جادوئی طاقتوں سے ہلاک کر دیا۔ شاہ آقاف نے شگولا دیو کو گرفتار یا ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن شگولا دیو، جنوں اور دیوؤں کی فوج پر بے حد بھاری پڑ رہا تھا۔ جو بھی شگولا دیو کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کے لئے جاتا تھا وہ یا تو شگولا دیو کے ہاتھوں

ہلاک ہو جاتا تھا یا پھر شگولا دیو اسے جادو کے زور سے اپنا غلام بنا لیتا تھا۔

ریاست کے حالات دن بدن بگڑتے ہی چلے جا رہے تھے۔ شگولا دیو اپنی کامیابیوں پر بے حد خوش تھا۔ وہ بے شمار جنوں اور دیوؤں کو جادو کے زور سے اپنا غلام بنا چکا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ ان جنوں اور دیوؤں کی ایک بڑی فوج بنائے گا اور پھر یہی فوج وہ شاہ آقاف اور اس کے حامیوں کے خلاف استعمال کرے گا۔ چنانچہ شگولا نے یہی کیا۔ اس کے حکم پر غلام دیوؤں اور جنوں نے ریاست میں داخل ہو کر ہر طرف قتل و غارت اور لوٹ مار کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہ سب جن اور دیو چونکہ شگولا دیو کے جادو کے زیر اثر تھے اس لئے وہ نہ تو کسی بوڑھے جن اور دیو کی پرواہ کرتے تھے اور نہ کسی چھوٹے جن یا دیو کی۔ ان غلام جنوں اور دیوؤں کے جو بھی سامنے آتا تھا وہ انہیں نہایت بے دردی سے ہلاک کر دیتے تھے۔

ریاست میں ایسا کوئی سورما نہیں تھا جو شگولا دیو کے غلام جنوں اور دیوؤں کو روک سکتا ہو اور شگولا دیو

کو اس کے انجام تک پہنچا کر ریاست کو اس کی شیطانیت سے محفوظ بنا سکتا ہو۔ شاہ آکوش نے بہت سوچا پھر انہوں نے اپنی مدد کے لئے آکو بابا کو پیغام بھیج دیا۔ شگولا دیو کا تعلق چونکہ شیطان سے تھا اس لئے شاہ آکوش کو یقین تھا آکو بابا اگر چاہیں تو وہ انہیں اور ان کی ریاست کو اس شیطان دیو کے عتاب سے بچا سکتے ہیں۔ آکو بابا کا تعلق چونکہ روشنی کی دنیا سے تھا اور روشنی کی طاقتوں کے سامنے باطنی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں اس لئے شاہ آکوش آکو بابا سے بہت پُر امید تھے۔ شاہ آکوش نے فوراً آکو بابا کو پیغام بھیجا اور انہیں بتا دیا گیا کہ وہ اور ان کی ریاست کس مشکل کا شکار ہے اور شگولا دیو اور اس کے غلام کس طرح ریاست کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ شاہ آکوش کا پیغام ملتے ہی آکو بابا فوراً یہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے ریاست کی حالت اور بے گناہ جنوں، دیوؤں اور پریوں کی لاشیں دیکھیں تو انہیں بے حد افسوس ہوا۔ انہوں نے شاہ آکوش سے ملاقات کی تو شاہ آکوش نے ان سے درخواست کی کہ وہ کچھ

کریں اور انہیں اور ان کی ریاست کو اس شیطان دیو سے بچا لیں۔ تو آکو بابا نے خود ہی شگولا دیو کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ وہ تن و تنہا شگولا دیو کو ہلاک کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے''۔ سرخ پری مسلسل بولتی جا رہی تھی اور ٹارزن خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا جیسے سرخ پری اسے کوئی انتہائی دلچسپ کہانی سنا رہی ہو۔ اس نے ایک بار بھی سرخ پری کی بات کاٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ البتہ وہ سرخ پری کے ساتھ ساتھ باغ سے نکل کر ریاست آقاف میں مختلف گلیوں اور بازاروں سے گزر رہا تھا۔ جیسے سرخ پری اسے کسی خاص جگہ لے جانے سے پہلے سب کچھ بتا دینا چاہتی ہو۔

باغ کی طرح تمام گلیوں اور بازاروں میں جنات، دیو اور پریوں کے بُت موجود تھے۔ ان سب کو اس حالت میں دیکھ کر ٹارزن کو بے حد افسوس ہو رہا تھا۔

''پھر کیا ہوا تھا''۔ ٹارزن نے سرخ پری کو خاموش ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

''پھر آکو بابا شگولا دیو سے مقابلہ کرنے کے لئے

اس کے محل کی طرف چلے گئے۔ شاہ آکوش نے آکو بابا سے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ جنوں اور دیوؤں کے فوجی دستے لے جائیں لیکن آکو بابا نے انہیں منع کر دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ شگولا دیو سے اکیلے لڑنا چاہتے ہیں۔ اس پر شاہ آکوش بھلا کیا کر سکتا تھا۔

آکو بابا نے شگولا دیو کے محل کے پاس جا کر شگولا دیو کو للکارا تو شگولا دیو نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے محل سے کئی غلام جن اور دیو باہر بھیج دیئے۔ وہ سب چونکہ شگولا دیو کے جادو کے اثر میں تھے اس لئے آکو بابا نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ آکو بابا نے ان غلام جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کرنے کی بجائے اپنی روحانی طاقتوں سے کام لے کر ان غلام جنوں اور دیوؤں کو وہاں سے غائب کر دیا۔ شگولا دیو کو جب اس بات کا پتہ چلا کہ آکو بابا نے اس کے غلاموں کو غائب کر دیا ہے تو وہ بہت آگ بگولا ہوا اس نے مزید دیو اور جن باہر بھیجے لیکن آکو بابا نے انہیں بھی غائب کر دیا جس پر شگولا دیو بے حد سٹپٹایا اور غیظ و غضب کا پیکر بن کر خود ہی آکو بابا سے

مقابلہ کرنے کے لئے محل سے باہر آ گیا۔ محل سے باہر
آتے ہی اس نے آکو بابا پر جادوئی وار کرنے شروع
کر دیئے۔ لیکن آکو بابا پر اس کے جادوئی واروں کا
کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

آکو بابا پہلے اس کے جادوئی واروں کو روکتے رہے
پھر شگولا دیو اور آکو بابا میں دست بدست لڑائی شروع
ہو گئی۔ دونوں مختلف ہتھیاروں سے لڑ رہے تھے۔ پھر
ان کی تلواروں سے لڑائی شروع ہوئی تو شگولا دیو کے
مقابلے میں آکو بابا کا پلہ بھاری ہو گیا۔ آکو بابا نے
انتہائی ماہرانہ انداز میں تلوار زنی کرتے ہوئے سب
سے پہلے شگولا دیو کا دایاں بازو کاٹ دیا۔ شگولا دیو کا
جیسے ہی بازو کٹ کر نیچے گرا اچانک جھماکہ ہوا اور اس
کا کٹا ہوا بازو وہاں سے غائب ہو گیا۔

ایک بازو کٹ جانے کی وجہ سے شگولا دیو کی
طاقت میں کچھ کمی سی آ گئی تھی۔ تکلیف کی وجہ سے وہ
آکو بابا کا تیزی سے مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا جس کا
فائدہ اٹھاتے ہوئے آکو بابا نے اس کا دوسرا بازو بھی
کاٹ دیا۔ شگولا دیو کا دوسرا بازو بھی کٹ کر نیچے

اور فوراً غائب ہو گیا۔ شگولا دیو کے دونوں بازو اس
طرح زمین پر گرتے ہی غائب ہوتے دیکھ کر آکو بابا
حیران ہو رہے تھے لیکن انہوں نے اس پر زیادہ توجہ
نہیں دی تھی۔ پھر آکو بابا نے شگولا دیو کی دونوں
ٹانگیں کاٹیں اور آخر میں انہوں نے شگولا دیو کے دھڑ
سے اس کی گردن کاٹ دی۔ شگولا دیو وہیں ہلاک ہو
گیا۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جس طرح سے
شگولا دیو کے دونوں بازو کٹ کر زمین پر گرتے ہی
وہاں سے غائب ہو گئے تھے اسی طرح اس کی دونوں
ٹانگیں بھی وہاں سے غائب ہو گئیں تھیں اور پھر جیسے
ہی شگولا دیو کا سر کٹا اس کا سر اور اس کا دھڑ بھی
زمین پر گرا اور پھر اس کا سر اور دھڑ بھی اچانک وہاں
سے غائب ہو گیا۔ آکو بابا نے شگولا دیو کو ہلاک تو
کر دیا تھا لیکن وہ اس بات سے پریشان تھے کہ آخر
شگولا دیو کے کٹے ہوئے اعضاء اس طرح غائب کیوں
ہو گئے تھے اور کیسے غائب ہوئے تھے۔

ان دونوں کا مقابلہ ریاست کے بے شمار جنوں اور
دیوؤں نے دیکھا تھا اس لئے سب خوش تھے کہ آکو

بابا نے شگولا جیسے شیطان دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ خبر شاہی محل میں بھی پہنچ گئی۔ شگولا دیو کی ہلاکت کا سن کر شاہ آکوش، آکو بابا کا شکریہ ادا کرنے محل سے نکل کر خود وہاں آ گئے۔ آکو بابا، شگولا دیو کو ہلاک کرنے کے باوجود خوش نظر نہیں آ رہے تھے بلکہ وہ بے حد الجھے ہوئے اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

شاہ آکوش کے کہنے پر آکو بابا نے انہیں بتایا کہ جب وہ شگولا دیو کا مقابلہ کر رہے تھے تو یہاں شگولا دیو کی ایک جادوئی طاقت بھی موجود تھی جو شگولا دیو کی حفاظت تو نہیں کر سکتی تھی لیکن اسے نقصان پہنچنے کی صورت میں اس کی مدد ضرور کر سکتی تھی اور وہ شگولا دیو کی اسی طرح سے مدد کر سکتی تھی کہ شگولا دیو کو اگر کوئی زخم لگتا تو وہ طاقت فوراً شگولا دیو کا زخم ٹھیک کر دیتی اور اگر شگولا دیو کا کوئی اعضاء کٹتا تو وہ اسے لے کر وہاں سے غائب ہو جاتی۔ شگولا دیو چونکہ جادوگر تھا اس لئے اس کی ہلاکت اس طریقے سے نہیں ہو سکتی تھی جس طرح سے آکو بابا نے اسے ہلاک کیا تھا۔ اس کے لئے آکو بابا نے تھوڑا سا جلد بازی سے

کام لیا تھا اور شیطان دیو کو ہلاک کرنے کے لئے بغیر تیاری کئے ہی وہاں آ گئے تھے لیکن پھر بھی انہوں نے شگولا دیو کو شکست دے دی تھی۔

جو جادوئی طاقت شگولا دیو کے ساتھ موجود تھی وہ شگولا دیو کے کٹے ہوئے اعضاء ایک وادی میں لے جا رہی تھی اور ان اعضاؤں کو الگ الگ غاروں میں رکھ رہی تھی۔ شگولا دیو کے جسم کے چھ حصے ہوئے تھے۔ جن میں اس کے دو بازو، دو ٹانگیں اور سر اور دھڑ شامل تھے۔

جادوئی طاقت نے ان سب اعضاؤں کو لے جا کر الگ الگ غاروں میں رکھا تھا اور ان غاروں کو مستقل طور پر بند کر دیا تھا۔ گو کہ شگولا دیو ہلاک ہو چکا تھا لیکن جادوئی طاقت نے چونکہ بروقت اس کے کٹے ہوئے اعضاؤں کو غائب کر دیا تھا اس لئے شگولا دیو کی جان اس کے جسم سے نکل کر اس کے سر میں چلی گئی تھی اور وہ مرنے کے باوجود بھی زندہ رہ گیا تھا۔ شگولا دیو کی جادوئی طاقت نے شگولا دیو کی زندہ کھوپڑی کو بتایا تھا کہ وہ اس غار میں رہ کر ایک سو

سال تک مسلسل ایک مخصوص منتر پڑھتا رہے گا تو وہ
دوبارہ دیو کی شکل میں زندہ ہو جائے گا اور جب وہ
زندہ ہو گا تو اس کی طاقتیں پہلے سے زیادہ ہوں گی
اور وہ اس قدر بڑا اور خوفناک دیو ہو گا کہ کوہ قاف تو
کیا پرستان کے بھی سارے جن اور دیو مل کر اس کے
مقابلے پر آ جائیں تو وہ ان سب کو بھی اکیلا ہلاک کر
سکتا ہے اور نئی زندگی جو اس کی جادوئی زندگی ہو گی
اسے ختم کرنے کے لئے آکو بابا جیسی روشنی کے
نمائندے بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔ یہ سن کر شگولا دیو
کی جادوئی کھوپڑی بے حد خوش ہوئی اور اس نے
جادوئی طاقت کا بتایا ہوا منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

آکو بابا نے یہ سب باتیں شاہ آکوش کو بتا دی
تھیں اور انہوں نے شاہ آکوش کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ
سو سال تک تو انہیں شگولا جیسے دیو سے کوئی خطرہ نہیں
ہے لیکن سو سال گزرنے کے بعد شگولا دیو ایک بار پھر
اصلی حالت میں ان کے سامنے آ جائے گا اور ہو سکتا
ہے کہ اس بار وہ ان سب کی واقعی کوئی مدد نہ کر سکیں
اور شگولا دیو اپنی طاقتوں سے نہ صرف ریاست آقاف

بلکہ پورے کوہ قاف پر ہی قبضہ کر لے۔

سو سال کا وقت کافی زیادہ تھا اس لئے شاہ آکوش
اس سے ہی خوش تھا کہ کم از کم سو سالوں تک تو
انہیں اور رعایا کو شگولا جیسے شیطان دیو سے نجات مل
گئی ہے۔ انہوں نے اور ریاست کے باسیوں نے
آکو بابا کا شکریہ ادا کیا لیکن آکو بابا بہت پریشان
تھے۔ انہیں اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ شگولا دیو
ان کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے باوجود زندہ بچ جانے
میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اگر وہ پہلے سے ہی تیاری کر
کے آتے اور شگولا دیو کے جسم کے اعضاؤں کو وہاں
سے غائب نہ ہونے دیتے تو شگولا دیو حقیقت میں
ہلاک ہو جاتا اور اس کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو
جاتا۔ گو کہ اس شیطان دیو سے سو سالوں کے لئے تو
ریاست آقاف کو نجات مل گئی تھی لیکن سو سالوں کے
بعد جو کچھ ہونے والا تھا اس کا آکو بابا کو بخوبی
اندازہ ہو رہا تھا اور وہ آنے والے بھیانک اور
خوفناک وقت کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

آکو بابا کو یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ اب اس وادی

میں جا کر ان غاروں کو تلاش کر سکتے جہاں جادوئی
طاقت نے شگولا دیو کے اعضاء چھپا دیئے تھے۔ اس
کے لئے اب آکو بابا کو بھی ایک مخصوص مدت گزرنے
کا انتظار کرنا پڑتا تب ہی وہ شگولا دیو کے خلاف کچھ
کر سکتے تھے۔

جادوئی طاقت نے جس وادی کے غاروں میں شگو
دیو کے جسم کے اعضاء چھپائے تھے وہ بے
خطرناک وادی تھی اور جادوئی طاقت نے اس وادی
آکو بابا اور ان جیسے دوسرے روشنی کے نمائندوں
محفوظ رکھنے کے لئے مخصوص انتظامات کر کے ا
طلسماتی اور انوکھی وادی بنا دیا تاکہ سو سالوں تک ا
وادی میں نہ کوئی جا سکے اور نہ کوئی شگولا دیو
غاروں میں چھپے ہوئے اعضاء تلاش کر سکے۔ وق
گزرتا گیا اور شگولا دیو کو اس انوکھی وادی میں پچا
سال گزر گئے۔ ان پچاس سالوں میں شگولا دیو نے
شیطانی منتر بہت زیادہ پڑھ لیا تھا جس سے اس کی
طاقتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور اس کی
کھوپڑی کو جادو کھوپڑی بنا دیا گیا تھا۔ جادو کھوپڑی

اور کچھ تو نہیں کر سکتی تھی لیکن وہ اپنی طاقتوں سے
وادی کو اور زیادہ انوکھی اور خطرناک بنا سکتی تھی اور پھر
اس جادو کھوپڑی نے ایسا ہی کیا اس نے وادی کو اور
زیادہ انوکھا بنانے کے لئے اس وادی میں اپنے
طلسمات قائم کر دیئے اور وادی کی حفاظت کے لئے
وہاں ایک طاقتور دیو کو تعینات کر دیا تاکہ وہ وادی کی
حفاظت بھی کر سکے اور شگولا دیو کے چھوٹے موٹے
کام بھی کر سکے۔ اس غلام دیو کا نام گاموگا ہے جو
شگولا دیو کا ہر حکم بجا لاتا ہے اور ہر وقت انوکھی وادی
میں رہتا ہے۔ اس دیو کی مرغوب غذا سرخ سانپ ہیں
جو اسے انوکھی وادی میں آسانی سے مل جاتے ہیں۔

شگولا دیو جانتا تھا کہ آکو بابا، شاہ آکوش کے کہنے
پر وہاں آئے تھے اور ان کے کہنے پر ہی آکو بابا نے
اس کا مقابلہ کیا تھا اور آکو بابا اور شگولا دیو کا مقابلہ
وہاں موجود بے شمار جنوں اور دیوؤں نے بھی دیکھا تھا
جو اس بات سے خوش ہو رہے تھے کہ شگولا دیو کی
طاقتیں آکو بابا کے سامنے بے حد کمزور ثابت ہوئی
تھیں جس کی وجہ سے آکو بابا نے اسے آسانی سے

شکست دے دی تھی اور اب اسے سو سالوں کے لئے
ایک انوکھی پُراسرار اور طلسماتی وادی میں قید کی زندگی
گزارنی پڑ رہی تھی۔

شگولا دیو نے شاہ آکوش اور ریاست آقاف کی
پوری رعایا سے بدلہ لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے
قسم کھائی تھی کہ سو سالوں کے بعد جب وہ دوبارہ
طاقتور دیو بنے گا اور اسے ایک نئی زندگی ملے گی تو وہ
نہ صرف شاہ آکوش بلکہ ریاست آقاف کی تمام رعایا
کو بھی ہلاک کر دے گا اور پھر وہ آکو بابا کی تلاش
میں جائے گا اور انہیں تلاش کر کے انہیں بھی وہ ہلاک
کر دے گا۔

جس طرح سے آدم زادوں کی دنیا میں آدم زاد
پیدا ہوتے ہیں اور ہلاک ہوتے ہیں اسی طرح جناتی
دنیا میں بھی جنات اور دیوؤں کے ہاں پیدائش اور
ہلاکتیں ہوتی رہتی ہیں۔ شگولا دیو کو چونکہ سو سالوں کی
قید ملی تھی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ وہ اس دور کے
ان تمام جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کرے جو اس کے
دور میں موجود تھے اور جن کے سامنے آکو بابا نے

اس کا مقابلہ کیا تھا اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر
دیئے تھے۔ پچاس سال گزرنے کے بعد چونکہ شگولا دیو
کی جادوئی طاقتوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا اس
لئے اس نے اپنی جادوئی طاقتوں کا استعمال کیا اور پھر
اس نے اپنے غلام دیو گاموگا کے ذریعے وہ جادو
ریاست آقاف میں پھیلا دیا۔ جس کے اثر سے
ریاست آقاف کے تمام جن، دیو اور پریاں جو جہاں
تھا وہیں ساکت ہو کر رہ گیا۔ گاموگا دیو نے ان سب
کو پتھر کے بتوں میں تبدیل کر دیا تھا تاکہ جب شگولا
دیو اس ریاست میں واپس آئے تو یہ سب جن، دیو
اور پریاں جادو سے وہ زندہ کر سکے اور وہ ان سب کو
اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکے۔ شگولا دیو کا یہ جادو
بے حد طاقتور تھا جس سے ساری کی ساری ریاست
واقعی بے جان بتوں میں بدل گئی۔ اس بات کا آکو
بابا کو پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ شگولا دیو ریاست کے
جنوں اور دیوؤں سے بدلہ لینے کے لئے کیا کر سکتا
ہے اور جب میں پیدا ہوئی تھی تو آکو بابا نے احتیاط
کے طور پر میرے بازو پر ایک تعویذ باندھ دیا تھا۔

میرے بازو پر چونکہ آکو بابا کا بنایا ہوا ایک تعویذ بندھا ہوا تھا اس لئے مجھ پر شگولا دیو کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ لیکن میرے سوا ریاست کا کوئی پری، جن یا دیو ایسا نہ تھا جس پر جادو کا اثر نہ ہوا ہو اور وہ پتھر کا بُت نہ بنا ہو۔ یہاں تک کہ شاہ آکوش، میری ماں اور میرے چار بہن بھائی بھی شگولا دیو کے جادو کا شکار ہو گئے تھے۔ اور ٹارزن اب یہی سچ ہے جو تمہارے سامنے ہے اس ریاست میں صرف میں ہی ہوں جو زندہ ہوں جبکہ اس ریاست میں موجود تمام جن، پریاں اور دیو پتھروں کے بُت بنے ہوئے ہیں''۔ سرخ پری نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گئی۔

''تم صرف اس لئے پتھر کی مورتی نہیں بنی کیونکہ تمہارے بازو پر آکو بابا کا دیا ہوا تعویذ بندھا ہوا تھا''۔ ٹارزن نے کہا اور سرخ پری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ میں اسی لئے آزاد ہوں۔ اس تعویذ کی وجہ سے میں شگولا دیو کی طلسماتی اور انوکھی وادی میں بھی جا سکتی ہوں۔ مجھے وہاں نہ کوئی طلسم نقصان پہنچا سکتا

ہے اور نہ کوئی اور شیطانی طاقت میرا سامنا کر سکتی ہے۔ میرے لئے اس وادی میں اگر کوئی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے تو وہ گاموگا دیو ہے جس کا سامنا کرنے سے میں بھی گھبراتی ہوں اور میں اس وادی میں اس وقت جاتی ہوں جب گاموگا دیو کسی غار میں اپنی خوراک حاصل کرنے، میرا مطلب ہے سرخ سانپ کھانے کے لئے گیا ہوتا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن تم اس وادی میں کیوں جاتی ہو''۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

''آکو بابا نے مجھے اس انوکھی وادی میں شگولا دیو کے جسم کے اعضاؤں والے غاروں کو تلاش کرنے کا کام سونپا تھا لیکن میں ابھی تک اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئی ہوں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ گاموگا دیو ہے۔ وہ چونکہ بہت کم وقت کے لئے غاروں میں جاتا ہے اور فوراً واپس آ جاتا ہے اس لئے میں زیادہ دیر اس وادی میں نہیں رک سکتی۔ میں اس وقت تک اس وادی میں رہ سکتی ہوں جب گاموگا دیو وادی میں نہیں ہوتا۔ اس کے آنے سے پہلے مجھے

وہاں سے نکلنا ہوتا ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں، میں ان چھ غاروں کو بھلا کیسے تلاش کر سکتی تھی جن میں شگولا دیو کے جسم کے اعضاء موجود ہیں۔ شگولا دیو اسی صورت میں ہلاک ہو سکتا ہے جب ان غاروں کو تلاش کر کے ان میں موجود اس کے اعضاء نکال کر باہر لائے جائیں اور انہیں ایک ساتھ جلا دیا جائے۔ اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتی تو شگولا دیو دوبارہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا تھا اور اس سے نہ صرف ریاست آ قاف بلکہ پوری دنیا بھی ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو سکتی تھی۔ لیکن افسوس اتنا وقت گزرنے کے باوجود مجھے ابھی تک ان غاروں کا کچھ پتہ نہیں چلا ہے''۔ سرخ پری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ شگولا دیو کو اس وادی میں قید ہوئے سو سال پورے ہونے والے ہیں ٹارزن اور ان سو سالوں کا وقت پورا ہونے میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ چند دنوں تک اگر میں نے چھ غاروں کو تلاش کر کے شگولا دیو کے جسم کے حصوں کو نہ جلایا تو

وہ دوبارہ طاقتور دیو بن جائے گا اور اس کے دیو بنتے ہی ہماری ریاست کے ساتھ ساتھ نہ صرف کوہ قاف بلکہ پرستان اور آدم زادوں کی دنیا بھی خطرے میں آ جائے گی۔ شگولا دیو بے حد خطرناک ہے اور وہ سو سالوں کا بھوکا ہے۔ وہ پرستان اور کوہ قاف پر تو قبضہ کرنے کے لئے جنوں، دیووں اور پریوں پر ظلم کرے گا لیکن اپنی زندگی کو محفوظ رکھنے کے لئے اسے آدم زادوں کے خون کی ضرورت ہو گی اور وہ چونکہ دیو ہے اس لئے وہ ہر روز کم از کم ایک سو آدم زادوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پئے گا''۔ سرخ پری نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

''اوہ۔ تب تو شگولا دیو کا زندہ ہونا واقعی بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس طرح تو وہ ساری دنیا کے آدم زادوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پی جائے گا''۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور اب وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے۔ اگر شگولا دیو کے جسم کے حصے تلاش کر کے انہیں نہ جلایا

گیا تو آج سے صرف سات دن بعد وہ دیو زندہ ہو جائے گا اور پھر وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس کا دنیا میں نہ تو کوئی جن مقابلہ کر سکے گا نہ دیو اور نہ ہی اسے شیطانیت سے اب آکو بابا روک سکیں گے“۔ سرخ پری نے بھی پریشانی کے عالم میں کہا۔

”تو کیا اس ریاست کی تمام رعایا پچھلے پچاس سالوں سے اسی حالت میں ہے“۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ساری رعایا پچھلے پچاس سالوں سے اسی طرح پتھروں کے بُت بنی ہوئی ہے۔ یہ پچاس سال ہماری جناتی دنیا کے سال ہیں۔ تمہاری دنیا کے حساب سے یہ وقت پانچ سالوں کا بنتا ہے۔ یہ سمجھ لو کہ تمہاری دنیا کا ایک سال گزرتا ہے تو ہماری جناتی دنیا کے دس سال گزر گئے ہوتے ہیں“۔ سرخ پری نے جواب دیا تو ٹارزن نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ جناتی اور انسانی دنیا کے دن رات، مہینوں اور سالوں کا یہ فرق وہ پہلے سے جانتا تھا۔ اسے اس سب کے بارے میں آکو بابا نے ہی بتایا تھا۔

”لیکن اس سلسلے میں مجھے یہاں کیوں بلایا گیا ہے اور اب تم مجھے اس طرح پیدل کہاں لے جا رہی ہو“۔ ٹارزن نے پوچھا۔

”میں تمہیں اپنی ساری ریاست دکھانا چاہتی تھی اور اب میں تمہیں محل میں لے جا رہی ہوں تاکہ تم ہماری مشکلات کا اور اچھی طرح سے اندازہ لگا سکو اور ہماری مدد کر سکو۔ تم ہی ایک ایسے آدم زاد ہو ٹارزن جو ہمیں اب اس مصیبت اور پریشانی سے نجات دلا سکتا ہے اور اب تم ہی انوکھی وادی میں جا کر ان چھ غاروں کو تلاش کر سکتے ہو جن میں شگولا دیو کی سبز کھوپڑی اور اس کے جسم کے باقی پانچ حصے موجود ہیں۔ تم آدم زاد ہو اگر تم ان غاروں کو تلاش کر لو تو تم شگولا دیو کے جسم کے تمام حصوں کو ایک ساتھ جلانے کی بجائے اگر غاروں میں الگ الگ بھی انہیں آگ لگا دو گے تو شگولا دیو کا وجود ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور وہ دوبارہ زندہ ہو کر ہمیں اور دنیا کی دوسری مخلوق کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں آ سکے گا“۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن رک کر اور

حیرت سے سرخ پری کی شکل دیکھنے لگا۔

''میں سمجھا نہیں۔ میں بھلا ان غاروں کو کیسے تلاش کر سکتا ہوں۔ تم پری ہو اور تمہارے ساتھ آکو بابا بھی ہیں اور تم اتنے عرصے سے کوشش بھی کر رہی ہو لیکن اس کے باوجود بھی تمہیں وہ غار نہیں مل سکے ہیں تو میں بھلا ان غاروں کو کیسے ڈھونڈ سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں جانتی ہوں ٹارزن۔ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ اسی لئے تو آکو بابا سے کہہ کر میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا ہوں کہ وہ انوکھی اور طلسماتی وادی ہے کہاں، جہاں چھ غاروں میں شگولا دیو کی سبز کھوپڑی اور اس کے جسم کے حصے موجود ہیں اور پھر تم نے یہ بھی تو کہا ہے کہ اس وادی میں بے شمار طلسمات ہیں اور اس وادی کی حفاظت گاموگا نامی ایک طاقتور دیو بھی کرتا ہے۔ کیا میں اس دیو کا مقابلہ کر سکوں گا۔ ان طلسمات کو میں کیسے ختم کروں گا جو شگولا دیو نے انوکھی وادی کی

حفاظت کے لئے قائم کر رکھے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''یہ سب میں تمہیں بتا دوں گی ٹارزن۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہیں محل میں لے جا کر گاموگا دیو سے مقابلہ کرنے، انوکھی وادی کے طلسمات کو ختم کرنے اور ان غاروں تک پہنچنے کے تمام طریقے بتا دوں گی جن سے تم ان غاروں تک بھی پہنچ جاؤ گے جن میں شگولا دیو کے جسم کے کٹے ہوئے حصے پڑے ہوئے ہیں اور تم گاموگا دیو کو بھی ہلاک کر دو گے''۔ سرخ پری نے کہا۔ ٹارزن نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر وہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔ سرخ پری، ٹارزن کو مختلف راستوں سے گزارتی ہوئی ایک عالیشان محل میں لے آئی جو شاہ آکوش کا محل تھا۔ اس محل کے بھی تمام محافظ دیو اور جنوں کے ساتھ ساتھ شاہ آکوش اور اس کے تمام وزراء اور امراء پتھروں کے بُت بنے ہوئے تھے۔

جھماکا ہوا اور گاموگا دیو دھویں سے فوراً دیو کے
روپ میں شگولا دیو کی سبز کھوپڑی کی سامنے نمودار ہو
گیا۔ جس کی آنکھیں کھلی ہوئی اور بدستور سرخ تھیں۔
اسے دیکھ کر شگولا دیو کی سبز جادو کھوپڑی چونک پڑی۔

''بڑی دیر لگا دی ہے تم نے واپس آنے میں گاموگا
دیو۔ کچھ معلوم ہوا کہ سرخ پری اور اس کا دوست
ٹارزن اس وقت کہاں ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں''۔
سبز کھوپڑی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''ہاں آقا۔ مجھے پتہ چل گیا ہے۔ وہ دونوں اس
وقت کوہ قاف کی ریاست آقاف میں ہیں۔ سرخ
پری، ٹارزن کو یہاں سے آ کر خود ریاست آقاف
لے گئی تھی''۔ گاموگا دیو نے جواب دیا۔ گاموگا دیو کو

انوکھی وادی کی ایک پہاڑی کے پاس سے ٹارزن کے
پیروں کے نشان مل گئے تھے۔ وہ ان پیروں کی مٹی
اٹھا لایا تھا اور اس نے وہ مٹی لا کر شگولا دیو کی سبز
جادو کھوپڑی کے سامنے رکھ دی تھی جسے سونگھ کر شگولا
دیو کی کھوپڑی کو فوراً ٹارزن کے بارے میں سب کچھ
معلوم ہو گیا تھا۔ لیکن شگولا دیو یہ نہیں جان سکا تھا کہ
ٹارزن انوکھی وادی کے غار میں کہاں سے آیا تھا اور
انوکھی وادی میں موجود آتش جادو کا اثر اس پر اثر
کیوں نہیں ہوا تھا اور یہ کہ سرخ پری اسے غار سے
نکال کر کہاں لے گئی تھی۔

ٹارزن کے پیروں کی مٹی کی بو سونگھ کر سبز جادو
کھوپڑی کو اس بات کا بھی پتہ نہیں چل سکا تھا کہ
ٹارزن یہاں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ البتہ
جادو کھوپڑی کو یہ ضرور پتہ چل گیا تھا کہ ٹارزن انہی
جنگلوں سے آیا تھا جہاں آکو بابا رہتے تھے اور سرخ
پری کے کہنے پر آکو بابا نے خاص طور پر ٹارزن کو
یہاں بھیجا تھا۔

جب جادو کھوپڑی کو ٹارزن کی آمد کا کچھ پتہ نہ

چلا تو اس نے ایک بار پھر گاموگا دیو کو بلا لیا تھا اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ جا کر پتہ کرے کہ سرخ پری کہاں ہے اور اس کے ساتھ جو آدم زاد ٹارزن تھا وہ کہاں تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی گاموگا دیو وہاں سے روانہ ہو گیا تھا اور وہ اب لوٹ کر آیا تھا۔

''اوہ۔ تو وہ دونوں محل میں ہیں۔ کیا کر رہے ہیں وہ محل میں۔ کیا تم نے اس آدم زاد ٹارزن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ٹارزن کو دیکھ لیا ہے۔ وہ اس وقت محل میں آرام کر رہا ہے۔ میں نے چھپ کر سرخ پری اور ٹارزن کی باتیں سنی ہیں۔ سرخ پری نے ٹارزن کو یہاں اپنی مدد کے لئے بلایا ہے''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''اپنی مدد کے لئے۔ کیا مطلب۔ ٹارزن ایک معمولی آدم زاد بھلا اس کی کیا مدد کر سکتا ہے''۔ جادو کھوپڑی نے حیران ہو کر کہا۔

''میں چونکہ ریاست آقاف میں ظاہری حالت میں نہیں جا سکتا ہوں اس لئے میں نے ایک چھوٹے سے

پرندے کا روپ دھار لیا تھا اور اس پرندے کی شکل میں ہر جگہ سرخ پری اور اس آدم زاد ٹارزن کو تلاش کرتا پھر رہا تھا جس کے بارے میں تم نے مجھے بتایا تھا آقا۔ ان دونوں کو تلاش کرتا ہوا جب میں محل میں گیا تو مہمان خانے میں مجھے وہ آدم زاد نظر آ گیا۔ سرخ پری اس کے ساتھ ہی موجود تھی اور وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ سرخ پری ٹارزن کو تمہارے بارے میں ہی بتا رہی تھی۔ سرخ پری نے ٹارزن کو تمہیں فنا کرنے کے لئے یہاں بلایا ہے اور اس نے ٹارزن کو بتایا ہے کہ وہ کس طرح سے انوکھی وادی میں داخل ہو سکتا ہے اور مجھ سے مقابلہ کرنے کے بعد وہ اس وادی کے تمام طلسمات کو ختم کر کے ان غاروں کو بھی تلاش کر سکتا ہے جن میں تمہاری جادو کھوپڑی اور جسم کے باقی اعضاء چھپے ہوئے ہیں''۔ گاموگا دیو نے کہا اور جادو کھوپڑی بری طرح سے چونک پڑی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو گاموگا دیو۔ کیا ٹارزن یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا وہ اتنا طاقتور ہے

کہ وہ تمہارا مقابلہ کر سکے اور اس وادی کے طلسمات کو ختم کر کے وہ ان غاروں تک بھی پہنچ جائے جن میں میرے جسم کے اعضاء موجود ہیں''۔ جادو کھوپڑی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں آقا۔ ایسا نہیں ہو گا۔ یہ محض سرخ پری کا خیال ہے۔ میں نے ٹارزن کو دیکھا ہے۔ وہ بہادر ضرور نظر آتا ہے لیکن اس کے جسم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ میرا مقابلہ کر سکے اور نہ ہی اس کے پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ وہ انوکھی وادی کے طلسمات فنا کر سکے۔ اگر ٹارزن اس وادی میں آیا تو طلسمات تک جانے سے پہلے اسے میرا سامنا کرنا پڑے گا اور میں تمہارا غلام ہوں۔ میرے مقابلے پر ایک سو جن اور ایک سو دیو بھی آجائیں تو میں انہیں بھی چند لمحوں میں زیر کر کے ہلاک کر سکتا ہوں۔ پھر بھلا ٹارزن میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکے۔ اس آدم زاد کو تو میں کسی مچھر کی طرح اپنی انگلیوں میں مسل سکتا ہوں''۔ گاموگا دیو نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن سرخ پری نے ٹارزن کو بتایا کیا ہے۔ کیا وہ

انوکھی وادی کے طلسمات کے بارے میں جانتی ہے''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''سرخ پری میری غیر موجودگی میں یہاں آتی رہتی تھی آقا۔ اس کے پاس آکو بابا کا دیا ہوا ایک تعویذ ہے جس کی وجہ سے مجھے اس کی آمد کا پتہ نہیں چلتا تھا اور وہ خاص طور پر اس وقت یہاں آتی ہے جب میں سرخ سانپ کھانے کے لئے کسی غار میں جاتا ہوں۔ وہ یہاں آ کر وادی کے طلسمات اور ان غاروں کو تلاش کرتی رہتی تھی جن میں تمہارے کٹے ہوئے اعضاء موجود ہیں۔ اسے ان غاروں کا تو پتہ نہیں چلا ہے جن میں تم اور تمہارے کٹے ہوئے اعضاء موجود ہیں لیکن وہ انوکھی وادی کے طلسمات کے بہت سے راز جان چکی ہے لیکن اس کے باوجود سرخ پری کے پاس اتنی طاقتیں نہیں ہیں کہ وہ میرے مقابلے پر آ سکے اور پھر اس وادی کے طلسمات ختم کر سکے۔ اس لئے اس نے خاص طور پر آکو بابا سے کہہ کر ٹارزن کو یہاں بلایا ہے۔ سرخ پری کا خیال ہے کہ اگر اس سلسلے میں ٹارزن ان کی مدد کرے گا تو وہ

نہ صرف مجھے ہلاک کر سکتا ہے بلکہ وہ وادی کے تمام
طلسمات بھی فنا کر دے گا اور پھر وہ ان غاروں تک
بھی پہنچ جائے گا جن میں تمہارے کھوپڑی اور تمہارے
جسم کے باقی کٹے ہوئے اعضاء موجود ہیں اور میں ایسا
نہیں ہونے دوں گا۔ انوکھی وادی میں آ کر ٹارزن کو
سب سے پہلے مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ وہ ایک
عام آدم زاد ہے اور میں دیو ہونے کے ساتھ ساتھ
جادو بھی جانتا ہوں۔ ٹارزن میرے سامنے ایک لمحے
کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکے گا اور میں اس کے ٹکڑے
اُڑا دوں گا۔ وہ مجھے ہلاک کرے گا تب ہی وہ ان
طلسمات میں داخل ہو سکے گا جو اس انوکھی وادی میں
موجود ہیں جن سے گزرنے اور انہیں فنا کرنے کے
بعد ہی ٹارزن ان غاروں تک پہنچ سکتا ہے''۔ گاموگا
دیو نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو گاموگا دیو۔ واقعی طاقتور سے
طاقتور جن اور دیو تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے تو پھر ایک
آدم زاد بھلا تمہارا سامنا کیسے کر سکتا ہے''۔ جادو
کھوپڑی نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

''میری ساری طاقتیں اس وادی تک محدود ہیں
آقا۔ وادی سے نکل کر مجھے احتیاط سے کام لینا پڑتا
ہے ورنہ میں ریاست آقاف میں بھی جا کر ٹارزن کو
ہلاک کر سکتا تھا لیکن اگر میں ایسا کرتا تو میں اس آدم
زاد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا اور میرے ہلاک ہونے
کے بعد سرخ پری کا یہاں آنا جانا اور زیادہ آسان ہو
جاتا اس لئے میں نے ٹارزن کو ابھی کوئی نقصان نہیں
پہنچایا ہے۔ میں اس کا یہاں آنے کا انتظار کروں گا
وہ جیسے ہی یہاں آئے گا میں اسے فوراً ہلاک کر دوں
گا''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''ہاں۔ تم میرے غلام ہو اور جادوئی اصولوں کے
تحت تمہیں یہاں صرف میری حفاظت کرنے کے لئے
ہی بھیجا گیا ہے۔ یہاں اگر کوئی مجھے نقصان پہنچانے
کی نیت سے آئے تو تم اسے اپنے جادو اور طاقتوں
سے ہلاک کر سکتے ہو لیکن اس وادی سے باہر جا کر
تمہیں ایک مکھی تک مارنے کی اجازت نہیں ہے گاموگا
دیو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم خود بھی ہلاک ہو جاؤ
گے۔ ابھی میرے زندہ ہونے میں چند دن باقی ہیں۔

چند دنوں کے بعد جب میں دوبارہ اصلی حالت میں آجاؤں گا تب میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا لیکن جب تک میں یہاں ہوں اور میرے جسم کے حصے مختلف غاروں میں موجود ہیں اس وقت تک اس وادی میں رہنا بے حد ضروری ہے۔ تم نہ صرف میرے طلسمات کی حفاظت کر سکتے ہو بلکہ ان غاروں میں بھی جا سکتے ہو جن میں میرا دھڑ اور میرے ہاتھ پاؤں موجود ہیں۔ آخری دن تمہیں ہی میرا دھڑ اور میرے ہاتھ پاؤں غاروں سے نکال کر یہاں لانے ہیں تاکہ میں پھر سے جڑ جاؤں اور زندہ ہو جاؤں“۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

”تم بے فکر رہو آقا۔ میں ساری حقیقت جانتا ہوں اس لئے میں نے آج تک سرخ پری کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا حالانکہ وہ میرے ایک ہاتھ کی مار ہے۔ اگر اس وادی میں وہ ایک بار بھی میرے سامنے آ گئی ہوتی تو اب تک وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہو گئی ہوتی“۔ گاموگا دیو نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ اس نے جتنا بچنا تھا بچ لیا ہے۔

اب چند دنوں کے بعد میں اس کا اور اس کی ریاست کا جو حال کروں گا اسے دیکھ کر سرخ شہزادی پری تو کیا کوہ قاف اور پرستان کی تمام ریاستوں کے جنوں اور دیوؤں کے بھی ہوش اُڑ جائیں گے“۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

”میں تمہارا غلام ہوں آقا۔ تم جو کہو گے میں وہی کروں گا“۔ گاموگا دیو نے کہا۔

”کیا تم جانتے ہو کہ ٹارزن یہاں کب آئے گا“۔ جادو کھوپڑی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد گاموگا دیو سے پوچھا۔

”میں نے سرخ پری اور ٹارزن کی ساری باتیں سنی تھیں آقا۔ ٹارزن چونکہ طویل سفر کر کے آیا ہے اور ریاست آقاف میں رات ہو گئی تھی اس لئے سرخ پری کے کہنے پر ٹارزن وہاں آرام کر رہا ہے۔ اب وہ کل صبح کے وقت اس وادی میں آئے گا کب آئے گا اس کے بارے میں، میں نہیں جانتا لیکن تم فکر نہ کرو۔ ٹارزن جیسے ہی اس وادی میں داخل ہو گا مجھے اس کے بارے میں فوراً پتہ چل جائے گا“۔ گاموگا دیو

نے کہا۔

''کیا وہ خود یہاں آئے گا یا سرخ پری اسے یہاں چھوڑ کر جائے گی''۔ جادو کھوپڑی نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ لیکن مجھے یہ ضرور معلوم ہے کہ صبح ہوتے ہی ٹارزن اس وادی میں پہنچ [illegible] اور وہ وادی کے جس حصے سے بھی آئے گا [illegible] سے نہیں چھپ سکے گا۔ میں اسے وادی میں ایک قدم بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دوں گا اور اس پر حملہ کر کے اسے فوراً ہی موت کے گھاٹ اتار دوں گا''۔ گاموگا دیو نے انتہائی سخت اور سفاک لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ٹارزن کو اس وادی میں دوسرا سانس لینے کا کوئی موقع نہیں ملنا چاہئے۔ تمہارے ہاتھوں ٹارزن ہلاک ہو گیا تو پھر سرخ پری کی رہی سہی امید بھی ختم ہو جائے گی''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا آقا۔ سرخ پری ہر صورت میں ناکام ہو گی''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''تم نے میرا بہت ساتھ دیا ہے گاموگا دیو۔ ایک

بار مجھے نئی زندگی حاصل کر لینے دو۔ پھر میں کوہ قاف اور پرستان پر قبضہ کر کے دونوں کو ایک ریاست میں تبدیل کر دوں گا۔ میں اس ریاست کا ایک نیا نام رکھوں گا اور اس ریاست کا میں شہنشاہ بن جاؤں گا۔ شہنشاہ بن کر میں تمہیں اپنی جادوئی ریاست کا وزیر بنا لوں گا اور تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے''۔ جادو کھوپڑی نے کہا اور اس کی بات سن کر گاموگا دیو کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو آقا۔ کیا تم مجھے واقعی اپنا وزیر اعظم بناؤ گے''۔ گاموگا دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں جو کہتا ہوں اس پر عمل بھی کرتا ہوں''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں آقا۔ تم ایک بار جو کہہ دیتے ہو اسے لازمی طور پر پورا کرتے ہو۔ آقا کیا ایسا ممکن ہے کہ جب تم جادوئی ریاست کے شہنشاہ بنو اور میں وزیراعظم تو سرخ پری کو تم مجھے بخش دو۔

میں سرخ پری کو بے حد پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں''۔ گاموگا دیو نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹارزن یہاں آیا اور تم نے اسے ہلاک کر دیا تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں سرخ پری کو تمہارے لئے زندہ رہنے دوں گا اور تمہاری اس سے شادی بھی کرا دوں گا''۔ جادو کھوپڑی نے کہا اور گاموگا دیو کی آنکھوں میں اور زیادہ چمک آ گئی۔

''اب تم بے فکر ہو جاؤ آقا۔ میں ٹارزن کو کسی بھی حال میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ بس اب مجھے اس کا انوکھی وادی میں آنے کا انتظار ہے۔ جیسے ہی وہ یہاں آئے گا میں موت بن کر اس پر جھپٹ پڑوں گا اور اسے دوسرا سانس لینے کا کوئی موقع نہیں دوں گا''۔ گاموگا دیو نے بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ٹارزن کے پیروں کی بو سونگھی ہے گاموگا دیو۔ احتیاط سے کام لینا وہ جنگلوں کا بادشاہ ہے اور اس کے جسم میں شیروں کی طاقت اور چیتوں کی سی پھرتی بھری ہوئی ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی کئی

طاقتور اور خوفناک جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ کر چکا ہے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں آئے اور تم اسے اپنا آسان شکار سمجھ لو اور وہ تمہاری کسی معمولی سی غلطی کا فائدہ اٹھا کر الٹا تمہیں ہی نقصان پہنچا دے اس لئے تمہیں نہایت احتیاط کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر ٹارزن کا مقابلہ کرنا پڑے گا''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے آقا۔ تم فکر نہ کرو ٹارزن میرے ایک ہاتھ کی بھی مار نہیں ہے۔ میں اس کی بوٹیاں اُڑا دوں گا''۔ گاموگا دیو نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور جا کر ٹارزن کے یہاں آنے کا انتظار کرو۔ میں یہاں تمہاری کامیابی کا انتظار کروں گا۔ جب تم ٹارزن کو ہلاک کر دو تو اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آنا۔ میں ٹارزن کا کٹا ہوا سر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''جو حکم آقا۔ میں ٹارزن کا سر کاٹ کر لے آؤں گا''۔ گاموگا دیو نے کہا اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹتا

چلا گیا اور پھر جہاں وہ دھویں کی شکل میں نمودار ہوا تھا وہاں جا کر رکا اور پھر دھواں بن کر وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔ اس کے وہاں سے غائب ہوتے ہی سبز جادو کھوپڑی کی سرخ آنکھیں بے نور ہو گئیں اور ان کا رنگ پہلے سفید اور پھر سیاہ ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کھوپڑی پر رکھا ہوا دیا ایک بار پھر جلنا شروع ہو گیا۔

سرخ پری نے ٹارزن کو انوکھی وادی کے بارے میں تمام تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا اور اس نے ٹارزن کو گاموگا دیو کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ وہ اس کا کہاں اور کیسے مقابلہ کر سکتا ہے۔

گاموگا دیو اور انوکھی وادی کے طلسمات کو ختم کرنے کے بعد ہی ٹارزن ان چھ غاروں تک پہنچ سکتا تھا جہاں شگولا دیو کی زندہ کھوپڑی، دھڑ اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ اور پاؤں الگ الگ موجود تھے۔ ٹارزن کو شگولا دیو کے جسم کے تمام حصوں کو الگ الگ آگ لگا کر جلانا تھا تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے اور اس سے نہ صرف کوہ قاف بلکہ پرستان اور انسانی آبادیاں بھی ہمیشہ کے لئے محفوظ رہ سکیں۔ سرخ پری

نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ اسے گاموگا دیو سے اپنی صلاحیتوں اور اپنی طاقت کے بل پر لڑنا ہو گا اور اسے شکست دے کر ہلاک کرنا ہو گا۔ گاموگا دیو کے ہلاک ہوتے ہی سرخ پری انوکھی وادی میں پہنچ جائے گی اور پھر وہ ٹارزن کے ساتھ مل کر نہ صرف وادی کے طلسمات ختم کرے گی بلکہ ان چھ غاروں کی تلاش میں بھی ٹارزن کا ساتھ دے گی جن میں شگولا دیو کا سر، دھڑ، ٹانگیں اور بازو موجود تھے۔

ریاست اور محل کی سیر کراتے ہوئے چونکہ وہاں رات ہو گئی تھی اس لئے سرخ پری نے ٹارزن کو شاہی مہمان خانے میں پہنچا دیا تھا اور اسے آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ وہ کل صبح اسے انوکھی وادی میں لے جائے گی جہاں گاموگا دیو موجود ہے۔ ریاست میں چونکہ سرخ پری کے سوا کوئی اصلی حالت میں نہیں تھا اس لئے سرخ پری نے ہی ٹارزن کے کھانے پینے کا انتظام کیا تھا اور اسے کوہ قاف کے چند ایسے پھل کھانے کو دیئے تھے جو انتہائی لذیذ تھے اور جنہیں کھا کر ٹارزن کو اپنے جسم میں بے پناہ

توانائی سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

ٹارزن کو شاہی مہمان خانے میں چھوڑ کر سرخ پری وہاں سے چلی گئی تھی۔ وہ کہاں گئی تھی اس کے بارے میں نہ سرخ پری نے اسے کچھ بتایا تھا اور نہ ہی ٹارزن نے اس سے کچھ پوچھا تھا۔

ٹارزن ایک آرام دہ بستر پر لیٹا اس عجیب و غریب اور جادوئی سلسلے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے اور پھر ایک بندر کے خوخیانے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ بندر کی آواز سن کر ٹارزن چونک پڑا۔ وہ جس کمرے میں موجود تھا وہاں اندھیرا تھا۔ سرخ پری نے وہاں سے جاتے ہوئے تمام مشعلیں بجھا دی تھیں تاکہ اندھیرے میں ٹارزن کو زیادہ پرسکون اور گہری نیند آ سکے۔

''یہ تو منکو کی آواز لگ رہی ہے۔ منکو۔ کیا تم ہو''۔ ٹارزن نے سر گھما کر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اسے ایک بندر کا سایہ سا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں۔ میں ہوں سردار۔ تم کہاں ہو اور یہ کمرے

میں اس قدر اندھیرا کیوں ہے''۔ جواباً منکو کی آواز سنائی دی اور اس کی آواز سن کر ٹارزن کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلتا چلا گیا۔

''سیدھے چلے آؤ۔ میں تمہارے سامنے ہی موجود ہوں''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ جیسے ہی وہ پلنگ کے قریب آیا جس پر ٹارزن موجود تھا ٹارزن نے ہاتھ بڑھا کر منکو کا ہاتھ تھام لیا۔ اندھیرے میں اچانک اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں جاتے دیکھ کر منکو کے منہ سے بے اختیار خوف بھری چیخ نکل گئی تھی۔

''گھبراؤ نہیں۔ تمہیں میں نے پکڑا ہے''۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ میں سمجھا تھا جیسے اندھیرے میں مجھے کسی جن یا دیو نے پکڑ لیا ہو''۔ منکو نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم اس وقت جنوں اور دیوؤں کی ریاست میں ہو منکو۔ لیکن اس ریاست کے تمام جن اور دیو پتھروں

کے بُت بنے ہوئے ہیں وہ اپنی جگہوں سے ایک انچ بھی نہیں ہل سکتے تو وہ بھلا تمہیں کیسے پکڑ سکتے ہیں''۔ ٹارزن نے اسے پلنگ کے اوپر کھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے دیکھا ہے۔ یہاں سارے جن، دیو اور پریاں پتھر کے بنے ہوئے ہیں اور انہیں کس نے اور کیوں پتھروں کا بُت بنایا ہے اس کے بارے میں آکو بابا نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے''۔ منکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں یہاں آکو بابا نے ہی بھیجا ہے''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ اگر آکو بابا مجھے یہاں نہ بھیجتے تو میں یہاں اتنی دور کیسے پہنچ سکتا تھا''۔ منکو نے کہا۔

''لیکن آکو بابا نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔ کیا انہوں نے میرے لئے تمہارے ذریعے کوئی پیغام بھیجا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ ایک بہت ضروری پیغام ہے۔ پیغام کے ساتھ انہوں نے مجھے ایک چیز بھی دی ہے جو مجھے ہر حال میں تم تک پہنچانی تھی''۔ منکو نے کہا۔

''کیا چیز ہے وہ''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہاں اتنا اندھیرا ہے۔ اب میں وہ چیز تمہیں اندھیرے میں کیسے دکھا سکتا ہوں''۔ منکو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں نے ہی سرخ پری سے کہا تھا کہ وہ یہاں سے جاتے ہوئے تمام مشعلیں بجھا دے۔ مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں آنے والے ہو تو میں اسے مشعلیں بجھانے سے منع کر دیتا۔ چلو تم زبانی ہی بتا دو وہ چیز ہے کیا اور دیکھنے میں کیسی ہے اور وہ چیز آکو بابا نے میرے لئے کیوں بھیجی ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں نے وہ چیز ابھی تک نہیں دیکھی۔ وہ ایک سرخ رنگ کی تھیلی میں بند ہے۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ میں یہ تھیلی تمہارے حوالے کر دوں اسے کھول کر نہ دیکھوں''۔ منکو نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ تھیلی''۔ ٹارزن نے پوچھا تو منکو نے اسے ایک چھوٹی سی تھیلی دے دی۔ ٹارزن نے اس تھیلی کو چھو کر دیکھا تو اس میں اسے ایک چھوٹا موتی سا محسوس ہو رہا تھا جو مٹر کے دانے

جیسا تھا اور کافی نرم تھا۔ جیسے واقعی وہ مٹر کا دانہ ہو۔

''اس میں تو مجھے مٹر کا دانہ سا معلوم ہوتا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''شاید''۔ منکو نے جواب دیا۔ ٹارزن چند لمحے تھیلی کے اندر مٹر کے دانے کو چھو چھو کر دیکھتا رہا پھر اس نے تھیلی کھولی اور اس میں ہاتھ ڈال کر وہ مٹر کا دانہ نکال لیا۔ جیسے ہی اس نے دانہ تھیلی سے باہر نکالا اسی لمحے سارا کمرہ جیسے تیز سنہری روشنی سے بھر گیا۔ یہ سنہری روشنی مٹر جیسے اس نرم موتی سے نکل رہی تھی جو ٹارزن نے تھیلی سے نکالا تھا۔ تیز سنہری روشنی کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے ٹارزن اور منکو کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں لیکن جلد ہی دونوں کی آنکھیں تیز روشنی میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں۔

''یہ تو کوئی چمکدار سنہری موتی معلوم ہو رہا ہے لیکن یہ موتی اس قدر نرم کیوں ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''مجھے کیا معلوم۔ میں تو اسے اب تمہارے ہاتھ میں ہی دیکھ رہا ہوں''۔ منکو نے کہا۔

''اچھا بتاؤ۔ آکو بابا نے تمہیں میرے لئے پیغام کیا

دیا ہے"۔ ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"وہ کہہ رہے ہیں کہ تمہیں انوکھی وادی میں جانے سے بالکل بھی نہیں گھبرانا چاہئے اس وادی میں جو کچھ بھی ہے وہ خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا اور تم اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں سے کام لے کر انوکھی وادی کے محافظ دیو اور وادی کے تمام طلسمات بھی ختم کر لو گے اس کے لئے بس تمہیں ہمت، حوصلے اور عقل کے ساتھ ساتھ اپنی مخصوص طاقتیں استعمال کرنی پڑیں گی"۔ منکو نے کہا۔

"اس سنہری موتی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا انہوں نے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ انہوں نے تو یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ اس تھیلی میں کوئی چمکدار سنہری موتی ہے"۔ منکو نے جواب دیا۔

"اچھا ذرا خاموش رہو۔ میں آنکھیں بند کر کے آکو بابا کو یاد کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میرا ان سے ذہنی طور پر رابطہ ہو جائے۔ پھر میں ان سے اس موتی کے بارے میں پوچھوں گا"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹارزن سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں آکو بابا کو یاد کرنے لگا۔

"آکو بابا۔ آکو بابا۔ کیا آپ میری آواز سن رہے ہیں۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں آکو بابا"۔ ٹارزن نے دل ہی دل میں آکو بابا کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹارزن کو اپنے دماغ میں ہلکی سی سرسراہٹ کا احساس ہوا اور اسے اپنے کانوں میں آکو بابا کی آواز سنائی دی۔

"میں نے تمہاری آواز سن لی ہے ٹارزن۔ میں آ گیا ہوں"۔ آکو بابا کی آواز سنائی دی اور آکو بابا کی آواز سن کر ٹارزن کا چہرہ کھل اٹھا۔

"آکو بابا۔ میں نے آپ سے چند باتیں پوچھنی تھیں اسی لئے میں نے آپ کو آواز دی تھی"۔ ٹارزن نے دل میں کہا۔

"میں جانتا ہوں بیٹا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ بہرحال تم پوچھو میں تمہیں تمہاری ہر بات کا جواب دوں گا"۔ آکو بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آکو بابا جب آپ یہ سب کچھ جانتے تھے تو آپ نے مجھے یہ سب باتیں خود کیوں نہیں بتائی تھیں۔ اگر آپ مجھے پہلے ہی یہ سب بتا دیتے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کا کام کرنے سے کیا انکار کر سکتا تھا اور شگولا دیو کو ہلاک کرنے کے لئے نہ جاتا''۔ ٹارزن نے کہا اس کے لہجے میں شکایت کا عنصر تھا۔

''نہیں بیٹا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تمہیں یہ سب خود بتا دیتا تب بھی تم یہ کام کرنے کے لئے ضرور حامی بھر لیتے۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ تم پہلے ایک بار یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو تاکہ تمہیں معاملے کی حساسیت کا خود ہی احساس ہو جائے''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''ہاں آکو بابا۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا ہے اور سمجھ بھی لیا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں جنوں، دیوؤں اور پریوں کے ساتھ ساتھ انسانی آبادیوں کو شیطان شگولا دیو کی شیطانیت سے ضرور بچاؤں گا اور ان سب کو بچانے

کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دوں گا۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ میں نہ صرف انوکھی وادی کے محافظ دیو گاموگا کو ہلاک کر دوں بلکہ وادی کے طلسمات ختم کر کے ان غاروں تک بھی پہنچ جاؤں جن میں شگولا دیو کی زندہ کھوپڑی اور اس کے جسم کے کٹے ہوئے حصے موجود ہیں۔ میں ان حصوں کو جلا کر دنیا سے شگولا جیسے شیطان دیو کا خطرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں جانتا ہوں بیٹا کہ تم ایسا کر سکتے ہو اسی لئے تو اس کام کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ میرا ادھورا کام صرف تم ہی پورا کر سکتے ہو۔ اسی لئے میں خود تمہاری جھونپڑی میں آیا تھا اور پھر میں نے تمہیں اس انوکھی وادی کے ایک غار میں پہنچا دیا تھا تاکہ تم سرخ شہزادی پری سے بھی مل سکو اور تم کوہ قاف کی آقاف ریاست کی حالت بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو اور پھر یہ فیصلہ بھی کر سکو کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں''۔ آکو بابا نے جواب دیا اور ٹارزن بے اختیار چونک پڑا

''اوہ۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے وہ غار اسی انوکھی اور طلسماتی وادی میں تھا جہاں آپ نے مجھے بھیجا تھا''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں چونکہ سیدھا ریاست آقاف میں نہیں بھیج سکتا تھا اس لئے میں نے تمہیں اس وادی میں بھیج دیا تھا تاکہ سرخ پری وہاں آکر تمہیں لے جائے اور تمہارے سامنے ساری حقیقت بیان کر دی جائے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن آکو بابا اگر یہ وہی وادی تھی تو پھر مجھے آپ نے غار سے باہر نکلنے کی اجازت کیوں نہیں دی تھی اور میں نے سرخ پری کے جس نیلے قالین پر سفر کیا تھا اوپر جا کر میں نے وادی دیکھی تھی وہاں تو مجھے کہیں بھی سبز گاموگا دیو دکھائی نہیں دیا تھا اور نہ ہی مجھے وہاں کوئی طلسمات دکھائی دیئے تھے''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس وقت گاموگا دیو اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک غار میں گیا ہوا تھا بیٹا۔ اس دیو کی غیر موجودگی میں ہی سرخ پری تم تک پہنچ سکتی تھی اور تمہیں وہاں

سے نکال کر لے جا سکتی تھی۔ گاموگا دیو وہاں ہر طرف گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ اگر تم سرخ پری کے آنے سے پہلے غار سے باہر نکل جاتے تو گاموگا دیو کو فوراً تمہاری بو مل جاتی اور وہ تم تک پہنچ جاتا۔ تم چونکہ ہر بات سے انجان تھے اس لئے گاموگا دیو کے مقابلے میں تم کمزور پڑ جاتے اور گاموگا دیو تمہیں وہیں ہلاک کر سکتا تھا اس دیو سے بچانے کے لئے میں نے تمہیں اس وقت تک غار میں رہنے کی ہدایات دی تھیں تاکہ سرخ پری آئے اور تمہیں وہاں سے نکال کر لے جائے اور سرخ پری اس انتظار میں تھی کہ گاموگا دیو سرخ سانپ کھانے کے لئے کسی غار میں جائے اور پھر جیسے ہی گاموگا دیو سرخ سانپ کھانے کے لئے ایک غار میں گیا سرخ پری تمہیں وہاں سے نکال کر لے گئی تھی''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو کیا گاموگا دیو کو غار میں میری موجودگی کا پتہ نہیں چلا تھا''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''اگر تم غار سے باہر نکلتے تو تمہارے بارے میں گاموگا دیو کو فوراً پتہ چل جاتا لیکن تم چونکہ غار کے

اندر تھے اس لئے گاموگا دیو کو وہاں تمہاری آمد کا پتہ نہیں چلا تھا''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''آکو بابا۔ آپ نے منکو کے ہاتھ یہ جو چمکدار موتی بھیجا ہے۔ یہ کیا ہے اور یہ میرے کس کام آ سکتا ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ موتی نہیں ایک طلسماتی سنہری پھول کا بیج ہے بیٹا۔ اس بیج میں بہت سی کرامات چھپی ہوئی ہیں۔ تم جس شیطانی مہم پر جا رہے ہو اس مہم میں یہ سنہری بیج تمہارے لئے بے حد کارآمد ہو گا اور تم نہ صرف جادو سے محفوظ رہو گے بلکہ اس بیج کی وجہ سے تمہارے جسم میں نئی اور پُراسرار طاقتیں بھر جائیں گی جن کی مدد سے تم بڑے سے بڑے طلسم اور بڑی سے بڑی شیطانی طاقت کا مقابلہ کر سکو گے''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ لیکن میں اس بیج کا استعمال کیسے کروں گا۔ کیا یہ بیج مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا پڑے گا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ پرستان کے ایک مقدس باغ کے ایک سنہری

پھول کا بیج ہے بیٹا جو ہزاروں سال بعد صرف ایک بار پیدا ہوتا ہے اور اس بیج کے لئے جنات اور دیوؤں میں جنگیں تک چھڑ جاتی ہیں۔ ہر کوئی اس مقدس بیج کو حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو جاتا ہے کیونکہ اس بیج کے کھانے سے نہ صرف جناتی طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اس بیج کو کھانے والا انوکھی اور انتہائی حیرت انگیز اور پُراسرار طاقتوں کا مالک بن جاتا ہے جنہیں بلاشبہ طلسماتی طاقتیں ہی کہا جا سکتا ہے۔ پرستان کے باغ میں مقدس پھول اچانک ہی نمودار ہوتا ہے جس میں یہ ایک ہی بیج ہوتا ہے جس سے روشنی پھوٹ رہی ہوتی ہے۔ پھول سے بیج حاصل کرنے کے لئے ایک ساعت کا ہی وقت ہوتا ہے اور اگر اس ساعت میں پھول سے بیج نہ نکالا جائے تو پھول جل کر راکھ ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بیج بھی اسی پھول کے ساتھ جل جاتا ہے۔ یہ سنہری بیج جسے مل جائے وہ دنیا کا خوش قسمت ترین ہو جاتا ہے چاہے وہ کوئی جن ہو، دیو ہو یا کوئی انسان۔ مجھے اس پھول کے

پرستان کے باغ میں نمودار ہونے کے بارے میں پتہ
چل گیا تھا۔ میں تمہیں یہاں بھیج کر اسی پھول کے
سنہری بیج کے لئے پرستان جانا چاہتا تھا۔ اسی لئے
میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتانے میں وقت ضائع نہیں
کیا تھا اور تمہیں فوراً یہاں بھیج کر پرستان روانہ ہو گیا
تھا جہاں روشن اور سنہری بیج والا پھول نمودار ہوتا ہے۔
جس جگہ یہ پھول نمودار ہونا تھا وہاں بے شمار جن اور
دیو موجود تھے۔ انہیں بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس رات
پھول کہاں نمودار ہونے والا ہے اس لئے وہ سب
پہلے سے ہی پرستان کے باغ میں پہنچ گئے تھے۔ میں
نے ان جنوں اور دیوؤں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا
تھا اور خود اس باغ میں پہنچ گیا تھا اور پھر جیسے ہی
پھول میں یہ چمکدار سنہری بیج نمودار ہوا میں نے اسے
اتار لیا تھا اور میں نے اسے ایک تھیلی میں ڈال لیا
تھا۔ جب مقدس پھول کے روشنی والے سنہری بیج کو
کسی جن، دیو یا انسان کے ہاتھ لگ جاتے ہیں تو یہ
ضائع نہیں ہوتا اس کی طاقتیں اور اس کا اثر اسی طرح
برقرار رہتا ہے جو اس بیج کا خلاصہ ہے''۔ آکو بابا نے

کہا۔

''تو کیا یہ مقدس اور چمکدار سنہرا بیج آپ نے
میرے لئے حاصل کیا ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ جب تم یہ بیج کھا لو گے تب تمہیں خود ہی
پتہ چل جائے گا کہ تم میں کس قدر طاقت اور ذہانت
کے ساتھ ساتھ پراسرار اور انوکھی صلاحیتوں کا اضافہ ہو
گیا ہے''۔ آکو بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کیا یہ مقدس بیج کھا کر میری طاقت، ذہانت
اور پراسرار طاقتوں کا مستقل طور پر مجھ پر اثر رہے
گا''۔ ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اگر تم جن یا دیو ہوتے تو اس بیج کا اثر تم میں
ہمیشہ کے لئے سرایت کر جاتا لیکن چونکہ تم آدم زاد ہو
اور آدم زادوں کی زندگیاں جنوں اور دیوؤں سے بے
حد کم ہوتی ہیں اس لئے اس بیج سے تمہیں طاقت،
ذہانت اور پراسرار صلاحتیں تو ملیں گی مگر مستقل طور پر
نہیں۔ تمہارے جسم میں اس سنہری روشنی والے بیج کا
اثر صرف اس وقت تک رہے گا جب تک کہ تم
شیطانوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہو گے۔ جیسے ہی تم

ان شیطانوں کو فنا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تمہارے جسم سے خصوصی اور پراسرار طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور تم ویسے ہی ٹارزن بن جاؤ گے جیسے اب ہو البتہ اس کے بعد تم جب بھی کسی شیطانی طاقت، جنوں، دیوؤں یا جادوگروں اور جادوگرنیوں کے مقابلے پر آؤ گے تو تم میں یہ طاقتیں ایک مخصوص عمل سے دوبارہ لوٹ آئیں گی جو آئندہ بھی تمہارے لئے کارآمد ثابت ہوں گی''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ مجھے ان پراسرار صلاحیتوں کے بارے میں بتا دیں تاکہ میں ان صلاحیتوں کو مخصوص انداز میں استعمال کر سکوں۔ یہ چونکہ ایک بڑے شیطان کے خاتمے کا معاملہ ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے کوئی غلطی ہو اور شگولا دیو ایک بار پھر اپنی کسی جادوئی طاقت کے ذریعے زندہ بچ کر نکل جائے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں''۔ آکو بابا نے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو اس سنہری بیج سے اس کے جسم میں ہونے والی تبدیلیوں اور نئی پراسرار طاقتوں

کے بارے میں بتانے لگے جسے سن کر ٹارزن کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

''اوہ اوہ۔ یہ چھوٹا سا بیج اس قدر طاقتور ہے۔ اس سے تو میں واقعی ایک مافوق الفطرت اور ناقابل تسخیر ٹارزن بن جاؤں گا''۔ ساری باتیں سن کر ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں بیٹا۔ انوکھی وادی میں تمہارے لئے ان پراسرار اور انوکھی طاقتوں کا ہونا بے حد ضروری تھا اسی لئے تو میں نے خاص طور پر تمہارے لئے یہ سنہری بیج حاصل کیا ہے''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''کیا انوکھی وادی میں، میں منکو کو ساتھ لے جا سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ منکو اور تمہارا چولی دامن کا ساتھ ہے نہ تم اس کے بغیر رہ سکتے ہو نہ یہ تمہارے بغیر۔ تم اسے اپنے ساتھ رکھ سکتے ہو ہو سکتا ہے ضرورت کے وقت یہ وہاں تمہارے کسی کام آجائے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''آپ کا بے حد شکریہ آکو بابا کہ آپ نے مجھے

یہ مقدس سنہری بیج لا کر دیا ہے اور میری تمام الجھنوں کو دور کر دیا ہے اب میں شگولا دیو کے شیطان غلام دیو گاموگا سے بھی لڑ سکوں گا اور اس کے تمام طلسمات کو بھی فنا کر دوں گا جو اس نے وادی میں موجود ان غاروں کی حفاظت کے لئے بنا رکھے ہیں جن میں اس کے کٹے ہوئے اعضاء چھپے ہوئے ہیں''۔ ٹارزن نے بے حد عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس میں شکریئے کی کوئی بات نہیں ہے بیٹا۔ تم میرا وہ کام پورا کرنے جا رہے ہو جو مجھ سے ادھورا رہ گیا تھا۔ شگولا دیو اگر اسی وقت ہلاک ہو جاتا تو کوہ قاف کی ریاست آقاف کو اس قدر مصیبت میں مبتلا نہ ہونا پڑتا وہ پچھلے پانچ سالوں سے اسی طرح پتھروں کے بُت بنے ہوئے ہیں۔ جب تم شگولا دیو کے جسم کے تمام حصے جلا دو گے تو ریاست آقاف پر شگولا دیو کا کیا ہوا جادو ختم ہو جائے گا اور تمام جن، دیو اور پریاں اپنی اصلی حالت میں واپس آ جائیں گے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''میں انہیں نئی زندگیاں دلانے کے لئے اپنی پوری

کوشش کروں گا آکو بابا۔ بس آپ میرے حق میں دعائیں کرتے رہیں۔ آپ جیسے بزرگ کی مجھے دعائیں مل جائیں تو کامیابی لازمی طور پر میرا مقدر بنے گی''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

''میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں ٹارزن اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہیں گی۔ آسمانوں کا مالک تمہیں ہر قدم پر کامیاب کرے گا''۔ آکو بابا نے کہا اور پھر ان کی آواز آنی بند ہو گئی۔ جیسے ہی آکو بابا کی آواز آنا بند ہوئی ٹارزن نے اسی وقت آنکھیں کھول دیں۔

''کیا ہوا۔ آکو بابا سے بات ہوئی تمہاری''۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر منکو نے پوچھا جو خاموشی سے اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

''ہاں۔ ہو گئی ہے بات''۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''کیا کہا ہے انہوں نے''۔ منکو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اگر تم مجھے کاٹ کھانے کی کوشش نہیں کرو گے تو بتاؤں گا''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور منکو

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیوں۔ ایسا کیا کہہ دیا ہے آکو بابا نے کہ میں تمہیں کاٹ کھاؤں گا"۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آکو بابا نے کہا ہے کہ میں منکو کو یہاں ہلاک کر کے اگر اس کا خون پی لوں گا تو پھر مجھ پر کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ میں انوکھی وادی میں آسانی سے گاموگا جیسے طاقتور دیو کا بھی مقابلہ کر سکوں گا اور وادی کے طلسمات بھی آسانی سے میرے ہاتھوں فنا ہو جائیں گے"۔ ٹارزن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور منکو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ آکو بابا نے کہا ہے"۔ منکو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو انہوں نے تمہیں یہاں بھیجا ہے"۔ ٹارزن نے اسی طرح بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اب سمجھا۔ میں پہلے آکو بابا سے اتنی بار کہتا رہا کہ وہ مجھے تمہارے پاس بھیج دے لیکن وہ ہر بار میری بات ٹال جاتے تھے اور پھر اچانک انہوں نے

مجھے بلایا اور یہ تھیلی دے کر تمہارے پاس بھیج دیا۔ تاکہ"۔ منکو کہتے کہتے رک گیا۔

"تاکہ تم میرے کام آ سکو"۔ ٹارزن نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا اور منکو نے ایک طویل سانس لے کر سر جھکا لیا۔

"تمہارا خنجر کہاں ہے سردار"۔ منکو نے بڑے دھیمے لہجے میں کہا۔

"خنجر۔ کیوں۔ خنجر کا کیا کرنا ہے"۔ ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تمہیں میرا خون چاہئے سردار۔ خون پینے کے لئے تمہیں میرا گلا کاٹنا پڑے گا اور گلا کاٹنے کے لئے تمہیں خنجر کی ضرورت ہو گی۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر خنجر تمہارے پاس نہیں ہے تو میں محل سے تلاش کر کے لا دوں"۔ منکو نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور ٹارزن اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔ منکو کے چہرے پر واقعی انتہائی سنجیدگی تھی اور اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تیر رہی تھی۔

"تم سنجیدہ ہو"۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں سردار۔ اگر میری جان تمہارے کسی کام آ سکتی ہے تو مجھے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا مل سکتی ہے۔ تمہیں صرف میرا خون چاہئے اگر تم کہو تو میں تمہارے لئے اپنا سینہ کاٹ کر دل اور جگر تک نکال سکتا ہوں''۔ منکو نے جذباتی لہجے میں کہا اور اس کا پیار دیکھ کر ٹارزن نے بے اختیار اسے پکڑا اور کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور اس کے سینے سے لگتے ہی منکو ننھے بچوں کی طرف بلک بلک کر رونا شروع ہو گیا۔

''تم اپنی کامیابی کے لئے مجھے ہلاک کر کے میرا خون پی لو سردار۔ تم سلامت رہو میرے لئے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے''۔ منکو نے روتے ہوئے کہا اور ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

''پاگل بندر۔ میں مذاق کر رہا تھا۔ میں بھلا تمہارا خون کیوں پیوں گا تم نے مجھے خون آشام سمجھ رکھا ہے کیا اور وہ بھی بندروں کا خون پینے والا''۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ آکو بابا نے کہا ہے

کہ میرا خون پینے سے تمہاری زندگی محفوظ ہو جائے گی''۔ منکو نے بڑی معصومیت سے کہا۔

''میں تم سے مذاق کر رہا تھا پاگل۔ آکو بابا نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے''۔ ٹارزن نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور منکو ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہو گیا۔

''آکو بابا نے نہیں کہا تھا تو پھر تم نے کیوں کہا تھا''۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ویسے ہی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو''۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''تم مذاق کر رہے تھے یا سچ کہہ رہے تھے یہ میں نہیں جانتا سردار۔ لیکن یہ سچ ہے تمہیں اس منکو کی جان کی جب اور جہاں ضرورت ہو گی منکو کا تم سے وعدہ ہے کہ تمہارے ایک حکم پر یہ منکو اپنی جان دے دے گا''۔ منکو نے اسی طرح بڑے جذباتی اور محبت بھرے لہجے میں کہا اور ٹارزن نے اسے ایک بار پھر اپنے سینے سے لگا دیا۔

''میں جانتا ہوں۔ صرف تم ہی نہیں میرے جنگل

کے تمام جانور مجھ سے بے حد پیار کرتے ہیں اور میرے ایک اشارے پر میرے لئے اپنی جانیں تک دے سکتے ہیں۔ اسی لئے تو مجھے تم سب سے اور اپنے جنگل سے بے حد پیار ہے''۔ ٹارزن نے بھی جذباتی لہجے میں کہا۔

''تو بتاؤ۔ آکو بابا نے کیا کہا تھا''۔ منکو نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا اور ٹارزن نے اسے ساری باتیں بتا دیں جو آکو بابا نے اس سے کی تھیں۔ مقدس پھول کے مقدس سنہری روشنی والے بیج کے بارے میں سن کر منکو بھی حیران رہ گیا تھا۔

''اوہ تو یہ سنہری روشنی والا بیج کھا کر تم بھی جن یا دیو بن جاؤ گے''۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ انوکھی وادی میں مجھے ایسی طاقتوں کی بے حد ضرورت پڑے گی۔ ان پراسرار اور انوکھی طاقتوں کے بغیر میں انوکھی وادی میں شاید ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکوں''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔ آکو بابا نے کہا ہے

تو کھا لو یہ بیج۔ ابھی رات ہے ہو سکتا ہے کہ بیج کھانے کے کافی دیر بعد اس کا اثر ہوتا ہو۔ ایسی صورت میں صبح تک ہی تمہارے پاس انوکھی اور پراسرار طاقتیں آئیں گی''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ایک نظر بیج کی طرف دیکھا اور پھر اس نے بیج منہ میں رکھا۔ جیسے ہی بیج اس کے منہ میں گیا کمرے میں ایک بار پھر اندھیرا پھیل گیا اور پھر جیسے ہی ٹارزن نے بیج نگلا اسی لمحے اچانک اس کا جسم جیسے روشن سا ہو گیا اس کے جسم سے سنہری روشنی نکلنا شروع ہو گئی تھی اور ساتھ ہی ٹارزن کو اپنے جسم میں حیرت انگیز طور پر بے پناہ طاقت سی بھرتی ہوئی محسوس ہونے لگی جیسے اس کا جسم فولاد سے بھی زیادہ سخت اور ٹھوس ہو گیا ہو۔

دن کا وقت تھا وادی میں ہر طرف تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور دن کی روشنی میں وادی بے حد خوفناک اور انتہائی بھیانک دکھائی دے رہی تھی۔

وادی کی زمین پر جگہ جگہ دراڑیں پڑی ہوئی تھیں۔ سارے کا سارا علاقہ بنجر اور ویران تھا۔ ہر طرف گہری اور انتہائی پراسرار خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔

وادی کے چاروں طرف چھوٹی بڑی اور عجیب و غریب پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں جن میں سے چند پہاڑیاں بالکل سیدھی اور سلیٹ کی طرح سپاٹ دکھائی دے رہی تھیں اور بعض پہاڑیاں چٹیل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر عمودی تھیں کہ اگر اوپر سے کوئی نیچے گرتا تو اسے خود کو سنبھالنے کا کوئی موقع نہیں مل سکتا تھا۔

اس وادی میں پہاڑیوں کے ارد گرد کئی کھائیاں بھی موجود تھیں جو انتہائی گہری تھیں۔ وادی کے کچھ حصے ایسے تھے جہاں ہر طرف خار دار جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں اور یہ جھاڑیاں اس قدر خطرناک اور زہریلی تھیں کہ ان سے اگر کوئی جاندار چھو کر بھی گزر جاتا تو وہ جاندار زہر سے فوراً ہلاک ہو سکتا تھا۔

وادی کے درمیانی حصے میں ایک بہت بڑا کٹاؤ بھی تھا جہاں ایک چوڑی اور تیز رفتار نہر بھی موجود تھی۔ اس نہر کا پانی اس قدر تیز تھا کہ وہ اپنی تیز رفتاری سے بڑی بڑی چٹانوں کو بھی اپنے ساتھ بہا کر لے جا سکتا تھا۔

نہر کے دونوں اطراف اونچی اونچی چٹیل پہاڑیاں تھیں جن کی ڈھلانیں سیدھی اس نہر کی طرف ہی جاتی تھیں۔ ان ڈھلانوں پر سبز رنگ کی کائی جمی ہوئی تھی. جس پر اگر کسی کے پیر پڑ جاتے تو وہ پھسل کر سیدھا اس نہر میں جا گرتا تھا اور پھر پانی کا تیز رفتار بہاؤ جھیل میں گرنے والی بڑی بڑی چٹانوں کو بھی ایک لمحے میں چکنا چور کر دیتا تھا۔

نہر کی ایک عمودی پہاڑی کی ایک چٹان پر گاموگا دیو کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑی اور وزنی تلوار تھی۔ وہ تلوار اٹھائے سر گھما گھما کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی درندگی اور وحشت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور وہ انتہائی غضبناک دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی نظریں ٹارزن کو تلاش کر رہی ہوں اور جیسے ہی اسے ٹارزن کہیں دکھائی دے گا وہ اس پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا اور تلوار سے اس کے ٹکڑے اُڑا دے گا۔

گاموگا دیو وادی کے چاروں طرف گھوم آیا تھا لیکن اسے وہاں ٹارزن کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔ چاروں طرف گھوم پھرنے کے بعد وہ اس نہر والی پہاڑی پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''کہاں ہو تم ٹارزن۔ جلدی یہاں آجاؤ۔ میری تلوار تمہارا خون چکھنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں آج اس وقت تک سرخ سانپ کھانے کے لئے کہیں نہیں جاؤں گا جب تک

کہ میں تمہیں ہلاک نہ کر دوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم آج یہاں ضرور آؤ گے۔ آج کا سورج تمہاری زندگی کا آخری سورج ہو گا۔ تم آج کسی بھی حالت میں مجھ سے نہیں بچ سکو گے۔ میں تمہارے ٹکڑے اُڑا دوں گا''۔ گاموگا دیو نے خوفناک انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں نہر کی دوسری طرف ایک پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جیسے اسے معلوم ہو کہ ٹارزن اگر اس وادی میں آیا تو وہ اسی پہاڑی کی طرف سے آئے گا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک گاموگا دیو کی نظر پہاڑی کے بائیں کنارے پر پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ پہاڑی کے ایک کنارے کے پیچھے سے ایک بندر سر نکالے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''بندر۔ یہ تو کوئی بندر معلوم ہوتا ہے۔ یہ بندر یہاں پر کہاں سے آ گیا''۔ گاموگا دیو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ ابھی اس بندر کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے ایک اونچی اور نوکیلی چٹان کے

پیچھے سے سرخ رنگ کی ایک پری نکلتی دکھائی دی۔ وہ سرخ لباس والی نہایت خوبصورت پری سنہری پر مارتی ہوئی آہستہ آہستہ اوپر اٹھ رہی تھی۔ اس پری کی نظریں بھی گاموگا دیو پر جمی ہوئی تھیں۔

''سرخ پری''۔ گاموگا دیو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سرخ پری کی جانب دیکھ رہا تھا جو آج تک اس کے سامنے نہیں آئی تھی اور اب وہ اس کے سامنے نمودار ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں سرخ پری ہوا میں معلق ہو گئی اور مسکراتی ہوئی اس کی جانب دیکھنے لگی۔

''تم یہاں کیوں آئی ہو سرخ پری۔ یہ بندر کون ہے اور وہ آدم زاد کہاں ہے جسے تم مجھ سے مقابلہ کرانے کے لئے یہاں لائی ہو''۔ گاموگا دیو نے سرخ پری کی طرف دیکھتے ہوئے گرجدار لہجے میں کہا۔

''میں یہاں ہوں گاموگا دیو''۔ اچانک ایک تیز آواز سنائی دی اور گاموگا دیو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سر گھمایا تو اسے نہر کی دوسری طرف موجود پہاڑی کی ایک چٹان پر ایک لمبا تڑنگا آدم زاد کھڑا

دکھائی دیا جو اچانک وہاں نمودار ہو گیا تھا۔ اس آدم زاد کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی اور اس نے جسم کے نچلے حصے پر سیاہ رنگ کے کسی جانور کے اونی بال سے باندھ رکھے تھے۔

''اوہ۔ تو تم یہاں ہو ٹارزن''۔ گاموگا دیو نے بری طرح سے اچھل کر کہا جیسے وہ ٹارزن کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر حیران رہ گیا ہو۔

''ہاں۔ کیوں مجھے دیکھ کر ڈر گئے ہو کیا''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اور تم جیسے معمولی آدم زاد سے ڈروں گا۔ یہ تم سوچ بھی کیسے سکتے ہو''۔ گاموگا دیو نے غرا کر کہا۔ ٹارزن کو دیکھ کر اس کی آنکھیں غیظ و غضب سے سرخ ہو گئی تھیں۔

''اسے یہاں میں لائی ہوں گاموگا دیو''۔ سرخ پری نے گاموگا دیو سے مخاطب ہو کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ یہ ٹارزن ہے اور تم اسے یہاں میرا مقابلہ کرانے اور اس وادی کے طلسمات کے

خاتمے کے لئے لائی ہو لیکن تم کیا سمجھتی ہو کہ یہ
معمولی سا آدم زاد میرا مقابلہ کر سکے گا''۔ گاموگا دیو
نے اسے گھور کر کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹارزن ہے اور یہ نہ صرف تم سے مقابلہ
کرے گا بلکہ تمہیں ہلاک بھی کر دے گا اور پھر یہ
اس انوکھی وادی کے تمام طلسمات کا بھی خاتمہ کر دے
گا۔ ان طلسمات کے ختم ہوتے ہی یہ ان غاروں تک
پہنچ جائے گا جہاں شگولا دیو کی زندہ کھوپڑی اور اس
کے جسم کے کٹے ہوئے حصے موجود ہیں۔ ٹارزن شگولا
دیو کے جسم کے ایک ایک حصے کو جلا کر راکھ بنا دے
گا اور شگولا دیو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''۔
سرخ پری نے کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا سرخ پری۔ میرے جسم
میں ہزاروں جنوں اور دیوؤں کی طاقت بھری ہوئی
ہے۔ ٹارزن ایک لمحے کے لئے بھی میرے سامنے نہیں
ٹھہر سکے گا۔ میں ایک مکا مار کر ٹارزن کے سر کے
ٹکڑے کر دوں گا''۔ گاموگا دیو نے غرور بھرے لہجے
میں کہا۔

''تمہیں اپنی طاقتوں پر بہت غرور ہے گاموگا دیو۔
میں تمہارا یہ غرور آج خاک میں ملا دوں گا''۔ ٹارزن
نے غرا کر کہا۔

''تمہیں میری طاقتوں کا ابھی اندازہ نہیں ہے
ٹارزن۔ تم ایک معمولی آدم زاد ہو اور تمہارے جسم میں
جو ہڈیاں ہیں جو میرے سامنے درختوں کی نرم شاخوں
سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ میں تمہاری تمام ہڈیاں
ایک ہی وار میں توڑ سکتا ہوں''۔ گاموگا دیو نے کہا۔

''یہ تمہارا وہم ہے گاموگا دیو۔ تم ٹارزن کو معمولی
انسان مت سمجھو اس میں بھی تم سے کم طاقتیں نہیں
ہیں۔ یہ تمہارا ایسا بھیانک حشر کرے گا جس کا تم
سوچ بھی نہیں سکتے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ایک آدم زاد اور میرا بھیانک حشر کرے گا۔
ہونہہ۔ تم بہت بھولی ہو سرخ پری۔ میں تو کہتا ہوں
کہ اس آدم زاد کا خیال اپنے دل سے نکال دو اور
اسے واپس وہیں پہنچا دو جہاں سے تم اسے لائی ہو۔
میں تمہاری وجہ سے اس کی جان بخش سکتا ہوں کیونکہ
میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتا

ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میں تمہارے سامنے ٹارزن کو ہلاک کروں اور تمہیں بلا وجہ اس کی موت پر غم ہو اس لئے میں اسے ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ تمہیں اس کی زندگی عزیز ہے تو اسے واپس اس کے جنگلوں میں چھوڑ آؤ''۔ گاموگا دیو نے کہا اور اس کی بات سن کر سرخ پری کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''میں تم جیسے بدصورت اور شیطان دیو سے نفرت کرتی ہوں گاموگا دیو۔ تم شادی کی بات کر رہی ہو میں تو تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گی اور تم ٹارزن کی نہیں اپنی زندگی کی فکر کرو جو ابھی کچھ ہی دیر میں ٹارزن کے ہاتھوں ختم ہو جائے گی''۔ سرخ پری نے غصیلے لہجے میں کہا اور گاموگا دیو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی ہنسی میں بادلوں کی سی گھن گرج تھی۔

''تو تم اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوتے دیکھنا چاہتی ہو''۔ گاموگا دیو نے اسی حقارت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''میں ٹارزن کو نہیں ٹارزن کے ہاتھوں تمہیں ہلاک ہوتا دیکھنے کے لئے یہاں آئی ہوں''۔ سرخ پری نے

ی انداز میں کہا اور گاموگا دیو کے حلق سے قہقہے وٹ نکلے۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر دیکھو۔ میں تمہارے سامنے تمہارے اس ہمدرد کا کیا انجام کرتا ہوں''۔ گاموگا دیو نے کہا اور اس نے اچانک ایک اونچی چھلانگ لگائی اور تقریباً اُڑتا ہوا نہر کے اوپر سے گزر کر اس پہاڑی پر آ گیا جس پر ٹارزن کھڑا تھا۔

گاموگا دیو کو اپنے نزدیک آتے دیکھ کر ٹارزن اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

''ہا ہا ہا۔ ڈر گئے''۔ گاموگا دیو نے ٹارزن کو پیچھے ہٹتے دیکھ کر زور دار قہقہہ لگا کر کہا۔

''نہیں۔ اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔ میں تو تھوڑا سا پیچھے ہی ہٹا ہوں''۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''احتیاط سے سردار۔ یہ تم پر اچانک حملہ کر سکتا ہے۔ اس سے لڑنا ہے تو اسے دوسری طرف کھلے میدان میں لے آؤ''۔ پہاڑی کے کنارے پر موجود منکو نے چیختے ہوئے کہا اور گاموگا دیو چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں منکو موجود تھا۔

"تمہارا دوست بندر شاید تم سے کچھ کہہ رہا ہے"۔ گاموگا دیو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ہم اس پہاڑی پر لڑنے کی بجائے دوسری طرف موجود میدان میں لڑیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ان چٹانوں پر پھسلن ہے۔ میں یہاں تمہارا جم کر مقابلہ نہیں کر سکوں گا۔ آؤ۔ میدان میں چلتے ہیں"۔ گاموگا دیو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گاموگا دیو پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن بھی پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں پہاڑی کے اوپر سے ہوتے ہوئے دوسری طرف ایک کھلے میدان میں آ گئے۔ میدان زیادہ لمبا چوڑا تو نہیں تھا لیکن وہ دونوں وہاں واقعی کھل کر لڑ سکتے تھے۔

"اب ٹھیک ہے۔ آؤ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہارے بازوؤں میں کتنا دم ہے"۔ گاموگا دیو نے ٹارزن کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے حملہ کرو۔ تمہیں مجھ سے لڑتے ہوئے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرے بازوؤں میں کتنا دم خم ہے"۔ ٹارزن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو گاموگا دیو غضبناک انداز میں غرانے لگا۔ اس نے سر اٹھا کر ہوا میں معلق سرخ پری اور پہاڑی کی ایک اونچی چٹان پر موجود منکو کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اچانک ایک زور دار اور انتہائی خوفناک چیخ ماری اور تلوار لے کر ٹارزن پر حملہ آور ہو گیا۔ وہ اچھل کر ٹارزن کی طرف اس تیزی سے بڑھا تھا جیسے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے ٹارزن کے سر پر وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ ٹارزن اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔ جیسے ہی گاموگا دیو نے نزدیک آ کر اس کے سر پر تلوار مارنے کی کوشش کی ٹارزن نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار سے اس کی تلوار روک لی۔ دو تلواروں کے ٹکرانے سے ماحول تیز آواز سے گونج اٹھا۔ ٹارزن نے نہ صرف گاموگا دیو کی تلوار کا وار اپنی تلوار پر روک لیا تھا بلکہ اس نے پوری قوت سے تلوار سے گاموگا دیو کو ایک زور دار دھکا بھی دے

دیا تھا اور گاموگا دیو جھٹکا کھا کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹا اور گرتے گرتے سنبھل گیا۔ سنبھلتے ہی وہ ٹارزن کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اسے کسی آدم زاد نے نہیں بلکہ اس سے بھی بڑے اور طاقتور دیو نے پیچھے دھکا دیا ہو۔

”تت۔ تت۔ تم آدم زاد ہی ہو نا“۔ گاموگا دیو نے ٹارزن کی جانب آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں کیوں۔ کوئی شک ہے تمہیں“۔ ٹارزن نے مسکرا کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”حیرت ہے تمہارے جسم میں اتنی طاقت کیسے ہو سکتی ہے۔ مجھے تو آج تک مل کر دس جن اور دس دیو بھی ایک انچ تک پیچھے نہیں دھکیل سکے تھے اور تم۔ تم نے تو مجھے پیچھے یوں دھکیل دیا ہے جیسے تم میں ہزاروں جنوں اور دیوؤں کی طاقت بھری ہوئی ہو“۔ گاموگا دیو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو گاموگا دیو۔ میرے جسم میں ہزاروں جنوں اور دیوؤں کی طاقت بھری ہوئی ہے“۔ ٹارزن نے کہا اور اس کی بات سن کر گاموگا دیو کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑتا چلا گیا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ٹارزن۔ تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی صرف میرے ہاتھوں“۔ گاموگا دیو نے گرج کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر اچھل کر ٹارزن پر حملہ آور ہو گیا۔ اس بار اس کا تلوار والا ہاتھ نہایت تیزی سے چل رہا تھا۔ تلوار چلاتے ہوئے وہ تیزی سے ٹارزن کی طرف آیا اور ساتھ ہی اس نے اپنا دوسرا ہاتھ ٹارزن کے پیروں کی طرف کرتے ہوئے جھٹک دیا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو وہ اچھل کر کمر کے بل زمین پر گرا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا گاموگا دیو تلوار لے کر بجلی کی سی تیزی سے اس پر پل پڑا۔

گاموگا دیو کی تلوار ٹارزن کے سینے کی طرف بڑھی لیکن ٹارزن فوراً کروٹ بدل گیا۔ گاموگا دیو کی تلوار

ٹھیک اس جگہ پر پڑی جہاں ایک لمحہ قبل ٹارزن موجود تھا۔ کروٹ بدلتے ہی ٹارزن فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر گاموگا دیو فوراً مڑا اس کی تلوار ایک بار پھر حرکت میں آئی اور ٹارزن اگر اچھل کر فوراً پیچھے نہ ہٹ جاتا تو گاموگا دیو کی تلوار اس کے دو ٹکڑے کر دیتی۔ تیزی سے پیچھے ہٹنے کے باوجود گاموگا دیو کی تلوار کی نوک ٹارزن کے عین سینے پر ایک لکیر سی بناتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس لکیر کے پڑتے ہی وہاں سرخی سی ابھر آئی تھی جو ظاہر ہے خون تھا۔

ٹارزن اچھل کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ گاموگا دیو نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور عین ٹارزن کے سر پر آ گیا۔ اس نے ٹارزن کو ایک بار پھر تلوار مارنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی تلوار ٹارزن کے جسم کے کسی حصے پر پڑتی اچانک ٹارزن اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ گاموگا دیو نے چونکہ پوری قوت سے تلوار چلائی تھی اور ٹارزن وہاں سے اچانک غائب ہو گیا تھا اس لئے گاموگا دیو اپنی جھونک میں کافی آگے کی طرف جھک گیا تھا۔ اس

سے پہلے کہ وہ منہ کے بل گرتا اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔

''یہ۔ یہ ٹارزن کہاں گیا''۔ گاموگا دیو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے پیچھے ہوں گاموگا دیو''۔ اسے عقب سے ٹارزن کی آواز سنائی دی اور گاموگا دیو بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر ٹارزن کو اپنے پیچھے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''تت۔ تت۔ تم میرے پیچھے کیسے آ گئے ہو۔ کیا تم جادوگر ہو''۔ گاموگا دیو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں میں جادوگر نہیں ہوں۔ میرے پاس چند انوکھی اور پراسرار طاقتیں ہیں۔ تم نے چونکہ مجھ پر دھوکے سے جادوئی وار کیا تھا اور مجھے گرا دیا تھا اس لئے میں نے بھی اپنی پراسرار طاقتوں کا استعمال کیا ہے اور تمہارے سامنے سے غائب ہو کر تمہارے پیچھے آ گیا ہوں''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پراسرار طاقتیں۔ ہونہہ۔ تمہاری پراسرار طاقتیں بھی

میرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی''۔ گاموگا دیو نے کہا۔ اس نے اچانک اپنا دایاں پاؤں اٹھا کر زور سے زمین پر مارا تو زمین پر زور دار دھمک سی پیدا ہوئی اور زمین یوں لرز اٹھی جیسے زبردست بھونچال آ گیا ہو۔ زمین کی لرزش اس قدر تیز تھی کہ ٹارزن یکبارگی لڑکھڑا گیا تھا۔

جیسے ہی ٹارزن لڑکھڑایا اسی لمحے گاموگا دیو نے بایاں ہاتھ اٹھا کر ٹارزن کی طرف جھٹک دیا۔ اس کے ہاتھ سے سرخ روشنی کی تیز لہر سی نکل کر ٹارزن کے سینے سے ٹکرائی۔ ٹارزن کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اُڑتا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔ گاموگا دیو کا ٹارزن پر اس قدر تیز اور خوفناک حملہ ہوتے دیکھ کر منکو اور ہوا میں معلق سرخ پری کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اٹھتا، گاموگا دیو اپنی جگہ سے غائب ہو اور ٹھیک ٹارزن کے قریب نمودار ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ٹارزن کے سینے پر پاؤں رکھ گیا اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے پر ہزاروں من وزنی چٹان آ گئی ہو۔ اس نے گاموگا کی ٹانگ پر تلوار مارنی چاہی لیکن اسی لمحے گاموگا دیو کی

تلوار چلی اور ٹارزن کے ہاتھ سے تلوار نکل کر دور جا گری۔

''اب تم کہاں جاؤ گے ٹارزن۔ ہمت ہے تو اپنے سینے پر سے میری ٹانگ اٹھا کر دکھاؤ''۔ گاموگا دیو نے حقارت اور غرور بھرے لہجے میں کہا۔

ٹارزن کے ہاتھ سے تلوار نکل چکی تھی اور اسے اپنے سینے پر ہزاروں من وزن محسوس ہو رہا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے گاموگا کی ٹانگ پکڑ لی تھی اور اسے پوری قوت سے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن گاموگا دیو کا وزن بے حد زیادہ تھا۔

''اب تم کچھ نہیں کر سکتے ٹارزن۔ تمہاری موت کا وقت آ گیا ہے''۔ گاموگا دیو نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وزن کی وجہ سے ٹارزن کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''سردار تم ٹھیک ہو''۔ منکو نے ٹارزن کو گاموگا دیو کے پیر کے نیچے بری طرح سے مچلتے دیکھ کر پریشانی کے عالم میں چیخ کر پوچھا۔

''اس کے پیر کے نیچے سے نکلو ٹارزن، ورنہ یہ

تلوار مار کر تمہاری گردن اُڑا دے گا"۔ سرخ پری نے بھی بڑے بے چین لہجے میں کہا۔ گاموگا دیو نے ہنستے ہوئے طنزیہ نظروں سے سرخ پری اور منکو کی جانب دیکھا اور پھر اس نے تلوار والا ہاتھ اٹھا کر بلند کر لیا۔

"سردار"۔ گاموگا دیو کو تلوار اٹھاتے دیکھ کر منکو نے حلق کے بل چیخ کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ ٹارزن کچھ کرتا اسی لمحے گاموگا دیو کی تلوار بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور ٹھیک ٹارزن کی گردن پر پڑی۔ دوسرے لمحے ماحول ایک تیز اور انتہائی دلخراش چیخ سے گونج اٹھا۔

گاموگا دیو کی تلوار جیسے ہی ٹارزن کی گردن پر پڑی گاموگا دیو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں کئی فٹ اونچا اچھل گیا اور پھر اس کا گھومتا ہوا جسم پوری قوت سے پیچھے چٹانوں پر جا گرا۔

گاموگا دیو کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اچانک کسی غیر مرئی اور انتہائی طاقتور ہستی نے اس کے سینے پر گرز مار دیا ہو جس سے وہ نہ صرف ہوا میں اچھل گیا تھا بلکہ اس کا جسم گھومتا ہوا دور جا گرا تھا۔ وہ گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور پھر اس کی نظر اس جگہ پڑی جہاں ٹارزن موجود تھا تو اس کے چہرے پر یکلخت بوکھلاہٹ کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔ اس نے ٹارزن کی گردن پر تلوار ماری تھی

جس سے ٹارزن کے دھڑ سے اس کی گردن کٹ کر الگ ہو جانی چاہئے تھی لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ ٹارزن بالکل صحیح سلامت تھا اور وہ گردن مسلتا ہوا اٹھ کر کھڑ ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن پر کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ٹارزن اٹھتے ہی تیزی سے اس طرف لپکا جہاں اس کی تلوار گری تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر تلوار اٹھائی اور تلوار لے کر نہایت اطمینان بھرے انداز میں گاموگا دیو کی جانب بڑھنے لگا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر گاموگا دیو بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ میری تلوار تو تمہاری گردن پر پڑی تھی۔ پھر تم ہلاک کیوں نہیں ہوئے اور تمہاری گردن سلامت کیسے ہے''۔ گاموگا دیو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''تمہاری یہ تلوار میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہے گاموگا دیو۔ میرا جسم ٹھوس فولاد کا بنا ہوا ہے جس پر تمہاری تلوار کا کچھ اثر نہیں ہو سکتا''۔ ٹارزن نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر میری تلوار میں اثر نہ ہوتا تو تمہارے سینے پر یہ نشان بھی نہ پڑتا''۔ گاموگا دیو نے ٹارزن کے سینے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس کی تلوار کی نوک نے ایک لمبی لکیر کھینچ دی تھی۔

''یہ ایک معمولی سی لکیر ہے گاموگا دیو۔ اس لکیر کے سوا تم مجھے اب ایک معمولی سا زخم بھی نہیں لگا سکتے''۔ ٹارزن نے کہا اور وہ اچھل کر گاموگا دیو کے قریب آ گیا اور پھر ٹارزن نے تلوار گھما کر گاموگا دیو کو ماری۔ گاموگا دیو نے فوراً ٹارزن کی تلوار اپنی تلوار پر روکی اور پھر اچانک ماحول تلواروں کے زور زور سے آپس میں ٹکرانے کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ ٹارزن اور گاموگا دیو نہایت ماہرانہ انداز میں ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے۔ اس بار گاموگا دیو سے زیادہ ٹارزن کے حملوں میں تیزی تھی وہ اس قدر تیزی سے تلوار چلا رہا تھا کہ گاموگا دیو بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔ ٹارزن کی تلوار سے اس کے جسم پر جا بجا زخموں کے نشان لگ گئے تھے جہاں

سے خون چھلک اٹھا تھا۔ گو یہ زخم خطرناک اور گہرے تو نہیں تھے لیکن اس کے باوجود گاموگا دیو کے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی ابھر آئی تھی۔

''ٹارزن۔ اس دیو کی دائیں ٹانگ کاٹ دو۔ ٹانگ کٹنے سے اس کی طاقت میں بے حد کمی آ جائے گی''۔ سرخ پری نے چیختے ہوئے کہا اور ٹارزن جھکا اور نے اچانک اپنا جسم گھماتے ہوئے تلوار گاموگا دیو کی بائیں ٹانگ پر مار دی۔ گاموگا دیو نے اچھل کر خود کو ٹارزن کے وار سے بچانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکتا۔ ٹارزن کی تلوار گاموگا دیو کی بائیں ٹانگ کے گھٹنے کے ذرا سا نیچے لگی اور دوسرے لمحے ماحول گاموگا دیو کی تیز اور دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ اچھل کر کمر کے بل پیچھے جا گرا۔ ٹارزن کے ایک ہی وار سے اس کی ٹانگ کٹ گئی تھی۔

''بہت خوب۔ اب اس کی دوسری ٹانگ کاٹ دو۔ جلدی''۔ سرخ پری نے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن گاموگا دیو کی طرف جھپٹا اور اس نے تلوار مار کر گاموگا دیو کی دوسری ٹانگ بھی کاٹ دی۔ اب تو ماحول گاموگا دیو کی

تیز اور دردناک چیخوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں کٹ چکی تھیں اور وہ زمین پر پڑا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ اس کی کٹی ہوئی ٹانگوں سے خون فواروں کی طرح سے اچھل رہا تھا۔

''گاموگا دیو کے دونوں ہاتھوں اور پیروں میں سنہرے کڑے ہیں۔ تم نے اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ کر دو سنہری کڑوں کو اس سے الگ کر دیا ہے ٹارزن۔ اب اگر تم اس کے دونوں بازو بھی کاٹ دو گے تو اس کی ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ اس کی طاقتیں اس کے کڑوں میں ہیں''۔ سرخ پری نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور ٹارزن نے آگے بڑھ کر ایک ایک کر کے گاموگا دیو کے دونوں ہاتھ بھی کاٹ دیئے جن میں سنہری کڑے موجود تھے۔ گاموگا دیو کچھ دیر بری طرح سے تڑپتا رہا پھر وہ ساکت ہو گیا۔

''کیا یہ ہلاک ہو گیا ہے''۔ ٹارزن نے گاموگا دیو کو ساکت ہوتا دیکھ کر سرخ پری سے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ ابھی بے ہوش ہوا ہے۔ رکو میں تمہاری

مدد کرتی ہوں‘‘۔ سرخ پری نے کہا اور وہ تیزی سے نیچے آئی اور اس نے گاموگا دیو کی کٹی ہوئی ٹانگوں اور اس کے بازوؤں سے سنہری کڑے نکال لئے۔

’’میں ان کڑوں کو ایک آتشی کنویں میں پھینک کر آتی ہوں۔ تم اس کے سر پر کھڑے رہو۔ جب گاموگا دیو کا رنگ سرخ ہو تو تم فوراً اس کی گردن کاٹ دینا۔ گاموگا دیو کا رنگ اس وقت سرخ ہو گا جب اس کے یہ چاروں کڑے آگ میں جل کر پگھل جائیں گے‘‘۔ سرخ پری نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سرخ پری اُچکی اور وہ گاموگا دیو کے کڑے لے کر وہاں سے اُڑتی چلی گئی۔ منکو پہاڑی پر سے چھلانگیں لگاتا ہوا نیچے آ گیا تھا اور ٹارزن کے قریب آ کر گاموگا دیو کی جانب دیکھ رہا تھا جو بے ہوش تھا۔

’’سردار‘‘۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

’’سردار تم نے رات کو آکو بابا کا دیا ہوا مقدس پھول کا مقدس بیج کھایا تھا جس سے تمہارے جسم میں انوکھی اور پراسرار طاقتیں آ گئی تھیں لیکن تم نے یہاں ان طاقتوں کا استعمال کیوں نہیں کیا تھا۔ اگر تم ان طاقتوں کا استعمال کرتے تو گاموگا دیو سے تمہاری اتنی طویل لڑائی نہ ہوتی اور یہ فوراً تمہارے ہاتھوں مارا جاتا‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’نہیں منکو۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ میں گاموگا دیو کے مقابلے کے دوران زیادہ طاقتوں کا استعمال نہ کروں۔ گاموگا دیو اسی صورت میں ہلاک ہو سکتا ہے جب اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کے چاروں کڑے آگ سے جلتے ہوئے کسی کنویں میں ڈال کر پگھلا دیئے جائیں۔ سرخ پری وہ کڑے لے گئی ہے وہ جیسے ہی کڑے آگ کے کسی کنویں میں پھینکے گی دیو کا رنگ سرخ ہو جائے گا اور میں یہاں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ میں نے اپنی پراسرار طاقتوں کا تھوڑا بہت سہارا لیا تھا۔ ایک مرتبہ میں اسی طاقت کی وجہ سے گاموگا دیو کے سامنے سے غائب ہو کر اس کے پیچھے نمودار ہوا تھا اور دوسری مرتبہ جب گاموگا دیو نے میرے سینے پر اپنی ٹانگ رکھی تھی اور میری گردن

پر تلوار ماری تھی۔ میں نے فوراً اپنا جسم فولاد کی طرح
ٹھوس کر لیا تھا اسی لئے گاموگا دیو کی تلوار میری گردن
کو نہیں کاٹ سکی تھی ورنہ جس طاقت اور تیزی سے
اس نے تلوار چلائی تھی میرا سر کٹ کر دور جا گرا
ہوتا۔ گاموگا دیو سے لڑنے کے لئے مجھے سرخ پری
نے یہ تلوار خصوصی طور پر دی تھی۔ اسی تلوار سے ہی
گاموگا دیو کی ٹانگیں اور بازو کٹ سکتے تھے ورنہ اس کا
جسم بھی چٹانوں کی طرح سخت اور انتہائی ٹھوس ہے''۔
ٹارزن نے کہا اور منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اسی لئے سرخ پری نے کہا تھا کہ جب تم گاموگا
دیو سے مقابلہ کرو گے تو وہ یہاں ہمارے ساتھ رہے
گی اور گاموگا دیو کو کیسے ہلاک کرنا ہے وہ تمہیں ساتھ
ساتھ بتاتی رہے گی''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوہ دیکھو۔ گاموگا دیو کا رنگ سرخ ہو رہا ہے۔
لگتا ہے سرخ پری نے اس کے کڑے آگ میں جلا
دیئے ہیں''۔ منکو نے تیز لہجے میں کہا اور ٹارزن نے
چونک کر گاموگا دیو کی طرف دیکھا تو واقعی گاموگا دیو کا

رنگ سبز سے سرخ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ دیکھ
کر ٹارزن تیزی سے آگے بڑھا اور اس پوری قوت
سے تلوار گاموگا دیو کی گردن پر مار دی۔ کھچ کی آواز
کے ساتھ گاموگا دیو کا سر اس کے جسم سے الگ ہو کر
دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ جیسے ہی گاموگا دیو کا سر کٹا۔
ماحول ایک تیز اور انتہائی دلخراش چیخ کی آواز سے
گونج اٹھا۔ چیخ کی آواز اس قدر تیز اور ہولناک تھی
کہ منکو بوکھلا کر ٹارزن کی ٹانگ سے چمٹ گیا تھا۔
چند لمحوں تک ہر طرف سے چیخ لہراتی ہوئی سنائی دیتی
رہی پھر اچانک گاموگا دیو کے سر اور اس کے جسم کے
باقی حصوں میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ تیزی سے
جلنے لگا۔ اس کے جسم کے جلنے سے وہاں تیز سرانڈ سی
پھیل گئی تھی۔ جس سے ٹارزن اور منکو ناک پر ہاتھ
رکھ کر تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ چند ہی لمحوں میں
گاموگا دیو کی لاش کے ٹکڑے جل کر راکھ ہو گئے اور
پھر اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔

''آہ۔ مارا مجھے ٹارزن نے۔ میرا نام گاموگا دیو تھا
اور میں جادوگر دیو تھا''۔ ایک لہراتی ہوئی چیخ سنائی دی

اور پھر جیسے ہی چیخ کی آواز ختم ہوئی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔

جب تاریکی چھٹی تو ٹارزن نے خود کو اسی وادی میں پایا۔ اس کے ساتھ منکو تھا اور ان دونوں کے سامنے گاموگا دیو کی راکھ اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ٹارزن اور منکو ابھی یہ سب دیکھ ہی رہے تھے کہ انہیں تیز پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے چونک کر سر اٹھائے تو انہیں ایک پہاڑی کے پیچھے سے سرخ پری نکل کر اس طرف آتی دکھائی دی جس کا چہرہ خوشی سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اسے خوش دیکھ کر ٹارزن کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرخ پری، گاموگا دیو کی ہلاکت پر اس قدر خوش ہو رہی تھی جو سرخ پری کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔

ٹارزن اور منکو، سرخ پری کے ساتھ ایک پہاڑی پر چڑھ کر دوسری طرف اتر رہے تھے۔ پہاڑی کی دوسری طرف ایک کھلا میدان تھا جہاں ہر طرف چٹانیں ہی چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں۔

ان چٹانوں میں کچھ چھوٹی تھیں اور کچھ اتنی بڑی تھیں کہ انہیں دس انسان بھی مل کر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ پہاڑی سے اتر کر وہ تینوں وہاں رک گئے۔

''کیا یہ انوکھی وادی کا پہلا طلسم ہے''۔ ٹارزن نے سرخ پری سے مخاطب ہو کر کہا جو وہاں بکھری ہوئی چٹانوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''ہاں۔ شگولا دیو کا پہلا طلسم اسی میدان سے شروع ہوتا ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر میں تمہارے سامنے وہ طلسم

کھل جائے گا''۔ سرخ پری نے جواب دیا۔

''اس طلسم میں ہے کیا اور مجھے اس طلسم میں کیا کرنا ہو گا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''اس طلسم میں تمہارے سامنے دس طاقتور شیر آئیں گے ٹارزن۔ انتہائی طاقتور اور خونخوار شیر۔ تمہیں ان شیروں کا خالی ہاتھوں مقابلہ کرنا ہو گا اور ان سب کو ہلاک کرنا ہو گا''۔ سرخ پری نے کہا اور دس شیروں کا سن کر منکو کے چہرے پر خوف لہرانے لگا۔

''دس شیر۔ اوہ۔ تمہیں ایک ساتھ دس شیروں کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور وہ بھی خالی ہاتھوں''۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں''۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جب تم دس شیروں کو ہلاک کر لو گے تو یہاں ایک سبز رنگ کا پرندہ آئے گا۔ اس پرندے کا سر کٹا ہوا ہو گا۔ وہ تیزی سے آئے گا اور تیزی سے اُڑتا ہوا کسی طرف چلا جائے گا تمہیں یہاں اپنی پراسرار طاقتیں استعمال کرنی ہوں گی اور اس سر کٹے سبز پرندے کا پیچھا کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ تیز

رفتار پرندہ بنا ہو گا۔ وہ پرندہ اُڑتا ہوا اس ایک غار کی طرف جائے گا جس میں شگولا دیو کے جسم کا کوئی ایک کٹا ہوا اعضاء موجود ہے۔ یاد رکھنا کہ وہ پرندہ کسی بھی صورت میں تمہاری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ پرندہ تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو تم اس غار تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے جس میں شگولا دیو کے جسم کا کوئی ایک حصہ موجود ہے۔ ایسی صورت میں تمہیں یہاں پھر واپس آ کر اس طلسم میں داخل ہونا پڑے گا اور تمہیں دوسری مرتبہ بیس شیروں سے خالی ہاتھوں مقابلہ کرنا ہو گا۔ بیس شیروں کو ہلاک کرنے کے بعد وہ پرندہ ایک بار پھر آئے گا اور اگر تم پھر اس کا پیچھا نہ کر سکے تو تمہیں تیسری مرتبہ اس طلسم میں آنا پڑے گا۔ جتنی بار تم پرندے کا پیچھا کرنے میں ناکام رہو گے تمہیں بار بار اس طلسم میں آ کر شیروں کی دگنی، تگنی اور چوگنی تعداد سے مقابلہ کرنا پڑے گا''۔ سرخ پری نے ٹارزن کو پہلے طلسم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس طرح تو مجھے پہلے طلسم میں ہی بہت

وقت لگ جائے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے کوشش کرنا کہ پہلی ہی مرتبہ جب تم دس شیروں کو ہلاک کرو اور تمہارے سامنے سر کٹا سبز پرندہ آئے تو تم فوراً اپنی پراسرار طاقتوں سے سرخ عقاب کا روپ دھار لینا اور اپنی پوری رفتار سے سر کٹے سبز پرندے کا پیچھا کرنا۔ سرخ عقاب بن کر تم آسانی سے سر کٹے سبز پرندے کا پیچھا کر سکو گے اور اس غار تک پہنچ جاؤ گے"۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

آ کو بابا نے اسے جو چمکدار مقدس بیج کھلایا تھا اس کی مدد سے ٹارزن کسی بھی وقت اپنا وجود بدل سکتا تھا وہ انسان سے جن اور دیو بھی بن سکتا تھا۔ پرندہ اور کوئی جانور بھی اور وہ ضرورت کے وقت زمین پر رینگنے والا کوئی حشرات الارض کا بھی روپ دھار سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے جسم میں چٹانوں کی سی طاقت آ گئی تھی۔ اس انوکھی طاقت کی وجہ سے وہ پہاڑوں کی بڑی سے بڑی اور وزنی سے وزنی چٹانیں بھی اٹھا سکتا تھا اور انہیں کسی عام اور چھوٹے پتھر کی

طرح دور تک اچھال سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اس مقدس بیج کی وجہ سے غائب بھی ہو سکتا تھا اور کہیں بھی ظاہر بھی ہو سکتا تھا وہ آگ میں سے بھی گزر سکتا تھا اور کسی پرندے کی طرح کھلی ہواؤں میں بھی اڑ سکتا تھا۔

انوکھی اور پراسرار طاقتوں کی بدولت وہ سمندر میں بغیر سانس روکے تیر سکتا تھا اور کسی بھی سمندری مخلوق کا بھی روپ دھار سکتا تھا۔ آ کو بابا نے اسے بتایا تھا کہ ان ساری طاقتوں کا وہ اسی وقت استعمال کر سکتا تھا جب اس کا معرکہ جنات، دیوؤں، جادوگروں یا پھر شیطانی طاقتوں کے خلاف ہوا کرے گا ورنہ وہ عام طور پر ان میں سے کسی ایک طاقت کا بھی استعمال نہیں کر سکے گا۔ اس لئے ٹارزن خوش تھا کہ جادوئی معاملوں سے نپٹنے کے لئے آ کو بابا کی وجہ سے اسے انوکھی اور ناقابل تسخیر طاقتیں مل گئی تھیں جن کی مدد سے وہ عام ٹارزن سے ناقابل شکست ٹارزن بن گیا تھا اور وہ آسانی سے اور انتہائی بے جگری سے شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتا تھا۔

''کیا ان شیروں کے مقابلے کے دوران میرا تمہارے ساتھ رہنا ضروری ہے''۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ اس طلسم میں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ سرخ پری بھی یہاں سے چلی جائے گی۔ تم چاہو تو اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ جب طلسم ختم ہو جائے گا تو سرخ پری کے ساتھ واپس آ جانا''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح تمہیں میری موجودگی کی وجہ سے کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن نے سرخ پری سے کہا کہ وہ جاتے ہوئے منکو کو اپنے ساتھ لے جائے تو سرخ پری نے بھی جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم مجھے کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہو''۔ ٹارزن نے سرخ پری کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ میں ان چٹانوں کو دیکھ کر پریشان ہو رہی

ہوں''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن چونک کر ان چٹانوں کی طرف دیکھنے لگا جو میدان میں بکھری ہوئی تھیں۔

''کیوں کیا ہے ان چٹانوں میں''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''شیر ان چٹانوں میں ہی چھپے ہوئے ہیں ٹارزن۔ وہ کن چٹانوں میں ہیں اس کے بارے میں مجھے بھی کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ میں کوشش کر رہی ہوں کہ تمہیں ان مخصوص چٹانوں کے بارے میں بتا دوں تاکہ تم ہوشیار رہو۔ لیکن ان میں سے مجھے ایک بھی ایسی چٹان نظر نہیں آ رہی ہے جن میں کوئی شیر چھپا ہوا ہو''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اوہ۔ کوئی بات نہیں۔ شیر جن چٹانوں میں ہوں گے وہ میرے سامنے آ ہی جائیں گے۔ وہ کن چٹانوں سے نکلتے ہیں اس سے مجھے کیا فرق پڑتا ہے، میں تو یہ جانتا ہوں کہ مجھے یہاں دس شیروں سے لڑنا ہے اور وہ بھی خالی ہاتھ''۔ ٹارزن نے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مت بھولنا کہ اس قدر

طاقتور ہونے کے باوجود وہ شیر تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان شیروں کے دانتوں اور پنجوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ان چٹانوں کو بھی پنجے مار کر ریزہ ریزہ کر سکتے ہیں۔ تم ان سے بچنے کے لئے اگر اپنا جسم ٹھوس کرنے کی کوشش کرو گے تب بھی وہ تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے کوشش کرنا کہ جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو تم ان کا جلد سے جلد خاتمہ کر سکو۔ تم شیروں کے سر میں ان کی دونوں آنکھوں کے درمیانی حصے میں مکے مارنا۔ یہ چونکہ جادوئی شیر ہیں اور ان کے آنکھوں کے درمیانی حصے میں ایک مخصوص ہڈی ابھری ہوئی ہوتی ہے اس لئے جیسے ہی تم مکا مار کر اس ہڈی کو توڑو گے شیر وہیں ہلاک ہو جائے گا ورنہ تم انہیں سوائے زخمی کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکو گے اور تم چونکہ جنگلوں کے باسی ہو اس لئے تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ عام شیروں کے مقابلے میں زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے جیسا کہا ہے میں اسی پر عمل کروں گا۔ میں زیادہ وار شیروں کے آنکھوں کے درمیان والے حصے پر ہی کروں گا تاکہ وہ جلد ہلاک ہو جائیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''بس اب طلسم کھلنے ہی والا ہے۔ میں تمہارے ساتھی منکو کو لے کر یہاں سے چلی جاتی ہوں۔ جب تم یہ طلسم ختم کر لو گے تو اس کے بارے میں مجھے خود ہی اطلاع مل جائے گی پھر میں منکو کو لے کر یہاں آ جاؤں گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''تم کب آ ؤ گی۔ جب میں دس شیروں کو ہلاک کر لوں گا یا سر کٹے سبز پرندے کا تعاقب کر کے اس غار تک پہنچ جاؤں گا جس میں شگولا دیو کے جسم کا کوئی حصہ موجود ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''میں طلسم کے فتح ہونے کے بعد ہی آؤں گی اور طلسم تب ہی فتح ہو گا جب تم دس شیروں کو بھی ہلاک کر لو گے اور سر کٹے سبز پرندے کا پیچھا کر کے اس غار تک بھی پہنچ جاؤ گے جہاں تمہیں سبز پرندہ لے جائے گا۔ یہ سمجھ لو کہ تمہیں یہاں چھ طلسمات فتح

کرنے ہیں اور ہر طلسم کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے
میں تمہیں طلسم کی آفات کا مقابلہ کرنا ہو گا اور طلسم
کے دوسرے حصے میں تمہیں اس غار تک بھی پہنچنا ہو گا
جس میں شگولا دیو کے جسم کے الگ الگ حصے موجود
ہیں۔ جب تم کسی غار تک پہنچو گے تو میرا نام لے کر
تین بار مجھے آواز دے لینا میں اسی وقت تمہارے
پاس پہنچ جاؤں گی۔ تمہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا
ہو گا کہ تم غار کے دہانے کے پاس پہنچ کر مجھے ضرور
بلاؤ گے اور اپنی مرضی سے غار میں داخل نہیں ہو
گے۔ مجھ پر ان طلسمات اور ان غاروں کے راز اب
کھل رہے ہیں جب تم نے اس انوکھی وادی کے
بڑے محافظ گاموگا دیو کو ہلاک کیا تھا اس لئے میں
تمہیں بہتر طور پر بتا سکتی ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے
اور کیا نہیں“۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے سمجھ
جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں غار کے دہانے کے پاس پہنچتے
ہی تین بار تمہیں آواز دے کر بلا لوں گا“۔ ٹارزن
نے کہا۔

”اب میں جاتی ہوں۔ اپنے دوست سے کہو کہ یہ
میرا ہاتھ پکڑ لے“۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے
منکو سے کہا کہ وہ سرخ پری کا ہاتھ پکڑ لے۔ منکو ان
دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹارزن کی بات سن کر اس
نے سر ہلایا اور سرخ پری کے نزدیک چلا گیا اور پھر
اس نے سرخ پری کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے
سرخ پری کا ہاتھ پکڑا سرخ پری اسے لے کر پر مارتی
ہوئی آسمان کی جانب بلند ہوتی چلی گئی۔ منکو اس کے
ہاتھ میں لٹک رہا تھا۔ پری کے ساتھ ہوا میں بلند
ہوتے ہوئے اس کا چہرہ خوف سے بگڑ گیا تھا اور
بلندی پر جاتے ہوئے خوف بھری نظروں سے ٹارزن
کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پری اسے لے
کر پہاڑیوں کے پیچھے غائب ہو گئی اور ان دونوں کے
وہاں سے جاتے ہی ٹارزن نے ایک طویل سانس لیا
اور سر جھٹک کر وہاں بکھری ہوئی چٹانوں کی طرف
دیکھنے لگا جن میں سے دس شیر نکل کر اس کے سامنے
آنے تھے اور پھر اسے ان شیروں کا خالی ہاتھوں مقابلہ
کرنا تھا۔

ٹارزن کچھ دیر وہاں کھڑا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے میدان میں آگے بڑھنے لگا اور وہاں بکھری ہوئی چٹانوں کو غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

سرخ پری نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ طلسم کب کھلے گا اور کب دس شیر چٹانوں سے نکل کر اس کے سامنے آئیں گے۔ ٹارزن ابھی آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

''اوہ۔ یہ میری آنکھوں کو کیا ہوا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا کیوں آ گیا ہے''۔ ٹارزن نے بوکھلا کر کہا۔ اس نے دونوں آنکھیں ملنا شروع کر دیں لیکن آنکھیں ملنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور نہیں ہوا تھا۔

''یہ یہ۔ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے کچھ دکھائی کیوں نہیں دے رہا۔ کہیں میں اندھا تو نہیں ہو گیا''۔ ٹارزن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ابھی وہ آنکھیں مل ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اسے تیز اور انتہائی خوفناک غراہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان آوازوں کو سن کر ٹارزن

بری طرح سے اچھل پڑا۔ وہ ان آوازوں کو پہچانتا تھا۔ یہ طاقتور اور خونخوار شیروں کے غرانے کی آوازیں تھیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اور اسی لمحے وہاں طلسم کے شیر آ گئے تھے جن کی غراہٹیں سن کر ٹارزن جہاں تھا وہیں ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔

ٹارزن کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ شیروں کے آنے سے پہلے اس طرح اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جائے گا۔ اس اندھیرے میں وہ بھلا دس شیروں کو دیکھے بغیر ان کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا یہ سوچ کر ہی ٹارزن کو اپنے جسم میں خوف کی لہریں سی سرایت کرتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ اسے شیروں کی غراہٹیں بالکل اپنے نزدیک سے ہی آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

ٹارزن اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر غرانے والے شیروں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں اس قدر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ شیر تو کیا اسے ان شیروں کے سائے بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

چند لمحوں کے بعد ٹارزن کو ایسا محسوس ہوا جیسے شیر غراتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ وہ شیروں کے حملہ کرنے کے انداز سے واقف تھا۔ شیر اسی طرح پہلے آہستہ آہستہ اپنے شکار کی طرف بڑھتے تھے اور پھر پوری قوت سے اچھل کر حملہ کر دیتے تھے۔

شیروں کے آگے بڑھنے کا احساس ہوتے ہی ٹارزن کے قدم خود بخود پیچھے ہٹنے لگے اور وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان شیروں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹارزن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں کو ہوا کیا تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اس قدر اندھیرا کیوں آ گیا تھا۔

''اپنی پراسرار طاقت کا استعمال کرو ٹارزن بیٹا۔ تم تین بار آنکھیں بند کر کے کھولو گے تو تمہاری آنکھوں میں روشنی بھر جائے گی اور تمہیں پھر سے دکھائی دینا شروع ہو جائے گا''۔ اچانک ٹارزن کے کانوں میں آکو بابا کی آواز سنائی دی اور ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فوراً آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔ اس

طرح اس نے آکو بابا کے کہنے کے مطابق جب تین بار آنکھیں بند کر کے کھولی تو اس کی آنکھوں کے سامنے سے سیاہ پردہ ہٹ گیا اور اسے پھر اسی طرح سے دکھائی دینے لگا جیسے وہ دن کی روشنی میں دیکھ رہا ہو۔ آنکھیں روشن ہوتے ہی اسے اپنے سامنے دس انتہائی لحیم شحیم شیر دکھائی دیئے جو اس کے سامنے موجود تھے۔ یہ شیر عام شیروں سے دس گنا بڑے اور طاقتور تھے اور انتہائی خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان شیروں کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ بڑے بڑے اور نوکیلے دانتوں والے بھاڑ جیسے منہ کھولے غراتے ہوئے ٹارزن کی طرف قدم بہ قدم بڑھتے آ رہے تھے۔ انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ٹارزن بے اختیار پیچھے ہٹنے لگا۔

''میری آنکھوں کو ہوا کیا تھا آکو بابا۔ مجھے کچھ دکھائی کیوں نہیں دے رہا تھا''۔ ٹارزن نے شیروں پر نظریں رکھتے ہوئے دل ہی دل میں آکو بابا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تمہاری آنکھوں کو کچھ نہیں ہوا تھا بیٹا۔ یہ طلسم کا

ہی حصہ تھا۔ طلسم میں تاریکی چھا گئی تھی تاکہ تم ان
شیروں کو نہ دیکھ سکو اور شیر اندھیرے میں ہی تم پر
حملہ کر کے تمہارے ٹکڑے اُڑا دیں“۔ آکو بابا کی آواز
سنائی دی اور ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
یہ طلسم کا اندھیرا تھا اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ خود ہی
اندھا ہو گیا ہے۔

”لیکن اس اندھیرے کے بارے میں مجھے سرخ
پری نے کیوں نہیں بتایا تھا“۔ ٹارزن نے کہا۔

”اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اس طلسم میں
شیروں کے ساتھ اندھیرا بھی ہے اور تمہارا اور شیروں کا
مقابلہ اندھیرے میں ہو گا“۔ آکو بابا نے کہا۔ اس
سے پہلے کہ ٹارزن آکو بابا سے مزید کچھ پوچھتا
اچانک ایک شیر نے زور دار دھاڑ ماری اور اس نے
پوری قوت سے ٹارزن کی جانب چھلانگ لگا دی۔

شیر کو چھلانگ لگا کر اپنی طرف آتے دیکھ کر
ٹارزن نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دیا اور کسی پھرکی کی
طرف گھوم کر دائیں طرف ہو گیا۔ اس کے اچانک
اپنی جگہ سے ہٹنے کی وجہ سے شیر اس کے دائیں طرف

سے گزرتا چلا گیا۔ ابھی ٹارزن سیدھا ہوا ہی تھا کہ
اسی لمحے ایک اور شیر اچھلا اور وہ اُڑتا ہوا ٹارزن کی
جانب آیا۔ اس بار ٹارزن نے دائیں بائیں ہٹنے کی
بجائے خود کو نیچے جھکا لیا اور شیر اس کے اوپر سے
گزرتا ہوا اس کے پیچھے جا گرا۔ ٹارزن تیزی سے اٹھا
اور اس نے اٹھتے ہی دائیں طرف چھلانگ لگا دی
کیونکہ اس بار اس پر ایک ساتھ دو شیروں کے چھلانگیں
لگائی تھیں۔ جیسے ہی ٹارزن اپنی جگہ سے ہٹا دو شیر
ٹھیک اس جگہ آ گرے جہاں ایک لمحہ قبل ٹارزن موجود
تھا۔ پھر تو جیسے ان شیروں نے ایک ساتھ بری طرح
سے دھاڑنا شروع کر دیا اور دھاڑتے ہوئے انہوں نے
ٹارزن کی طرف چھلانگیں لگانی شروع کر دیں اور
ٹارزن شیروں سے اپنی جان بچانے کے لئے ادھر ادھر
چھلانگیں لگانے لگا۔

شیر جیسے ہی نیچے گرتے وہ سیدھے ہو کر ایک بار
پھر ٹارزن پر جھپٹ پڑتے۔ ان کے لمبے اور تیز پنجوں
والے ہاتھ ٹارزن کے جسم سے چھوتے چھوتے رہ
جاتے تھے۔ ان میں سے ایک دو شیروں کے اچھل کر

ٹارزن کی گردن پر بھی جھپٹنے کی کوشش کی تھی۔ یہ
جادوئی شیر تھے لیکن ان شیروں کے حملہ کرنے کا انداز
عام شیروں جیسا ہی تھا اور ٹارزن شیروں کے حملے
کرنے کا انداز جانتا تھا اس لئے وہ انہی کے انداز
میں انہیں ڈاج دے رہا تھا۔ ٹارزن نے ابھی تک ان
میں سے کسی شیر پر حملہ نہیں کیا تھا۔ وہ شیروں کو بار
بار خود پر حملہ کرنے کا موقع دے رہا تھا۔ اس قدر
بھاری وجود والے شیروں کے بارے میں ٹارزن کو علم
تھا کہ وہ حملے کر کے جلد ہی تھک جاتے تھے اور نئے
حملے کرنے کے لئے وہ چند لمحے رک کر ستاتے تھے
اور پھر دوبارہ حملے کرنا شروع کر دیتے تھے اس لئے
ٹارزن ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں خوب تھکا دینا
چاہتا تھا۔

شیر گرج گرج کر اس پر حملہ آور ہو رہے تھے لیکن
ٹارزن تو جیسے چھلاوہ بنا ہوا تھا۔ شیر اپنی پوری قوت
سے ٹارزن پر جھپٹ رہے تھے اور ٹارزن کو بچتے دیکھ
کر ان کے حملوں میں بھی شدت آتی جا رہی تھی اور
انہوں نے اور زیادہ خونخوار انداز میں دہاڑنا شروع کر

دیا تھا لیکن ٹارزن کو بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ آکو بابا
نے اسے جو مقدس بیج کھلانا تھا اس بیج کی طاقت کی
وجہ سے نہ تو ٹارزن کو تھکاوٹ کا احساس ہو رہا تھا اور
نہ ہی اس کی پھرتی میں کوئی کمی واقع ہو رہی تھی اس
لئے وہ نہایت [illegible] انداز میں ادھر ادھر چھلانگیں لگاتا
ہوا ان شیروں کے حملوں سے خود کو بچا رہا تھا۔

پھر ایک شیر نے جیسے ہی اچھل کر ٹارزن پر حملہ
کرنے کی کوشش کی ٹارزن فوراً اپنی جگہ سے اچھلا اور
اس نے الٹی قلابازی کھائی اور ساتھ ہی اس نے
دونوں ٹانگیں جوڑ کر شیر کی گردن پر مار دیں۔ شیر کے
منہ سے ایک زور دار آواز نکلی اور وہ ہوا میں گھومتا ہوا
پیچھے موجود دو شیروں سے جا ٹکرایا اور ان کے ساتھ
نیچے گر گیا۔ ان شیروں کے گرتے ہی دو شیروں نے
زور دار دہاڑیں ماریں اور اچھل کر ہوا میں موجود
ٹارزن پر جھپٹے لیکن ٹارزن نے ہوا میں ایک اور
قلابازی کھائی اور وہ ان شیروں کے درمیان سے نکلتا
چلا گیا۔ جیسے ہی ٹارزن کے پیر زمین سے لگے ٹارزن
بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا ایک بھرپور مکا

دائیں طرف سے اپنی طرف آنے والے ایک شیر کے
سر پر پڑا۔ شیر کے منہ سے ایک عجیب سی آواز نکلی
اور وہ گھومتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ ابھی وہ شیر گرا
ہی تھا اس کہ اس شیر کے اوپر سے ایک اور شیر اچھل
کر ٹارزن کی طرف آ گیا۔ اس بار ٹارزن کی ٹانگ
چلی تھی اور ٹارزن کی ٹانگ شیر کے پیٹ پر پڑی تو
شیر دہاڑتا ہوا پہلے گرنے والے شیر پر گر گیا۔

ٹارزن اٹھا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسے
پیچھے ہٹتا دیکھ کر دوسری طرف موجود چار شیر ایک ساتھ
اچھلے اور ٹارزن کی طرف آئے لیکن ٹارزن پہلے ہی
تیار تھا۔ جیسے ہی شیر اس کے نزدیک آئے ٹارزن نے
بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھمایا اور اس کے ہاتھ
اور پاؤں ایک ساتھ چلے اور چاروں شیر اچھل اچھل
کر پیچھے جا گرے۔

اپنے حملے ناکام ہوتے دیکھ کر شیروں کا غصہ بڑھتا
جا رہا تھا اور انہوں نے اور زیادہ خوفناک انداز میں
دہاڑنا شروع کر دیا تھا اور ایک ساتھ اچھل اچھل کر
ٹارزن پر حملے کرنے شروع کر دیئے تھے لیکن ٹارزن

بھی ان سے کم نہیں تھا اس نے ابھی تک ان شیروں
کو اپنے جسم کو چھونے تک نہیں دیا تھا۔

شیروں کا غصہ بڑھنے کی وجہ سے ان کے حملوں
میں بھی تیزی آ گئی تھی اور وہ اب ایک ایک اور دو دو
کی بجائے ایک ساتھ ٹارزن پر جھپٹ رہے تھے اور
ٹارزن کے ہاتھ پاؤں تیزی سے چل رہے تھے اور
شیر ایک دوسرے سے ٹکرا ٹکرا کر گرتے جا رہے تھے۔
پھر ایک شیر نے جیسے ہی اچھل کر سامنے سے ٹارزن
پر حملہ کیا ٹارزن کا جسم ایک ٹانگ پر گھوما اور اس نے
اپنا جسم گھماتے ہوئے ایک زور دار مکا اس شیر کی
آنکھوں کے عین درمیان میں مار دیا۔ جیسے ہی اس
نے شیر کی آنکھوں کے درمیان میں مکا مارا، شیر کے
منہ سے تیز آواز نکلی اور وہ دھب سے نیچے گرا اور
اس بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا جیسے اس کے سر
کے ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر
ساکت ہو گیا۔ شیر کے ساکت ہونے کی دیر تھی کہ
اسی لمحے جھماکا ہوا اور ہلاک ہونے والا شیر وہاں سے
اچانک غائب ہو گیا۔ شیر کو اس طرح غائب ہوتے

دیکھ کر ٹارزن حیران رہ گیا تھا۔ اس کی حیرت کا فائدہ اٹھاتے ہی دو شیر ایک ساتھ اچھلے اور جیسے اُڑتے ہوئے ٹارزن کی جانب آئے۔ ٹارزن نے ایک بار پھر اپنا جسم گھمایا اور وہ ان دونوں شیروں کے درمیان میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ شیروں کے درمیان میں آیا اس کے دونوں بازو حرکت میں آئے اور ان دونوں شیروں کے گردنیں اس کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھیں۔ شیر اس کے بازوؤں میں تڑپے ہی تھے کہ ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھماتے ہوئے ان دونوں شیروں کی گردنیں چھوڑ دیں۔ دونوں شیر اس کے بازوؤں سے نکل کر کسی تیز رفتار پنکھوں کی طرح اُڑتے ہوئے دور دور جا گرے۔

اس سے پہلے کہ اب کوئی اور شیر ٹارزن پر حملہ کرتا اس بار ٹارزن اچھلا اور اُڑتا ہوا ایک شیر کے نزدیک آ گیا اس شیر نے ٹارزن کو پنجہ مارنے کی کوشش کی۔ ٹارزن نے خود کو اس کے پنجے سے بچایا اور زور دار ٹانگ شیر کی آنکھوں کے درمیانی حصے پر مار دی۔ شیر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ زمین پر پیچھے کی طرف

گھسٹتا چلا گیا۔ اس شیر کے منہ سے بھی عجیب سی اور انتہائی دردناک چیخ نکلی تھی اور پھر وہ دھب سے گرا اور ساکت ہو گیا اور پھر ساکت ہوتے ہی وہ شیر بھی پہلے شیر کی طرح وہاں سے غائب ہو گیا۔

دس شیروں کے مقابلے میں ٹارزن نے دو شیروں کی آنکھوں کے درمیانی حصے میں ضربیں لگا کر انہیں ہلاک کیا تھا جو ہلاک ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو گئے تھے لیکن اب بھی اس کے مقابلے پر آٹھ شیر باقی تھے جو اپنے دو ساتھیوں کو ہلاک اور غائب ہوتے دیکھ کر اور زیادہ غضبناک ہو گئے تھے اور انہوں نے بری طرح سے گرجتے ہوئے چھلانگیں لگا لگا کر ٹارزن پر ایک ساتھ حملے کرنا شروع کر دیئے۔ ٹارزن نے بھی جواباً اچھل اچھل کر مکے اور ٹانگیں مار مار کر انہیں دور اچھالنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی کوئی شیر اس کے نزدیک گرتا وہ پوری قوت سے اس کی آنکھوں کے درمیانی حصے پر وار کر دیتا اور اس کا طاقتور مکا یا ٹانگ جیسے ہی شیر کے آنکھوں کے درمیانی حصے پر پڑتی۔ شیر کے منہ سے دردناک چیخ نکلتی اور وہ بری طرح

سے تڑپنا شروع ہو جاتا اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہو جاتا اور پھر ساکت ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو جاتا۔

ٹارزن تو ان شیروں سے لڑتے ہوئے نہیں تھکا تھا لیکن ٹارزن سے لڑتے ہوئے شیر جیسے بری طرح سے تھک چکے تھے کیونکہ اب ان کے حملوں میں پہلے جیسی شدت اور طاقت نہیں رہی تھی۔ ٹارزن چھ شیروں کو ہلاک کر چکا تھا اب اس کے مقابلے پر چار شیر باقی تھے اور اب وہ چاروں شیر ٹارزن پر حملہ کرنے کے لئے جیسے کوئی موقع تلاش کرنے کے لئے اس کے ارد گرد گھوم رہے تھے لیکن ٹارزن بھلا انہیں موقع کہاں دینے والا تھا۔ ان میں سے جیسے ہی دو شیروں نے دائیں بائیں سے اچھل کر ٹارزن پر حملہ کرنا چاہا ٹارزن اچھلا اور اس کی دونوں ٹانگیں کھلیں اور اس کے پیروں کی ایڑیاں ان شیروں کی آنکھوں کے درمیانی حصے پر پڑیں۔ شیروں کے منہ سے دردناک چیخیں نکلیں اور وہ وہیں گر گئے اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔ ٹارزن نے ان شیروں کو ٹانگیں مارتے

ہی ہوا میں اپنا جسم گھمایا اور قلابازی کھا کر زمین پر آ گیا۔ ابھی اس کے پیر زمین سے لگے ہی تھے کہ ایک اور شیر دہاڑا اور اس نے جھپٹ کر ٹارزن کے کاندھے پر پنجہ مارنے کی کوشش کی لیکن ٹارزن فوراً نیچے جھکا اور اس کے دوسرے ہاتھ کا مکا شیر کی آنکھوں کے درمیان لگا۔ شیر کے منہ سے گھٹی گھٹی آواز نکلی اور وہ بھی نیچے گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا اور پھر ساکت ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو گیا۔ پہلے دو شیر بھی ساکت ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔ اب ٹارزن کے مقابلے پر ایک شیر تھا جو ان تین شیروں کو ہلاک ہو کر وہاں سے غائب ہوتے دیکھ کر ٹارزن سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور لال لال آنکھوں سے ٹارزن کی طرف دیکھتا ہوا حلق کے بل غرا رہا تھا۔

''آؤ۔ آؤ۔ تم پیچھے کیوں ہٹ رہے ہو۔ آؤ۔ کرو مجھ پر حملہ میں نے نو شیروں کو ہلاک کر دیا ہے اب تمہاری باری ہے۔ تمہیں ہلاک کرتے ہی میں یہ طلسم سر کر لوں گا۔ آؤ آگے آؤ''۔ ٹارزن نے اٹھ کر اس

شیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور شیر اس کی بات سن کر بھاڑ جیسا منہ کھول کر زور زور سے دہاڑنے لگا۔

ٹارزن کی نظریں اس کی آنکھوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ شیر آگے آنے کی بجائے قدم بہ قدم پیچھے ہٹتا جا رہا تھا یہ دیکھ کر ٹارزن اس شیر کی جانب بڑھنے لگا۔ جیسے ہی اس نے شیر کی طرف قدم بڑھائے شیر نے ایک زور دار دہاڑ ماری اور بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی طرف دوڑا۔ اسے اپنی طرف دوڑ کر آتے دیکھ کر ٹارزن کے پیروں میں بھی جیسے پر لگ گئے وہ بھی شیر کی جانب بھاگنے لگا پھر جیسے ہی ان دونوں کا درمیانی فاصلہ کم ہوا شیر اور ٹارزن نے ایک ساتھ چھلانگیں لگا دیں اور وہ دونوں اُڑتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بڑھے۔ شیر کے نزدیک آتے ہی ٹارزن نے قلابازی کھائی اور اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں شیر کے عین ماتھے پھر ٹھیک اس کے آنکھوں کے درمیانی حصے پر پڑیں۔ شیر نے بھی ٹارزن کو پنجے مارنے کی کوشش کی تھی لیکن ٹارزن کی ٹانگیں جیسے ہی شیر کے سر سے ٹکرائی وہ اور زیادہ فضا میں اچھل گیا۔

اوپر اچھلتے ہی ٹارزن نے ایک اور قلابازی کھائی اور پھر وہ اسی طرح قلابازیاں کھاتا ہوا پیروں کے بل نیچے آ گیا۔ شیر کی آنکھوں کے درمیان میں اس کی زور دار ٹانگیں لگ چکی تھیں جس سے شیر کی آنکھوں کے درمیان ابھری ہوئی نازک ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور شیر وہیں دھب سے نیچے جا گرا تھا۔ نیچے گرتے ہی وہ یکبارگی زور سے تڑپا اور ساکت ہوتا چلا گیا اور پھر ساکت ہوتے ہی آخری شیر بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔ ٹارزن نے دس کے دس شیروں کو اپنی بہادری، طاقت اور ذہانت سے ہلاک کر دیا تھا اور وہ تمام شیر ہلاک ہو کر وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔ جیسے ہی دسواں شیر ہلاک ہو کر وہاں سے غائب ہوا وہاں چھائی ہوئی تاریکی ختم ہو گئی۔ ٹارزن اپنی مخصوص صلاحیتوں سے پہلے ہی دن کی روشنی کی طرف سے دیکھ رہا تھا اس لئے اسے روشنی ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

میدان صاف تھا۔ ابھی ٹارزن ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے موجود ایک چٹان پھٹی

اور اس میں سے سبز رنگ کا ایک پرندہ نکل کر تیزی سے ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔ اس پرندے کا سر نہیں تھا۔ پرندہ کسی طوطے جیسا تھا وہ اچانک ہی چٹان سے نکلا تھا اور ہوا میں بلند ہو گیا تھا۔ سر کٹے پرندے کو اس طرح چٹان سے نکل کر ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے فوراً اپنا جسم سکیڑا اور دل ہی دل میں سرخ عقاب بننے کا ارادہ کیا تو اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ سرخ عقاب بن گیا۔ دوسرے لمحے سرخ عقاب پھڑپھڑاتا ہوا برق رفتاری سے سر کٹے سبز پرندے کے پیچھے لپکا جو پہاڑی موڑ مڑ کر دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ٹارزن نے سر کٹے سبز پرندے کو پہاڑی کی طرف مڑتے دیکھ لیا تھا وہ پر مارتا ہوا نہایت تیزی سے اسی طرف بڑھا اور پھر وہ گھوم کر جیسے ہی پہاڑی کی دوسری طرف آیا تو اسے سر کٹا سبز پرندہ سامنے دوسری پہاڑی کی جانب جاتا دکھائی دیا۔ اسے دیکھ کر ٹارزن نے سرخ عقاب کے روپ میں اور زیادہ تیزی سے پر مارنے شروع کر دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ سر کٹا سبز پرندہ دوسری پہاڑی کے

پیچھے جا کر کہیں غائب ہو جاتا ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اس کے نزدیک پہنچ گیا اور پھر جب اس کا فاصلہ سر کٹے سبز پرندے سے ایک فٹ کا رہ گیا تو اس نے سبز پرندے کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ دونوں انتہائی برق رفتاری سے اُڑے جا رہے تھے۔ سر کٹا سبز پرندہ کبھی اوپر اٹھ جاتا تھا اور کبھی زمین کے ساتھ ساتھ چٹانوں کے دائیں بائیں اُڑ رہا تھا ٹارزن بھی بدستور اس کے پیچھے لگا ہوا تھا وہ کسی بھی حالت میں اس پرندے کا تعاقب کرنا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر سر کٹا سبز پرندہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو اسے شیروں کے طلسم میں واپس جانا پڑے گا اور پھر اسے دوبارہ شیروں سے مقابلہ کرنا پڑے گا جن کی تعداد اس بار دس کی بجائے بیس ہو گی۔

سر کٹے سبز پرندے کو اپنے پیچھے آتے ہوئے سرخ عقاب کا معلوم تھا اس لئے وہ اسے اپنے پیچھے آنے سے روکنے کے لئے پوری رفتار سے اُڑ رہا تھا اور وہ مختلف پہاڑیوں اور چٹانوں کے پیچھے بھی جا رہا تھا لیکن ٹارزن کسی طرح سے اس کا تعاقب نہیں چھوڑ رہا

تھا اور نہ ہی وہ سبز پرندے سے اپنا فاصلہ زیادہ ہونے دے رہا تھا۔ سر کٹا سبز پرندہ کافی دیر تک انوکھی وادی کے چکر کاٹتا رہا اور سرخ عقاب کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب سرخ عقاب بنے ہوئے ٹارزن نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا تو وہ تیزی سے ایک نوکیلی پہاڑی کی جانب اُڑتا چلا گیا۔

ٹارزن اس کے پیچھے تھا۔ سر کٹے سبز پرندے نے غوطہ لگایا اور بجلی کی سی تیزی سے اس پہاڑی کے نچلے حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ ٹارزن نے بھی اس کے پیچھے غوطہ لگا دیا تھا۔ سر کٹا سبز پرندہ نیچے جاتے ہوئے پہاڑی کے ایک چھوٹے سے سوراخ کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن اس کے نزدیک جاتا، سر کٹا سبز پرندہ اس سوراخ میں داخل ہو گیا۔ ٹارزن چونکہ سر کٹے سبز پرندے سے کچھ فاصلے پر ہی اُڑ رہا تھا اس لئے وہ تیز رفتاری سے اس پہاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔ پرندے کو سوراخ میں داخل ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھما لیا تھا اور پہاڑی کے بالکل ساتھ لگتا ہوا دوسری طرف

گھوم کر اُڑتا چلا گیا۔

لمبا چکر کاٹ کر ٹارزن جب دوبارہ اس پہاڑی کے قریب آیا تو اسے اس پہاڑی میں ایک غار کا دہانہ دکھائی دیا جس پر مکڑیوں نے جالا بُن رکھا تھا۔

جالا اس قدر زیادہ تھا کہ دہانہ اس جالے کے پیچھے واقعی چھپ کر رہ گیا تھا۔ ٹارزن چونکہ سرخ عقاب بنا ہوا تھا اس لئے اس کی تیز نظروں نے اس غار کو دیکھ لیا تھا ورنہ انسانی حالت میں وہ شاید اس غار کے نزدیک بھی آ کر اسے نہ دیکھ سکتا تھا۔

غار کا دہانہ دیکھتے ہی ٹارزن نیچے آ گیا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ یکبارگی تڑپا اور دوسرے لمحے سرخ عقاب سے دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا۔ یہ ٹارزن کا اپنا اور اصلی روپ تھا۔ اب وہ ایک ایسے غار کے سامنے کھڑا تھا جس کا دہانہ مکڑیوں کے جالوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹارزن چند لمحے غور سے غار کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور زور زور سے سرخ پری کو آوازیں دینے لگا۔

''سرخ پری۔ آ جاؤ۔ میں نے پہلا طلسم ختم کر دیا

ہے اور میں ایک غار کے دہانے کے پاس پہنچ گیا ہوں۔ سرخ پری۔ سرخ پری''۔ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اسے سرخ پری کے پروں کے پھڑپھڑانے کی تیز آوازیں سنائی دیں اور کچھ ہی دیر میں سرخ پری، منکو کے ہمراہ اس کے سامنے تھی۔

سرخ پری نے غار کا دہانہ دیکھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے ٹارزن کو دس شیروں کا خالی ہاتھوں مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کرنے اور طلسم ختم کرنے اور سر کٹے سبز پرندے کا کامیابی سے تعاقب کرنے پر بھی اسے مبارک باد دی اور پھر اس نے ٹارزن کو پیچھے ہٹنے کا کہا۔ ٹارزن منکو کو لے کر پیچھے ہٹا تو سرخ پری دہانے کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

''اس غار میں شگولا دیو کی کٹی ہوئی دائیں ٹانگ پڑی ہوئی ہے''۔ سرخ پری نے دہانے پر موجود جالا ہونے کے باوجود جیسے غار کے اندر جھانک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ اس کا سر نہیں تو اس کی ٹانگ تو ملی''۔

ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو سرخ پری بھی جواباً مسکرا دی۔

''غار میں نیلے ناگ بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ناگ شگولا دیو نے اپنی ٹانگ کی حفاظت کے لئے غار میں پھیلا رکھے ہیں''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اب مجھے غار میں جا کر ان نیلے ناگوں کو ہلاک کرنا پڑے گا''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ وہ جادوئی ناگ ہیں۔ تمہیں انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی''۔ سرخ پری نے کہا ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک جلتی ہوئی مشعل آ گئی۔ وہ آگے بڑھی اور اس نے جلتی ہوئی مشعل سے غار کے دہانے پر موجود جالے کو آگ لگا دی جس سے جالا ایک لمحے میں جل گیا اور غار کا دہانہ نمایاں ہو گیا۔

''یہ لو۔ یہ مشعل لے کر تم دونوں اندر چلے جاؤ۔ مشعل کی روشنی میں زہریلے نیلے ناگ خود ہی غائب ہو جائیں گے اور تمہارے ساتھ یہ بندر ہے اس بندر

کی موجودگی میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ تم اس کی دائیں ٹانگ تک پہنچ چکے ہو۔ کیونکہ وہ ایسی جگہوں کو نہیں دیکھ سکتا جہاں آدم زاد اور ایک بندر ایک ساتھ ہوں''۔ سرخ پری نے مشعل ٹارزن کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹارزن نے اس سے مشعل لے لی۔

''کیا مجھے غار سے شگولا دیو کی ٹانگ اٹھا کر باہر لانی ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں کیا ضرورت ہے۔ شگولا دیو کی کٹی ہوئی ٹانگ تمہیں ایک چبوترے جیسے پتھر پر پڑی دکھائی دے گی تم اس مشعل سے اسے وہیں آگ لگا دینا۔ وہ عرصے سے خشک پڑی ہوئی ہے۔ اسے جلد ہی آگ پکڑ لے گی اور وہ چند ہی لمحوں میں راکھ بن جائے گی''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے منکو کو ساتھ لیا اور غار میں داخل ہو گیا۔

غار زیادہ لمبا چوڑا نہیں تھا۔ دہانے سے چونکہ جالا ختم ہو چکا تھا اس لئے غار میں اچھی خاصی روشنی پھیل

گئی تھی اور پھر ٹارزن کے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل تھی اس لئے اسے غار میں آسانی سے دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جیسے ہی منکو کے ساتھ غار میں داخل ہوا اسے ہر طرف سے ناگوں کے پھنکارنے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھے انہیں وہاں ہر طرف نیلے رنگ کے ناگ ہی ناگ دکھائی دیئے۔

نیلے ناگوں سے واقعی غار بھرا ہوا تھا۔ ان زہریلے اور خوفناک ناگوں کو دیکھ کر منکو کا تو خون خشک ہو گیا تھا لیکن ٹارزن کو کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ مشعل اٹھا کر جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا نیلے ناگ پھنکاریں مارتے ہوئے پیچھے ہٹتے جا رہے تھے اور پھر ان میں سے جیسے ہی کسی ناگ پر مشعل کی روشنی پڑتی وہ ناگ وہاں سے فوراً دھواں بن کر غائب ہو جاتا۔

ٹارزن نے مشعل والا ہاتھ اونچا کر کے آگے کر دیا تھا جس سے غار کا اگلا حصہ اس کی تیز روشنی سے بھر گیا تھا اور اس روشنی کی زد میں آنے والے نیلے ناگ دھواں بن بن کر غائب ہوتے جا رہے تھے۔

ٹارزن اور منکو تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہیں سامنے ایک چبوترا دکھائی دیا جس پر ایک دیو کی سبز رنگ کی کٹی ہوئی ٹانگ پڑی تھی۔ ٹانگ کا گوشت خشک ہو چکا تھا اور وہ بے حد سوکھی سڑی سی معلوم ہو رہی تھی۔

''وہ رہی شگولا دیو کی ٹانگ''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ میں نے دیکھ لی ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں اسے جلا کر آتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو اثبات میں سر ہلا کر وہیں رک گیا اور ٹارزن مشعل لے کر چبوترے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ جیسے ہی چبوترے کے نزدیک گیا چبوترے پر موجود نیلے ناگ بری طرح سے پھنکارتے ہوئے وہاں سے کائی کی طرح چھٹتے چلے گئے۔ ٹارزن چبوترے پر چڑھا اور اس نے مشعل شگولا دیو کی ٹانگ کی طرف کر دی۔ جیسے ہی آگ ٹانگ سے چھوئی، ٹانگ پر آگ یوں بھڑک اٹھی جیسے وہ خشک جھاڑی ہو۔

دیکھتے ہی دیکھتے شگولا دیو کی ٹانگ جل کر راکھ بن

گئی۔ جب ٹانگ جل کر مکمل طور پر راکھ ہو گئی تو ٹارزن مڑا اور واپس غار کے دہانے کی طرف چل پڑا۔ منکو اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں غار سے باہر آئے تو سرخ پری بڑی بے چینی سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔

ٹارزن کو غار سے نکلتے دیکھ کر وہ بے چینی سے اس کی طرف لپکی۔

''شگولا دیو کی ٹانگ جلا دی تم نے''۔ سرخ پری نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا۔

''ہاں۔ شگولا دیو کی ٹانگ جل کر راکھ ہو گئی ہے''۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور اس کا جواب سن کر سرخ پری نے سکون کا سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''بہت خوب ٹارزن۔ تم نے پہلا مرحلہ عبور کر لیا ہے۔ شگولا دیو ایک ٹانگ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکا ہے۔ اب ہمیں دوسرا غار تلاش کرنا ہے جہاں شگولا دیو کی دوسری ٹانگ رکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہمیں

اس کے بازو پھر دھڑ اور پھر وہ غار تلاش کرنا ہے جہاں اس کی زندہ کھوپڑی موجود ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''میں جانتا ہوں اور ان غاروں تک پہنچنے کے لئے مجھے پہلے شگولا دیو کے طلسمات ختم کرنے پڑیں گے جو اس نے اس انوکھی وادی میں قائم کر رکھے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ ان طلسمات کو ختم کیے بغیر ہم ان غاروں تک نہیں پہنچ سکتے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اب بتاؤ۔ شگولا دیو کا دوسرا طلسم کیا ہے اور مجھے وہ طلسم کیسے ختم کرنا ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''میرے ساتھ آؤ''۔ سرخ پری نے کہا اور وہ مڑ کر اچکی اور پر مارتی ہوئی تیزی سے ہوا میں بلند ہوتی چلی گئی۔ اسے اُڑ کر جاتے دیکھ کر ٹارزن نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور ساتھ ہی وہ اچکا اور دوسرے لمحے وہ سرخ پری کے پیچھے یوں ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا جیسے اس کے کاندھوں پر بھی پر اُگ آئے ہوں۔ لیکن س کے کاندھوں پر کوئی پر نہیں تھے وہ بغیر پروں کے

اُڑ رہا تھا اور اسے بغیر پروں کے کسی پرندے کی طرح اُڑتے دیکھ کر منکو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھیں۔

سرخ پری اُڑتی ہوئی ایک اونچی پہاڑی کی جانب جا رہی تھی اور ٹارزن بھی منکو کا ہاتھ تھامے اس کے پیچھے اُڑا جا رہا تھا۔ پہاڑی کے اوپر سے گزر کر سرخ پری دوسری طرف موجود ایک اور میدان میں آ گئی۔ یہ میدان بھی پہلے میدان کی طرح زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن یہ میدان پہلے میدان سے صاف ستھرا تھا وہاں چٹانیں اور پتھر تو کیا گھاس کا ایک تنکا تک دکھائی نہیں دے رہا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے خاص طور پر اس میدان کو جھاڑو مار کر صاف کیا ہو۔

سرخ پری اس میدان کے کنارے پر اتر گئی تھی۔ ٹارزن بھی اس کے پیچھے منکو کو لئے نیچے آ گیا۔

''کیا دوسرا طلسم اس صاف ستھرے میدان میں ہے''۔ ٹارزن نے سرخ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ میدان تمہیں صاف ستھرا دکھائی دے رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس میدان میں ہر طرف

موت ہی موت چھپی ہوئی ہے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن چونک کر میدان کی طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''مجھے تو یہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ابھی کچھ دیر بعد جب اس میدان کا طلسم کھلے گا تو تمہیں سب کچھ نظر آ جائے گا''۔ سرخ پری نے کہا۔

''لیکن اس میدان میں ہے کیا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ابھی کچھ ہی دیر میں یہ میدان آگ سے بھر جائے گا اور یہاں آگ کے اتنے بڑے اور خوفناک شعلے پیدا ہوں گے جن کی تپش سے ارد گرد موجود چٹانیں بھی پگھلنا شروع ہو جائیں گی اور پھر آگ اس قدر شدید ہو جائے گی کہ میدان پگھل کر لاوے کی شکل اختیار کر لے گا''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن کے ساتھ ساتھ منکو کے چہرے پر بھی قدرے خوف ابھر آیا۔

''آگ۔ تو کیا اب مجھے اس آگ میں سے گزرنا

ہو گا''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ آگ میدان کے اس سرے سے شروع ہو گی اور دوسرے سرے تک جائے گی۔ اس آگ میں تمہیں ننگے پاؤں کم از کم سو قدم چل کر جانا ہو گا۔ تم اس آگ میں کوئی نیا روپ نہیں دھار سکو گے۔ تمہیں اپنی اصلی حالت میں ہی آگے جانا پڑے گا اور تمہیں اپنی حفاظت کا ایسا انتظام کرنا پڑے گا کہ آگ سے تمہارے سر کا ایک بال بھی نہ جل سکے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس آگ میں تم فوراً جل کر راکھ ہو جاؤ گے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں اُڑ کر آگ کے پار نہیں جا سکتا''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ تمہیں چل کر جانا ہے اور وہ بھی سو قدم۔ جب تک آگ میں تم سو قدم نہیں رکھو گے اس وقت تک یہ طلسم ختم نہیں ہو گا اور جوں جوں تم آگے بڑھتے جاؤ گے آگ کی

شدت میں اضافہ ہوتا جائے گا اور آگ اس قدر شدید ہو جائے گی کہ اس میں اگر فولادی چٹانیں بھی ہوں گی تو وہ بھی پگھل جائیں گی''۔ سرخ پری نے جواب دیا۔ یہ سب بتاتے ہوئے اس کے لہجے میں بھی پریشانی ٹپک رہی تھی جیسے وہ بھی یہ سوچ رہی ہو کہ ٹارزن اس قدر خوفناک آگ میں سے کیسے گزرے گا۔

''کیا آگ سے بچنے کے لئے میں اپنی پراسرار طاقتیں استعمال کر سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''ہاں کر سکتے ہو۔ لیکن ان پراسرار طاقتوں سے تم اپنا روپ نہیں بدل سکتے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''کیا آگ میں سے مجھے اکیلے ہی گزرنا ہو گا یا میں منکو کو بھی ساتھ لے جا سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے پوچھا اور ٹارزن کا سوال سن کر منکو بوکھلائی ہوئی نظروں سے ٹارزن کی جانب دیکھنے لگا۔

''مم مم۔ میں تمہارے ساتھ آگ میں کیسے جاؤں گا سردار۔ پراسرار طاقتیں تمہارے پاس ہیں میرے

پاس نہیں۔ اپنی پراسرار طاقتوں سے تم تو آگ سے بچ جاؤ گے لیکن میں اگر آگ میں گیا تو میں اسی وقت جل بھن کر کباب بن جاؤں گا اور وہ بھی ایسا کباب جسے کوئی جانور بھی منہ لگانا پسند نہیں کرے گا''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور ٹارزن مسکرا دیا۔

''اگر میں اس آگ سے گزر جاؤں تو کیا یہ طلسم ختم ہو جائے گا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ جیسے ہی تم چلتے ہوئے سو قدم آگے جاؤ گے آگ بجھ جائے گی اور دوسرا طلسم ختم ہو جائے گا اور پھر تمہیں ایک سنہری رنگ کا سانپ دکھائی دے گا جو تیزی سے کسی طرف بھاگ جائے گا تمہیں اپنا روپ بدل کر سر کٹے سبز پرندے کی طرف اس کا پیچھا کرنا ہو گا۔ سنہری ناگ جس غار میں جائے گا اسی غار میں شگولا دیو کی دوسری ٹانگ ہو گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم بے فکر رہو۔ میں اس آگ میں سے گزر جاؤں گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیسے گزرو گے۔ یہ مت بھولو کہ تمہیں اپنی اسی
حالت میں اس آگ میں سے گزرنا پڑے گا نہ تم اس
آگ کو اُڑ کر پار کر سکتے ہو اور نہ کوئی دوسرا روپ
دھار کر اور اگر تم اپنی حفاظت نہ کر سکے تو آگ تمہیں
فوراً جلا کر راکھ بنا دے گی''۔ سرخ پری نے ٹارزن
کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور
اس کی بات سن کر ٹارزن مسکرا دیا۔

''تم بے فکر رہو۔ میں اسی حالت میں آگ میں
جاؤں گا اور اس آگ سے گزر بھی جاؤں گا۔ تم منکو
کو پھر اپنے ساتھ لے جاؤ۔ آگ میں منکو کو میں
اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا ورنہ یہ واقعی جل کر بھسم
ہو جائے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن سردار تم کرو گے کیا۔ سرخ پری کہہ رہی
ہے کہ آگ بے حد خوفناک ہو گی اور تمہارے ہر قدم
اٹھنے کے ساتھ ساتھ آگ کی شدت میں اضافہ ہوتا
چلا جائے گا''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم بے فکر رہو منکو مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ یہ جادوئی
آگ ہے اور میں جانتا ہوں کہ جادوئی آگ سے

میں خود کو کیسے محفوظ رکھ سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''سوچ لو ٹارزن۔ اس خوفناک طلسم میں تمہاری
جان بھی جا سکتی ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''میں نیکی کے کام کے لئے آیا ہوں اور نیک کام
کرنے والوں کے ساتھ آسمان کے مالک کا ساتھ ہوتا
ہے اس لئے مجھے آسمان کے مالک پر پورا بھروسہ
ہے۔ جس طرح میں نے پہلا طلسم تسخیر کیا تھا اسی
طرح میں یہ دوسرا طلسم بھی تسخیر کر لوں گا''۔ ٹارزن
نے اسی اعتماد اور یقین سے کہا تو سرخ پری ایک
طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

''ٹھیک ہے۔ کامیابی کی صورت میں تم مجھے اسی
طرح سے آواز دے لینا جیسے پہلے آواز دے کر مجھے
بلایا تھا اور یہ مشعل مجھے دے دو''۔ سرخ پری نے کہا
اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشعل اسے
دے دی۔ منکو ٹارزن کو دوسرے طلسم میں جانے سے
روکنا چاہتا تھا لیکن ٹارزن کے چہرے پر عزم اور اس
کا اعتماد دیکھ کر وہ بھی خاموش ہو گیا اور پھر سرخ پری

نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر وہاں سے پرواز کرتی چلی گئی۔ سرخ پری کو ابھی وہاں سے گئے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک بھک کی تیز آواز سنائی دی اور ٹارزن کے سامنے تیز اور انتہائی خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ زرد اور سرخ رنگ کی تھی جو سارے میدان میں پھیل گئی تھی جیسے وہاں ہر طرف خشک جھاڑیاں جل رہی ہوں اور آگ کے شعلے آسمان کی طرف بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

تیز اور خوفناک آگ دیکھ کر ٹارزن کئی قدم پیچھے ہٹ آیا تھا۔ آگ تیزی سے جل رہی تھی اور چند ہی لمحوں میں ٹارزن کو آگ کی تیز تپش محسوس ہونا شروع ہو گئی۔ آگ تیز ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں آکو بابا کو یاد کرنے لگا۔

”آکو بابا۔ آکو بابا۔ کہاں ہیں آپ۔ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ آکو بابا“۔ ٹارزن نے دل ہی دل میں آکو بابا کو پکارتے ہوئے کہا اسی لمحے اس کے دماغ میں سرسراہٹ ہوئی اور پھر اسے آکو بابا کی آواز سنائی دی۔

”میں آگیا ہوں ٹارزن بیٹا“۔ آکو بابا نے کہا اور ٹارزن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ آگ لمحہ بہ لمحہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی اور آگ کی تپش سے نہ صرف ٹارزن کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا بلکہ اس کے جسم کے مساموں سے پسینہ بھی پھوٹ نکلا تھا۔

”آکو بابا آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ جب میں کسی مشکل اور خوفناک مصیبت میں پھنس جاؤں تو میں آپ کو یاد کر لوں۔ آپ فوراً میری مدد کے لئے آ جائیں گے“۔ ٹارزن نے آکو بابا سے کہا۔

”ہاں بیٹا۔ میں جانتا ہوں۔ تم واقعی اس وقت مصیبت میں ہو اور تمہارے لئے اس آگ سے نکلنا بے حد ضروری ہے“۔ آکو بابا نے کی آواز سنائی دی۔

”تو پھر میری مدد کریں آکو بابا۔ ابھی میں آگ میں داخل بھی نہیں ہوا اور مجھے اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں آگ میں جاؤں اور آگ مجھے جلا کر بھسم کر دے“۔ ٹارزن نے کہا۔

”نہیں بیٹا۔ ایسا نہیں ہو گا۔ تمہارے جسم سے پسینہ

پھوٹ نکلا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے یہ آگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم آگے بڑھو۔ آسمانوں کا مالک تمہارے ساتھ ہے''۔ آکو بابا کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے آکو بابا۔ جیسا آپ کا حکم۔ میں آگے بڑھنے لگا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''آگ میں جانے سے پہلے تم اپنی آنکھیں بند کر لو۔ تمہیں جس قدر مرضی تیز تپش محسوس ہو لیکن تم آنکھیں نہیں کھولو گے اور سیدھے آگے کی طرف بڑھتے جاؤ گے۔ تم دل ہی دل میں آگے بڑھنے والے قدم گنتے رہنا اس سے تمہیں آگ کی تپش کا بھی کوئی احساس نہیں ہو گا''۔ آکو بابا کی آواز سنائی دی اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے نزدیک آ گیا۔ آگ کے نزدیک آتے ہی اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھال جل رہی ہو۔ اسے شدید جلن کا احساس ہوا۔ ٹارزن نے اس تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے دانتوں پر دانت جمائے اور پھر اس نے آنکھیں بند کر

لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس نے قدم آگے بڑھا دیا اور پھر وہ جیسے ہی آگ میں داخل ہوا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر آگ لگ گئی ہو اور وہ بری طرح سے جل رہا ہو۔

ٹارزن کو اپنے جسم کی کھال جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور اسے اس قدر شدید جلن کا احساس ہو رہا تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بری طرح سے چیخنا اور چلانا شروع کر دے لیکن وہ تکلیف کی پرواہ کئے بغیر قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اسے اپنے پیروں کے نیچے گرم گرم لاوا بھی محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ آنکھیں بند کئے آگے بڑھتا رہا۔ وہ دل ہی دل میں گنتی گن رہا تھا۔ ہر اگلے قدم پر اسے آگ کی شدت میں اضافہ ہوتا ہوا معلوم ہو رہا تھا لیکن ٹارزن نے نہ آنکھیں کھولیں تھیں اور نہ ہی اپنے قدم روکے تھے۔ وہ مسلسل آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی اس نے سواں قدم آگے بڑھایا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ تیز اور خوفناک آگ سے نکل کر کسی ٹھنڈے اور انتہائی یخ بستہ علاقے میں آ گیا

ہو۔ آگ کی تپش ختم ہو گئی تھی اور اس کا جلتا ہوا جسم بھی اعتدال پر آ گیا تھا۔

''بس ٹارزن رک جاؤ۔ تم نے معرکہ مار لیا ہے۔ تم نے ہمت اور برداشت کا زبردست مظاہرہ کر کے آگ کا طلسم عبور کر لیا ہے۔ اب تم آنکھیں کھول سکتے ہو''۔ اچانک ٹارزن کو آکو بابا کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور آکو بابا کی آواز سن کر ٹارزن نے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں آگ نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی وہ جس میدان میں آگے بڑھ رہا تھا وہ اسی میدان کے دوسرے سرے پر موجود تھا اور اس کے پیچھے میدان اسی طرح صاف ستھرا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں کبھی آگ لگی ہی نہ ہو۔ ٹارزن نے اپنا جسم دیکھا تو اسے اپنے جسم پر بھی جلنے کا کوئی نشان دکھائی نہ دیا۔ یہاں تک کہ اس کے سر کا ایک بال بھی نہیں جلا تھا۔ البتہ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ خود کو صحیح سلامت دیکھ کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''تم بہت باہمت انسان ہو ٹارزن۔ میں نے اس شیطانی معاملے میں تمہارا انتخاب کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ میں جانتا تھا کہ تم ان طلسمات کو ضرور ختم کر دو گے۔ تم واقعی بے حد بہادر انسان ہو۔ بے حد بہادر''۔ آکو بابا کی آواز سنائی دیا اور ٹارزن کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آکو بابا سے کوئی بات کرتا اچانک اس کے پیروں کے پاس سے ایک سنہری رنگ کا چھوٹا سا سانپ نکل کر سامنے کی جانب بھاگتا چلا گیا۔ سنہری سانپ دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا۔

''اوہ۔ سنہری سانپ بھاگ رہا ہے۔ مجھے اس کے پیچھے جانا ہے۔ اگر وہ نکل گیا تو مجھے اس طلسم کو نئے سرے سے پار کرنا پڑے گا''۔ ٹارزن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً دماغ میں اسی جیسا سنہری سانپ بننے کا خیال کیا۔ دوسرے لمحے وہ گرا اور اس کا جسم سنہری رنگ کے ایک چھوٹے سانپ کا روپ دھارتا چلا گیا۔ سانپ بنتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اس طرف لپکا جس طرف سنہری سانپ گیا

تھا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ سنہری سانپ جس طرف گیا تھا وہ اپنے پیچھے ایک لکیر سی بناتا جا رہا تھا اور ٹارزن اسی لکیر پر اس کے پیچھے رینگ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے سنہری سانپ دکھائی دے گیا جو ایک پہاڑی کی جانب بھاگا چلا جا رہا تھا۔ ٹارزن بھی چونکہ اسی جیسا تیز رفتار سنہری سانپ بنا ہوا تھا اس لئے وہ جلد ہی اس سانپ کے نزدیک پہنچ گیا اور اس سانپ سے کچھ فاصلہ رکھ کر اس کا پیچھا کرنے لگا۔

سنہری سانپ اسے دھوکہ دینے کے لئے بار بار راستہ بدل رہا تھا لیکن ٹارزن بھلا اس کا پیچھا کہاں چھوڑنے والا تھا۔ سنہری سانپ اسے لئے کافی دیر تک بھاگتا رہا پھر وہ ایک بڑی پہاڑی کی طرف بڑھا اور اس پہاڑی کے ایک سوراخ میں گھستا چلا گیا۔

ٹارزن نے دور سے ہی دیکھ لیا تھا کہ اس پہاڑی میں بھی ایک غار تھا جس کے دہانے پر مکڑیوں کا جالا بنا ہوا تھا۔ ٹارزن تیزی سے رینگتا ہوا اس پہاڑی کے غار کے سامنے آ گیا اور پھر وہ غار کے دہانے کے پاس آ کر رک گیا۔ غار کے دہانے کے پاس آتے ہی

ٹارزن نے زور سے جھرجھری سی لی اور وہ سنہری سانپ سے دوبارہ اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔

ٹارزن نے آواز دے کر سرخ پری کو بلایا تو کچھ ہی دیر میں سرخ پری منکو کو لے کر وہاں پہنچ گئی۔ ٹارزن کو زندہ سلامت اور دوسرے غار کے سامنے دیکھ کر سرخ پری بے حد خوش ہوئی اور جب ٹارزن نے اسے بتایا کہ اس نے کس طرح شدید اذیت اور تکلیف میں آگ کا طلسم عبور کیا تھا تو وہ بھی ٹارزن کی ہمت اور حوصلے کی تعریف کرنے لگی۔ اس نے ٹارزن سے کہا کہ اگر وہ تکلیف اور جلن کے احساس سے آنکھیں کھول دیتا تو اسے اس آگ میں جل کر بھسم ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ ٹارزن نے شدید اذیت برداشت کی تھی اور ایک لمحے کے لئے بھی وہ آگ میں نہیں رکا تھا اور نہ ہی اس نے آنکھیں کھولیں تھیں اس لئے آگ سے وہ زندہ سلامت نکل گیا تھا۔

سرخ پری نے اس غار میں جھانکا تو اسے غار میں سرخ بچھو دکھائی دیئے جو شگولا دیو کی دوسری ٹانگ کی

حفاظت کر رہے تھے۔ سرخ پری نے ہوا میں ہاتھ مار کر وہی جلتی ہوئی مشعل حاصل کی اور اس مشعل کی آگ سے دہانے پر لگا ہوا مکڑیوں کا جالا جلا دیا اور پھر اس نے ٹارزن کو وہ مشعل دی اور اسے منکو کے ساتھ غار میں بھیج دیا۔ ٹارزن منکو کے ساتھ غار میں داخل ہوا تو مشعل کی روشنی پڑتے ہی غار میں موجود سرخ بچھو دھواں بن بن کر وہاں سے غائب ہو گئے اور ٹارزن غار کے اس حصے میں پہنچ گیا جہاں ایک پتھر کے بنے چبوترے پر شگولا دیو کی دوسری ٹانگ پڑی ہوئی تھی۔ ٹارزن نے مشعل سے شگولا دیو کی ٹانگ جلائی اور جب شگولا دیو کی ٹانگ جل کر راکھ بن گئی تو وہ منکو کے ساتھ غار سے باہر آ گیا جہاں سرخ پری ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔ ان دونوں کو واپس آتے دیکھ کر سرخ پری نے سکون کا سانس لیا اور پھر وہ ٹارزن کو لے کر تیسرے طلسم کی طرف روانہ ہو گئی۔

سرخ پری اس بار ٹارزن کو کسی کھلے میدان کی جگہ ایک چھوٹے سے جنگل میں لائی تھی۔ یہ جنگل زیادہ

بڑا اور گھنا نہیں تھا لیکن وہاں درختوں کی کثرت تھی اور زمین گھنی اور بڑی بڑی جھاڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔ یہی نہیں ان جھاڑیوں سے دھواں سا نکلتا ہوا بھی دکھائی دے رہا تھا جیسے ان جھاڑیوں میں آگ لگی ہوئی ہو۔ لیکن ٹارزن نے غور سے دیکھا تھا دھواں ان جھاڑیوں کے سروں سے نکل رہا تھا۔

''اس جنگل میں تیسرا انوکھا طلسم ہے ٹارزن اور یہ طلسم پہلے دو طلسموں سے زیادہ خطرناک اور خوفناک ہے۔ اس طلسم میں تمہارے زندہ بچنے کا موقع بہت کم ہے۔ تمہاری ذرا سی غلطی تمہیں سیدھا موت کے منہ میں لے جا سکتی ہے''۔ سرخ پری نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہے کیا اس طلسم میں''۔ ٹارزن نے بے خوفی سے پوچھا۔

''ان جھاڑیوں سے تم دھواں نکلتے دیکھ رہے ہو''۔ سرخ پری نے پوچھا۔

''ہاں۔ نیلے رنگ کا دھواں ہے۔ کیا ہے اس دھویں میں''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ زہریلا دھواں ہے۔ جب تم ان جھاڑیوں میں داخل ہو گے تو جھاڑیاں تیزی سے نیلے رنگ کا زہریلا دھواں اگلنا شروع کر دیں گی۔ یہاں تک کہ یہاں ہر طرف دھواں کی دھواں پھیل جائے گا۔ تمہیں اس دھویں سے گزرنا ہو گا۔ اس دھویں سے بچنے کے لئے تم سانس روک سکتے ہو لیکن میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ یہ دھواں اگر تمہارے جسم سے ٹکرا گیا تو یہ تمہارے مساموں سے بھی تمہارے جسم میں داخل ہو سکتا ہے اور ایک بار یہ زہریلا دھواں تمہارے جسم میں چلا گیا تو تمہیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ تمہیں ہر حال میں خود کو اس دھویں سے محفوظ رکھنا ہو گا''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ سرخ پری نے اسے بتایا تھا کہ وہ جیسے ہی آگے بڑھے گا جھاڑیاں تیزی سے دھواں اگلنا شروع کر دیں گی اور اس کا جسم بھی زہریلے دھویں میں چھپ جائے گا ایسی صورت میں وہ بھلا خود کو اس دھویں سے کیسے بچا سکتا تھا۔ دھواں لازمی طور پر اسے چھو جاتا اور اس کے مساموں سے ہوتا ہوا اس کے

جسم میں داخل ہو جاتا۔

''کیا سارا جنگل اس دھویں سے بھر جائے گا''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ سارے کا سارا جنگل اس دھویں سے بھر جائے گا۔ تمہارے ہر طرف دھواں ہی دھواں ہو گا لیکن اس کے باوجود تمہیں خود کو اس دھویں سے بچانا ہو گا۔ تم خود کو اس دھویں سے کیسے بچاؤ گے یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ اس طلسم میں بھی تمہیں اسی حالت میں آگے بڑھنا ہو گا۔ انسانی حالت میں ہی رہ کر تم اس دھویں سے گزر سکتے ہو اگر تم نے کوئی اور روپ دھارا تو تم فوراً زہریلے دھویں کا شکار ہو جاؤ گے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''لیکن میں ہر طرف پھیلے ہوئے دھویں سے خود کو بچاؤں گا کیسے۔ اگر ہر طرف دھواں پھیلا ہو گا اور مجھے اس دھویں سے ہی گزرنا ہے تو دھواں تو لازمی مجھے چھو لے گا''۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اپنی عقل کا استعمال کرو۔ تم پراسرار طاقتوں کے

مالک ہو۔ اپنی طاقتوں سے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ کچھ ایسا سوچو کہ تم آسانی سے اس زہریلے دھویں سے نکل جاؤ اور معمولی سا دھواں بھی تمہیں نہ چھو سکے اس کے لئے میں تمہیں اس بار ایک چھوٹا سا اشارہ دے سکتی ہوں۔ اس دھویں سے بچنے کے لئے تمہیں یہاں سے کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا جس کی مدد سے تم آسانی سے زہریلے دھویں سے خود کو بچا کر یہاں سے نکل جاؤ گے''۔ سرخ پری نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ وہ کیا چیز ہے اور اس جنگل میں کہاں تک جانا ہو گا مجھے''۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''وہ چیز تمہیں یہاں خود ہی تلاش کرنی ہو گی اور جس طرح تم آگ کے طلسم میں سو قدم آگے گئے تھے اسی طرح تمہیں یہاں بھی سو قدم آگے جانا ہو گا۔ سو قدم پورے ہوتے ہی یہ طلسم ختم ہو جائے گا اور پھر تمہیں ایک سیاہ چیتا دکھائی دے گا جو تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جائے گا تمہیں اس چیتے کا پیچھا کرنا ہے جو تمہیں اس غار تک لے جائے گا جس میں شگولا دیو کا

کٹا ہوا دایاں بازو رکھا ہوا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا میں یہاں رک کر کچھ دیر سوچ سکتا ہوں کہ میں اس زہریلے دھویں سے خود کو کیسے بچا سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ جب تک تم جنگل میں داخل نہیں ہو گے اس وقت تک تم پر یہ طلسم نہیں کھلے گا اور نہ یہاں دھواں پھیلے گا''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس طلسم میں بھی چونکہ ٹارزن کو اکیلے ہی گزرنا تھا اس لئے ٹارزن کے کہنے پر سرخ پری منکو کے لے کر وہاں سے چلی گئی اور ٹارزن جنگل کے کنارے پر کھڑے ہو کر زہریلا دھواں اگلتی جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا اپنی مدد کے لئے مجھے ایک بار پھر آکو بابا کو آواز دینی پڑے گی''۔ ٹارزن نے سوچا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر اپنے کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان پر پڑی جو گیلی تھی اور اس چٹان کے اردگرد پانی سا پھیلا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چٹان سے پانی نکل رہا تھا جو اس کے اردگرد جمع

ہوتا جا رہا تھا۔ چٹان سے بہتا ہوا پانی دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا۔

''یہ کیا ہے''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چٹان اس کے دائیں طرف کچھ فاصلے پر پڑی تھی اور اس میں جگہ جگہ دراڑیں دکھائی دے رہی تھیں جن سے پانی نکل نکل کر نیچے زمین پر جمع ہو رہا تھا۔ ٹارزن اس چٹان کی طرف بڑھا اور جھک کر چٹان اور زمین پر پھیلا ہوا پانی دیکھنے لگا۔ اس نے زمین پر موجود پانی کو ایک انگلی سے چھو کر دیکھا تو وہ پانی نہیں بلکہ چٹان سے نکلنے والی ایک گاڑھی گوند تھی جو پانی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ گوند کافی نرم تھی۔

''اوہ۔ یہ تو کاما کی پہاڑی کی چٹان معلوم ہوتی ہے جس میں سے سفید گوند نکلتی ہے اور یہ پانی نہیں اس چٹان سے نکلی ہوئی گوند ہی ہے''۔ ٹارزن نے نیچے پھیلی ہوئی گوند دیکھ کر کہا اور پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ یہ گوند اپنے سارے جسم پر لگا لے تو زہریلا دھواں اس کے جسم کو چھو بھی نہیں سکے گا اور جب دھواں اسے

چھوئے گا ہی نہیں تو اس کے کسی مسام میں کیسے داخل ہو سکتا تھا۔ وہ گوند لگا کر اپنا جسم اس زہریلے دھویں سے محفوظ رکھ سکتا تھا۔ دھواں اس کے سانس کے ذریعے اس کے پھیپھڑوں میں نہ داخل ہو جائے اس کے لئے ظاہر ہے اسے اپنا سانس ہی روکنا پڑنا تھا اور ٹارزن چونکہ دیر تک جھیل اور سمندر کی گہرائی میں جاتا رہتا تھا اس لئے وہ کافی دیر تک سانس روک سکتا تھا۔ چٹان سے نکلنے والی گوند نے اس کا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ چنانچہ ٹارزن نے زمین پر پھیلی ہوئی گوند دونوں ہاتھوں پر لگائی اور پھر وہ دونوں ہاتھوں سے گوند اپنے جسم پر لگانا شروع ہو گیا۔ گوند بے حد نرم تھی۔ ٹارزن اسے کسی تیل کی طرح اپنے جسم پر لگا رہا تھا اور وہ جیسے جیسے گوند اپنے جسم پر مل رہا تھا وہاں چلنے والی ہوا گوند خشک کرتی جا رہی تھی اور ٹارزن کو اپنے جسم پر ہلکے سخت پن کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے پورے جسم اور سر کے بالوں پر بھی گوند لگا لی تھی جو چند ہی لمحوں میں خشک ہو کر اکڑ گئی تھی۔ ٹارزن نے اچھی طرح سے اطمینان کر لیا تھا

کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ گوند لگنے سے رہ نہ گیا ہو۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کے جسم کے ہر حصے پر گوند لگ گئی ہے تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ جنگل کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ گوند سے اس کا جسم اکڑا ہوا تھا اس لئے اسے آگے بڑھنے میں مسئلہ ضرور ہو رہا تھا لیکن ٹارزن جانتا تھا کہ اس کے ہلنے جلنے اور آگے بڑھنے کے باوجود اس کے جسم پر لگی ہوئی گوند نہیں اترے گی۔ یہ گوند پانی میں ہی جا کر اس کے جسم سے اتر سکتی تھی۔ اس لئے ٹارزن اطمینان بھرے انداز میں جنگل میں داخل ہو گیا اور وہ جیسے ہی جنگل میں داخل ہوا۔ جھاڑیوں نے یوں دھواں اگلنا شروع کر دیا جیسے زمین کے نیچے آگ بری طرح سے بھڑک اٹھی ہو اور آگ کا دھواں سوراخوں والی جھاڑیوں سے نکل کر باہر آ رہا ہو۔

جھاڑیوں سے تیز دھواں نکل رہا تھا اور سارا جنگل جیسے اس دھویں سے بھرتا جا رہا تھا۔ ٹارزن دل ہی دل میں آسمانوں کے مالک کو یاد کرتا ہوا جھاڑیوں پر پاؤں رکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے

سانس روکنے کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی بند کر لی تھیں تاکہ زہریلا دھواں اس کی آنکھوں میں نہ داخل ہو جائے۔

چٹان کی گوند کی وجہ سے دھواں اس کے جسم سے نہیں چھو رہا تھا وہ سانس روکے اور آنکھیں بند کئے اطمینان سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ دل میں بڑھتے ہوئے قدموں کو بھی گنتا جا رہا تھا۔ زہریلے دھویں میں بھی اسے سو قدم دور جانا تھا۔ میدان میں داخل ہونے سے پہلے ہی اس نے میدان کا دوسرا سرا دیکھ لیا تھا اور وہ ایسے راستے کی طرف جا رہا تھا کہ اس کے سامنے راستے میں کوئی درخت نہ آ سکے۔

زہریلا دھواں اس کے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا اگر دھواں اسے نقصان پہنچا رہا ہوتا تو اس کے جسم کے کسی نہ کسی حصے میں جلن یا سوزش ضرور محسوس ہو رہی ہوتی۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹارزن دوسرے کنارے تک پہنچ گیا۔ اس نے گن کر سو قدم آگے بڑھائے تھے اور وہ قدموں کے حساب سے جنگل کے دوسرے کنارے تک پہنچ گیا تھا

لیکن چونکہ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس نے سانس روک رکھا تھا اس لئے اسے یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ ابھی دھوئیں میں ہے یا دھوئیں سے باہر آ چکا ہے۔ اس کے لئے اسے اپنے آگے بڑھائے ہوئے سو قدموں پر ہی بھروسہ کرنا تھا اور ٹارزن کو یقین تھا کہ اس نے پورے سو قدم ہی آگے بڑھائے تھے۔

جب اس کے سو قدم پورے ہو گئے تو وہ رک گیا اور پھر اس نے ڈرتے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھول کر جب اس نے وہاں صاف ستھرا ماحول دیکھا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔ وہ دھوئیں سے نکل آیا تھا۔ اب وہاں دھواں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ٹارزن نے پلٹ کر دیکھا تو وہاں جنگل اور جھاڑیاں اسی طرح سے موجود تھیں لیکن اب ان جھاڑیوں سے دھواں نہیں نکل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے اطمینان سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی ہمت سے ایک اور طلسم کو پار کر لیا تھا۔ آگ کی طرح وہ زہریلے دھوئیں سے بھی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اپنی اس کامیابی پر ٹارزن بے حد خوش تھا۔

ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے دائیں طرف موجود جھاڑیوں سے ایک تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی ساتھ ہی جھاڑیاں ہلیں اور دوسرے لمحے ٹارزن نے ایک سیاہ رنگ کا جانور جھاڑیوں سے نکل کر تیزی سے ایک طرف بھاگتے دیکھا۔ ٹارزن نے ایک نظر میں پہچان لیا تھا وہ جانور سیاہ رنگ کا چیتا تھا جو جھاڑیوں سے نکلتے ہی ایک طرف بھاگ نکلا تھا چونکہ سیاہ چیتا نہایت تیزی سے وہاں سے بھاگا تھا اس لئے ٹارزن نے فوراً سرخ عقاب کا روپ دھارا اور تیزی سے اس طرف اُڑتا چلا گیا جس طرف سیاہ چیتا گیا تھا۔ درختوں اور جھاڑیوں سے بھرے ہوئے علاقے سے نکلتے ہی اسے چٹانوں کے پیچھے بھاگتا ہوا وہ سیاہ چیتا دکھائی دے گیا۔ ٹارزن انتہائی تیزی سے اُڑتا ہوا سیاہ چیتے کے پیچھے جانے لگا۔ یہ چیتا عام چیتوں سے کہیں زیادہ تیز اور پھرتیلا تھا۔ چٹانوں اور چھوٹی موٹی پہاڑیوں اور کھائیوں سے چھلانگیں لگاتا ہوا وہ شمال کی جانب بھاگا چلا جا رہا تھا۔ اگر ٹارزن نے سرخ عقاب کا روپ نہ دھارا ہوتا

تو وہ واقعی اس بار اس چیتے کا تعاقب نہ کر سکتا تھا۔
سیاہ چیتا مسلسل اور کافی دیر تک بھاگتا رہا پھر وہ ایک پہاڑی کے پاس آ کر رک گیا۔ ٹارزن نے دیکھا اس پہاڑی میں بھی ویسا ہی ایک غار موجود تھا جس پر مکڑیوں کا جالا بھرا ہوا تھا۔ چیتا جیسے ہی غار کے دہانے کے پاس جا کر رکا اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور سیاہ چیتا اچانک وہاں سے دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

ٹارزن پر مارتا ہوا غار کے پاس آ گیا اور پھر اس نے جون بدلی اور اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ غار دیکھتے ہی اس نے تین بار مخصوص انداز میں سرخ پری کو آواز دے کر بلایا تو سرخ پری منکو کے ساتھ فوراً ہی وہاں پہنچ گئی۔

سرخ پری نے غار میں جھانکا اور ٹارزن کو بتایا کہ اس غار میں شگولا دیو کا دایاں بازو پڑا ہوا ہے اور اس غار کی حفاظت سیاہ مکڑیاں کر رہی ہیں۔ سرخ پری نے ہوا میں ہاتھ مار کر وہی جلتی ہوئی مشعل حاصل کی جو وہ دوسری بار بھی جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئی

تھی۔ مشعل کی آگ سے اس نے دہانے پر لگا ہوا جالا جلایا اور مشعل ٹارزن کو دے دی اور ٹارزن، مشعل لے کر منکو کے ساتھ غار میں داخل ہو گیا۔

سیاہ مکڑیاں، مشعل کی روشنی سے دھواں بن بن کر غائب ہو رہی تھیں جس سے ٹارزن اور منکو کو آگے بڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔ جلد ہی وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ایک چبوترے پر شگولا دیو کا دایاں بازو رکھا ہوا تھا۔ ٹارزن نے مشعل سے بازو کو آگ لگائی اور اسے جلا کر راکھ بنا دیا۔

جب شگولا دیو کا بازو جل کر راکھ بن گیا تو وہ منکو کے ساتھ غار سے نکل کر واپس آ گیا۔

غار سے باہر آتے ہی سرخ پری نے اس سے مشعل لے لی تھی جسے اس نے ہوا میں اچھالا تو مشعل اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

سرخ پری بے حد خوش تھی کہ ٹارزن اب تک تین طلسم ختم کر چکا تھا اور شگولا دیو کی دونوں ٹانگیں اور اس کا ایک بازو جلا کر راکھ بن چکا تھا۔ اس نے ٹارزن کو اس کامیابی پر مبارک باد دی اور پھر وہ

ٹارزن کو لے کر چوتھے طلسم کی جانب بڑھ گئی۔

اس بار سرخ پری ٹارزن کو ایک بڑی پہاڑی کے پاس لائی تھی۔ پہاڑی میں دو غاروں کے کھلے ہوئے دہانے دکھائی دے رہے تھے اور دونوں غاروں کے اندر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

ٹارزن اور منکو حیرانی سے ان غاروں کو دیکھنے لگے۔ ایک غار خالی تھا جو دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ دوسرے غار میں ٹارزن کو کسی جانور کا سایہ سا دکھائی دے رہا تھا جو اندھیرے میں نہایت بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ البتہ اس جانور کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اس لئے ٹارزن یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ کون سا جانور ہے۔

''یہ تم مجھے اس بار ان غاروں کے پاس کیوں لے آئی ہو اور یہ غار میں کون سا جانور ہے''۔ ٹارزن نے سرخ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہ چوتھا طلسم ہے ٹارزن۔ ایک غار خالی ہے جبکہ دوسرے غار مین ایک تیز رفتار سیاہ چیتا موجود ہے۔ جب تم غار میں جاؤ گے تو غار روشن ہو جائے گا اور

تمہیں ساتھ والی غار بھی دکھائی دینے لگے گی جس میں تیز رفتار سیاہ چیتا موجود ہے۔ تمہیں اور سیاہ چیتے کو ان غاروں میں دوڑ لگانی ہے۔ تم جانتے ہو کہ سیاہ چیتا دنیا کے تمام جانوروں سے زیادہ تیز اور پھرتیلا ہوتا ہے اور دوڑنے میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ادھر تم بھاگو گے اور دوسرے غار میں سیاہ چیتا بھاگے گا۔ تم دونوں کو اس قدر تیز رفتاری سے بھاگنا ہو گا کہ تم دونوں غار کے دوسرے دہانے تک پہنچ جاؤ۔ ان دونوں غاروں کے دوسرے سروں پر موجود دہانے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ بھاگتے ہوئے تم دونوں میں سے کسی ایک کو کھلے ہوئے دہانے سے باہر نکلنا ہو گا۔ تم دونوں میں سے جو پہلے دہانے سے باہر نکل جائے گا جیت اسی کی ہو گی اور دوسرا ہمیشہ کے لئے غار میں قید ہو کر رہ جائے گا۔ فرض کرو کہ تم اور سیاہ چیتا ایک جیسی تیزی اور ایک جیسی رفتار سے دوڑتے ہو اور دوڑتے دوڑتے سیاہ چیتا تم سے پہلے لمبی چھلانگ لگا کر دوسری طرف غار کے دہانے سے باہر نکل جاتا

ہے۔ جیسے ہی سیاہ چیتا دوسری طرف غار سے باہر جائے گا تمہارے غار کا دہانہ خود بخود بند ہو جائے گا اور تم ہمیشہ کے لئے اس غار میں قید ہو جاؤ گے۔ پھر تمہیں اس غار سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں نکال سکے گی اور تم اسی غار میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے اس لئے تمہیں اپنی پورا زور لگانا ہو گا اور انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرنا ہو گا کہ تم اس چیتے سے پہلے غار سے باہر نکل سکو۔ اگر تم غار سے باہر نکل گئے تو پھر سیاہ چیتا غار میں قید ہو جائے گا اور جیت تمہاری ہو جائے گی۔ اس غار میں تمہیں بھی سیاہ چیتے کا ہی روپ دھارنا ہو گا تاکہ دونوں کے بھاگنے اور چھلانگیں لگانے کی رفتار ایک جیسی ہو۔ اس کے بعد تم دونوں کو اپنا اپنا زور لگانا ہو گا۔ اور اس غار کے اختتام پر تم اس غار تک پہنچ جاؤ گے جس میں شگولا دیو کا بایاں بازو موجود ہے۔ اس بار تمہیں کسی جانور یا کسی پرندے کا پیچھا نہیں کرنا پڑے گا“۔ سرخ پری نے ٹارزن کو چوتھے طلسم کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا تم ان طلسمات کی تفصیل پہلے سے جانتی

تھی“۔ ٹارزن نے سرخ پری کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ کیوں“۔ سرخ پری نے چونک کر کہا۔

”پھر تمہیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ اگلا طلسم کون سا ہے اور اسے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے یا اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوتا ہے“۔ ٹارزن نے پوچھا تو سرخ پری بے اختیار مسکرا دی۔

”میں کوہ قاف کی پری ہوں ٹارزن۔ آکو بابا نے تمہیں عارضی طور پر پراسرار طاقتوں کا مالک بنایا ہے لیکن میرے پاس ایک سے بڑھ کر ایک طاقتیں موجود ہیں۔ مجھے اپنی طاقتوں سے ان طلسمات کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں پہلے ان طلسمات کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن جب تم نے گاموگا دیو کو ہلاک کیا اور میں اس وادی مین پہلے طلسم کے سامنے آئی تو مجھے فوراً ہی اس طلسم کا پتہ چل گیا تھا اور اسی طرح جب تم نے پہلا طلسم ختم کیا تو مجھ پر دوسرے طلسم کا راز بھی کھل گیا۔ میں اس قدر طاقتور ہونے کے باوجود ان طلسمات کو ختم

نہیں کر سکتی تھی۔ میں اپنی طاقتوں سے صرف ان طلسمات کے بارے میں جان سکتی ہوں اور تمہیں بتا سکتی ہوں۔ مجھے اپنی طاقتوں سے صرف طلسمات کے بارے میں ہی معلوم ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں جانتی کہ ان طلسمات کو ختم کرنے کے لئے میں تمہیں کیا مشورے دوں یا تمہیں ان طلسمات سے بچنے کے لئے کیا مشورے دوں''۔ سرخ پری کہتی چلی گئی اور ٹارزن نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں اس غار میں جانے کے لئے تیار ہوں''۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''غار تقریباً دو ہزار نیزوں کی لمبائی جتنا بڑا ہے اس لئے تمہیں سیاہ چیتے کے روپ میں نہایت تیزی دکھانی ہو گی۔ تمہیں ہر حال میں یہ مقابلہ جیتنا ہو گا کیونکہ اس مقابلے کا کوئی دوسرا حصہ نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو گا کہ تم اس مقابلے میں ہار جاؤ تو تمہیں دوبارہ اس طلسم کو عبور کرنے کا موقع مل سکے۔ اس غار میں قید ہونے کا مطلب صرف اور صرف تمہاری موت ہو

گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''غار میں مجھے سیاہ چیتے کا روپ دھار کر نکلنا ہے اور میرے مقابلے پر بھی ایک سیاہ چیتا ہی ہو گا۔ تم نے کہا ہے کہ غار سے یا تو میں پہلے نکلوں گا یا پھر دوسرا چیتا اور جو پہلے غار سے باہر نکل جائے گا جیت اسی کی ہو گی۔ لیکن اگر ہم دونوں ایک ہی رفتار سے بھاگے اور ایک ساتھ غار سے باہر نکل گئے تب اس بات کا فیصلہ کیسے ہو گا کہ کون جیتا ہے اور کون ہارا ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ایسا نہیں ہو گا ٹارزن۔ تم دونوں ایک ساتھ اور ایک وقت میں غار سے نہیں نکل سکو گے۔ یا تو تم اس غار سے باہر جاؤ گے یا پھر سیاہ چیتا۔ اس طلسم میں تم دونوں میں سے ایک کی ہار یقینی ہے''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیسے عجیب و غریب اور انوکھے طلسمات ہیں۔ کیا یہ سارے طلسم شگولا دیو نے اپنے جسم کے اعضاؤں کی حفاظت کے لئے بنا رکھے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ تاکہ اس کے اعضاء مخصوص وقت تک محفوظ

رہیں اور وقت پورا ہونے پر وہ ان اعضاؤں کو آپس میں جوڑ کر دوبارہ دیو بن سکے۔ ان اعضاؤں کے لئے ہی اس نے یہ سارے طلسمات قائم کر رکھے ہیں اور چونکہ یہ انوکھے طلسمات ہیں اسی لئے اس وادی کو بھی انوکھی وادی کہا جاتا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''گاموگا دیو تو میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اور تم نے مجھے بتایا تھا کہ منکو جو ایک بندر ہے میرے ساتھ اس غار میں جاتا ہے جس میں شگولا دیو کے اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ اس کی موجودگی میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ میں اس کے کس اعضاء تک پہنچا ہوں اور وہ اعضاء کس طرح سے جل کر راکھ ہوا ہے۔ لیکن کیا وہ ہر بات سے اسی طرح سے انجان ہی رہے گا اسے یہ معلوم نہیں ہو گا کہ اس کے کون کون سے اعضاء جل کر راکھ ہو چکے ہیں''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''جب تک تم اس غار میں نہیں جاؤ گے جس میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود ہے اس وقت تک اسے کچھ معلوم نہیں ہو گا وہ اب تک یہی سمجھ رہا ہو گا

کہ انوکھی وادی پر اسی کا راج ہے اور وادی کی حفاظت گاموگا دیو کر رہا ہے۔ اسے ابھی تک گاموگا دیو کی ہلاکت کا بھی پتہ نہیں چلا ہے۔ لیکن جب تم جادو کی کھوپڑی کے غار میں جاؤ گے تو تمہیں دیکھتے ہی اس پر ساری حقیقت واضح ہو جائے گی اور وہ تم پر جادوئی وار کرے گا اور تمہیں خود تک پہنچنے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا اور پھر جب تم اس کھوپڑی کو جلا دو گے تو شگولا دیو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا اور اس کے فنا ہوتے ہی ہماری ریاست آقاف کی رعایا اور میرے ماں باپ اصلی حالت میں آ جائیں گے''۔ سرخ پری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس اب تھوڑا وقت ہی باقی رہ گیا ہے۔ تین طلسم ختم ہو چکے ہیں۔ اب میرے سامنے چوتھا طلسم ہے۔ میں اسے جلد ہی تسخیر کر لوں گا اس کے بعد پانچواں اور پھر چھٹا طلسم ختم ہوتے ہی میں شگولا دیو کی زندہ جادو کھوپڑی تک پہنچ جاؤں گا اور پھر میں اس کھوپڑی کو ختم کر کے تمہاری ریاست آقاف کو ہمیشہ ہمیشہ کے

لئے مصیبت سے نجات دلا دوں گا''۔ ٹارزن نے کہا تو سرخ پری اس کی جانب ممنون بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''یہ سب کر کے تم مجھ پر ہی نہیں میرے ملک اور میرے ملک کی رعایا پر بھی بہت بڑا احسان کر رہے ہو ٹارزن۔ ہم تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھلا سکیں گے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ میرا احسان نہیں ہے۔ میں یہ سب آکو بابا کے لئے کر رہا ہوں اور پھر میرا تو کام ہی مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔ مظلوم کوئی انسان ہو جانور ہو یا کوئی جن اور پری میں کوشش کرتا ہوں کہ میری وجہ سے ظلم کا خاتمہ ہو جائے اور مظلوموں کو ان کے جینے کا حق مل جائے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں جانتی ہوں۔ تمہاری یہی اچھی سوچ ہمیشہ تمہیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے اور اسی وجہ سے تم اب تک ان طلسمات کو بھی تسخیر کرنے میں کامیاب ہوتے جا رہے ہو''۔ سرخ پری نے مسکرا کر کہا۔

''اب تم منکو کو لے جاؤ تاکہ میں سیاہ چیتے کے ساتھ دوڑ لگا سکوں اور اسے ہرا کر غار کے دوسرے سرے سے باہر نکل جاؤں''۔ ٹارزن نے کہا تو سرخ پری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''سردار۔ زیادہ سے زیادہ تیز دوڑنے کی کوشش کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ سیاہ چیتا تم سے آگے نکل جائے اور وہ تم سے پہلے دوسری طرف غار سے باہر چلا جائے۔ ایسا ہوا تو تم ہمیشہ کے لئے اس جادوئی غار میں قید ہو جاؤ گے اور میں اور جنگل کے تمام جانور تم جیسے عظیم اور نیک سردار سے محروم ہو جائیں گے۔ تمہیں ہر حال میں اس طلسم کو بھی دوسرے طلسموں کی طرح تسخیر کرنا ہے۔ میں تمہارے لئے دل سے دعا کروں گا''۔ منکو نے بڑی محبت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر ٹارزن مسکرا دیا۔

''تم جیسے جانثار میرے دوست ہوں تو میری ہار ہو ہی نہیں سکتی ہے منکو۔ میں جانتا ہوں۔ میں جب بھی کسی طلسم میں جاتا ہوں تم میری وجہ سے پریشان ہو جاتے ہو اور میرے لئے فوراً دعائیں مانگنا شروع کر

دیتے ہو۔ یہ تمہاری دعاؤں کا ہی اثر ہے جو میں اب تک کامیاب ہوتا چلا آیا ہوں۔ ورنہ میں جنگلوں کا باسی ان طلسمات میں آ کر کیسے کامیاب ہو سکتا تھا"۔ ٹارزن نے کہا اس نے منکو کو اٹھا کر پیار کیا اور پھر منکو نے سرخ پری کا ہاتھ پکڑا اور وہ اسے لے کر وہاں سے چلی گئی۔ ٹارزن چند لمحے غار کے باہر کھڑا رہا پھر اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور آسمانوں کے مالک سے اپنی کامیابی کی دعا مانگی اور پھر وہ اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے ایک سیاہ چیتے کے روپ میں آ گیا۔

سیاہ چیتا بنتے ہی اس نے غار کی طرف بڑھنا شروع کر دیا اور پھر وہ جیسے ہی غار میں داخل ہوا اس کے پیچھے غار کا دہانہ خود بخود بند ہو گیا اور غار میں اچانک تیز روشنی سی بھرتی چلی گئی۔ ٹارزن نے دائیں طرف دیکھا تو اسے دوسرا غار صاف دکھائی دینے لگا جس میں اس جیسا ایک طاقتور اور انتہائی تیز رفتار سیاہ چیتا موجود تھا۔ دوسرا غار اس غار سے ملا ہوا تھا البتہ دونوں کے لئے وہاں بھاگنے کے لئے الگ الگ

راستے تھے۔ غار بے حد طویل تھا جو آگے جا کر مڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس لئے غار کا دوسرا دہانہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ٹارزن، سیاہ چیتے کے روپ میں آگے بڑھا تو دوسرے غار میں موجود سیاہ چیتا بھی آگے آ گیا پھر اچانک دوسرے چیتے نے سر اٹھا کر زور دار دہاڑ ماری اور پھر وہ چھلانگ لگا کر تیزی سے سامنے کی جانب بھاگتا چلا گیا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر ٹارزن بھی زور سے دہاڑا اور اس نے بھی ایک لمبی چھلانگ لگائی اور وہ تیزی سے غار میں بنے ہوئے راستے پر دوڑتا چلا گیا۔

ٹارزن، سیاہ چیتے کے روپ میں غار کے اندر انتہائی برق رفتاری سے دوڑا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ دوسرے نار کے چیتے نے اس سے پہلے دوڑنا شروع کیا تھا اس لئے وہ ٹارزن سے کافی آگے نکل گیا تھا وہ چھلانگوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا بھاگا چلا جا رہا تھا۔

ٹارزن بھی لمبی لمبی چھلانگیں لگاتا ہوا بھاگ رہا تھا لیکن انتہائی تیز رفتار ہونے کے باوجود وہ ابھی تک سیاہ چیتے اور اپنا فاصلہ کم نہ کر سکا تھا۔

سیاہ چیتے کو خود سے آگے اور مسلسل بھاگتے دیکھ کر ٹارزن کو بے حد پریشانی ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی رفتار میں کوئی کمی نہیں آنے دی تھی وہ تیز سے تیز ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ غار آگے جا کر کبھی دائیں طرف مڑ جاتا تھا اور کبھی بائیں طرف۔ لیکن سارا غار بے حد کشادہ اور صاف ستھرا تھا۔ راستے میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو ٹارزن کے راستے میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہو اس لئے ٹارزن کے بھاگنے کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ جب کسی طرح دوسرے چیتے سے فاصلہ کم نہ ہوا تو اس سے آگے نکلنے کے لئے ٹارزن کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ اس نے بھاگتے بھاگتے چھلانگ لگائی اور دائیں دیوار پر چڑھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر وہ دیوار پر چڑھا بھاگتا رہا پھر وہ چھلانگ لگا کر نیچے آیا اور اچھل کر دوسری دیوار پر آ گیا اور دیوار پر ترچھے انداز میں بھاگتا چلا گیا۔ کافی آگے جا کر وہ نیچے آیا اور ایک بار پھر دائیں دیوار پر آ گیا۔ اسی طرح وہ بھاگتے بھاگتے چھلانگ لگا کر کبھی دائیں دیوار

پر آ جاتا اور کبھی بائیں دیوار پر۔ ایسا کرنے سے اس کی رفتار میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوسری طرف بھاگنے والے سیاہ چیتے کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا اور پھر جب ٹارزن دو تین بار اور چھلانگیں لگا کر دیواروں پر چڑھا تو وہ دوسرے چیتے سے کافی آگے نکل گیا اور پھر اس نے تیزی سے غار میں بھاگنا شروع کر دیا۔ اسے خود سے آگے نکلتا دیکھ کر دوسرے چیتے نے اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی اور وہ بھی ٹارزن کے انداز میں چھلانگیں لگا کر دیواروں پر دوڑتا ہوا ٹارزن کے نزدیک آ گیا۔ اسی لمحے ٹارزن کو دور غار کا دوسرا دہانہ دکھائی دیا۔ دہانہ دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے دہانے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ دوسرے چیتے نے بھی شاید دہانہ دیکھ لیا تھا۔ اس نے بھی اپنی رفتار میں اضافہ کر دیا تھا۔

اب صورتحال یہ تھی کہ کبھی ٹارزن بھاگتا ہوا دوسرے چیتے سے چند قدم آگے نکل جاتا تھا اور کبھی دوسرا چیتا چھلانگیں لگا کر چند قدم ٹارزن سے آگے

بڑھ جاتا تھا۔ جب دہانہ چند نیزوں کے فاصلے پر رہ گیا تو ٹارزن اور سیاہ چیتا دونوں ایک دوسرے کے بالکل ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ نہ ٹارزن سیاہ چیتے سے ایک قدم آگے تھا اور نہ سیاہ چیتا ٹارزن سے، پھر بھاگتے بھاگتے دونوں نے لمبی لمبی چھلانگیں لگائیں اور کھلے ہوئے دہانے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ دونوں ایک ہی انداز میں اچھلے تھے اور اُڑتے ہوئے کھلے ہوئے دہانے کی طرف جا رہے تھے۔

ٹارزن نے ایک بار پھر آسمانوں کے مالک کو یاد کیا اور اس نے دہانے کی جانب بڑھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ چند ہی لمحوں کے بعد اس کے قدم زمیں سے آ لگے۔ جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے اس نے آنکھیں کھولے بغیر ایک بار پھر آگے کی طرف چھلانگ لگا دی اور پھر جیسے ہی دوبارہ اس کے پیر زمین سے لگے۔

اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سر سامنے کسی بڑی چٹان سے ٹکرا گیا ہو۔ اس کے منہ سے تیز آواز نکلی وہ نیچے گرا

اور پھر بری طرح سے الٹتا چلا گیا۔ چند لمحوں تک وہ الٹتا پلٹتا رہا اور پھر وہ ایک جگہ رک گیا۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں تھیں لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا تھا۔

ٹارزن نے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے چھایا ہوا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن اس احساس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں اندھیرا غالب آتا چلا گیا کہ وہ شاید سیاہ چیتے سے ہار گیا ہے اور سیاہ چیتا اس سے پہلے غار سے باہر نکل گیا تھا اور چیتے کے باہر نکلتے ہی ٹارزن کی طرف موجود دہانہ بند ہو گیا تھا اور ٹارزن کا سر اسی بند سرنگ سے ٹکرایا تھا۔ اس خیال کے احساس کے ساتھ ہی ٹارزن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

"ٹارزن۔ ٹارزن۔ آنکھیں کھولو ٹارزن۔ ہوش میں آؤ۔ ٹارزن۔ ٹارزن"۔ بے ہوش ٹارزن کو اپنے دماغ میں ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹارزن کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے دماغ میں جیسے تیز ہلچل سی پیدا ہوئی۔

اس کے کانوں میں مسلسل چیختی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے زور زور سے ہلا رہا ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹارزن کے دماغ کے سیاہ پردے پر ایک جگنو سا چمکا اور پھر اس جگنو کی روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور ٹارزن کے دماغ میں روشنی بھری چلی گئی۔

دماغ کے روشن ہوتے ہی ٹارزن کو واضح آوازیں

سنائی دینے لگیں۔ جو سرخ پری اور منکو کے چیخنے کی آوازیں تھی اور وہ دونوں اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ہوش میں آنے کے لئے کہہ رہے تھے۔ ٹارزن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو اس نے اپنے سر کے پاس منکو اور سرخ پری کو موجود پایا جو بڑی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں اسے جھنجھوڑ رہے تھے۔

ٹارزن کو ہوش میں آتے دیکھ کر سرخ پری اور منکو کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور وہ امید بھری نظروں سے ٹارزن کی جانب دیکھ رہے تھے۔

ٹارزن چند لمحے ان دونوں کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اسے سابقہ منظر یاد آ گیا۔ جب سیاہ چیتے کے روپ میں دوسرے غار میں موجود ایک تیز رفتار سیاہ چیتے کا مقابلہ کرنے کے لئے نہایت تیز رفتاری سے بھاگ رہا تھا۔ انتہائی تیزی سے بھاگتے ہوئے وہ دونوں غار کے دوسرے دہانے کے نزدیک پہنچ گئے تھے اور پھر جب دہانے کا فاصلہ کم رہ گیا تو ان دونوں نے پوری قوت

سے کھلے ہوئے دہانے کی جانب ایک ساتھ چھلانگیں لگا دی تھیں۔ چھلانگ لگاتے ہوئے ٹارزن نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگا دی اور اس کے بعد اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا سر سامنے موجود کسی ٹھوس چٹان سے ٹکرا گیا ہو۔ وہ گرا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا تھا۔ چٹان سے سر ٹکرانے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا جو اس کے ذہن پر حاوی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا یہ ٹارزن نہیں جانتا تھا اسے اب ہوش آ رہا تھا اور ہوش میں آتے ہی اسے اپنے قریب منکو اور سرخ پری دکھائی دینے لگے۔ ٹارزن سیاہ چیتے کے روپ میں نہیں بلکہ اپنے اصلی روپ میں تھا۔

سرخ پری اور منکو کو دیکھ کر ٹارزن تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر وہ حیرانی سے چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں دو غاروں والی پہاڑی کہیں دکھائی نہ دی۔ البتہ اس کے سامنے ایک چھوٹی پہاڑی ضرور موجود تھی جس کے غار کے دہانے پر مکڑیوں کا جالا

بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ میں۔ میں کہاں ہوں اور وہ غار''۔ ٹارزن نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے غار کا طلسم بھی ختم کر لیا ہے ٹارزن۔ تم نے آخری لمحات میں جو دوسری چھلانگ لگائی تھی وہ چھلانگ تمہیں سیاہ چیتے سے ایک لمحہ پہلے غار سے باہر لے آئی تھی''۔ سرخ پری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ اگر میں غار میں سے سیاہ چیتے سے پہلے باہر نکل آیا تھا تو میرا سر کس چٹان سے ٹکرایا تھا اور میں بے ہوش کیسے ہو گیا تھا''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''دوسری چھلانگ تم نے اس انداز میں لگائی تھی کہ تمہارا سر آگے کی طرف جھک گیا تھا اور جب تم غار سے باہر آئے تو تمہارا سر زمین سے ٹکرا گیا تھا۔ زمین سے تمہاری یہی ٹکر تمہاری بے ہوشی کا باعث بن گئی تھی اور تم جیسے ہی غار سے باہر آئے تھے دوسرے غار کا دہانہ خود بخود بند ہو گیا تھا اور سیاہ چیتا ہمیشہ

کے لئے اسی غار میں قید ہو گیا تھا اور پھر دونوں غار اس پہاڑی سمیت یہاں سے غائب ہو گئے تھے''۔ سرخ پری نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''تم دونوں نے دہانے سے کچھ فاصلہ پہلے ہی چھلانگیں لگا دی تھیں۔ پھر جیسے ہی تمہارے قدم زمین سے لگے تم نے فوراً ہی دوسری چھلانگ لگا دی تھی جبکہ دوسرے چیتے نے چھلانگ لگانے کی بجائے دوڑ کر غار سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی اور اس کوشش میں وہ ناکام اور تم کامیاب ہو گئے تھے''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اوہ۔ تو میرا سر زمین سے ٹکرایا تھا اور میں سمجھا تھا کہ میرا سر بند غار سے ٹکرا گیا ہے اور میں سیاہ چیتے کے مقابلے میں ہار گیا ہوں''۔ ٹارزن نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے بے ہوش ہونے کا مجھے فوراً پتہ چل گیا تھا اس لئے میں منکو کو لے کر فوراً ہی یہاں پہنچ گئی تھی''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن نے سمجھ جانے

والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''کیا اس غار میں شگولا دیو کا دوسرا بازو ہے''۔ ٹارزن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے غار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس غار میں شگولا دیو کا بایاں بازو موجود ہے اور اس غار میں سیاہ بچھو بھرے ہوئے ہیں''۔ سرخ پری نے کہا اور پھر اس نے ہوا میں ہاتھ مار کر مشعل حاصل کی اور مشعل کی آگ سے غار کے دہانے کا جالا جا کر دہانہ کھول دیا۔ ٹارزن اور منکو غار میں گئے اور پھر ٹارزن نے شگولا دیو کا دوسرا بازو بھی جلا دیا۔

اب تک ٹارزن چار طلسم ختم کر چکا تھا اور ان چار طلسمات کے ساتھ وہ شگولا دیو کی ٹانگیں اور دونوں بازو جلا چکا تھا۔ اب دو طلسمات اور شگولا دیو کا دھڑ اور اس کا کٹا ہوا سر باقی رہ گیا تھا۔

جب ٹارزن، منکو کے ساتھ شگولا دیو کا بایاں بازو جلا کر غار سے باہر آیا تو سرخ پری ٹارزن کو لے کر ایک ایسی جگہ آ گئی جہاں ایک بہت بڑا درخت موجود تھا۔ اس درخت پر شاخیں ہی شاخیں تھیں اور کوئی پتا

موجود نہ تھا۔

ٹنڈ منڈ درخت پر پتوں کی بجائے سرخ رنگ کے بے شمار خرگوش الٹے لٹکے ہوئے تھے۔ ان خرگوشوں کو باقاعدہ ان کی دموں سے باندھ کر شاخوں پر لٹکایا گیا تھا اور تمام خرگوش ساکت دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ سب مرے ہوئے خرگوش ہوں۔

''یہ درخت پر اس قدر سرخ خرگوش کیوں لٹک رہے ہیں''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ منکو بھی حیرانی سے شاخوں پر الٹے لٹکے ہوئے خرگوشوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''یہ تمہارا پانچواں طلسم ہے ٹارزن''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن چونک پڑا۔

''پانچواں طلسم''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس درخت پر اکیس سرخ خرگوش لٹکے ہوئے ہیں جن میں سے بیس خرگوش جادوئی، یعنی نقلی ہیں جبکہ ان میں ایک سرخ خرگوش اصلی بھی ہے اور زندہ بھی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''اوہ۔ ان میں وہ کون سا خرگوش ہے جو اصلی ہے اور زندہ بھی''۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا کیونکہ درختوں پر لٹکے ہوئے تمام خرگوش ایک جیسے تھے اور ایک جیسے طریقے سے دموں سے لٹکے جھول رہے تھے۔

''اس طلسم میں تمہیں یہی تو معلوم کرنا ہے کہ ان اکیس خرگوشوں میں سے اصلی اور زندہ خرگوش کون سا ہے''۔ سرخ پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

''شگولا دیو نے اس طلسم میں ایک اصلی اور بیس جادوئی خرگوش الٹے لٹکا دیئے ہیں ان تمام خرگوشوں کے قد اور ان کے وزن ایک جیسے ہیں۔ نقلی خرگوشوں میں اصلی خرگوش کو اس نے محض جادو کے اثر سے بے ہوش کر رکھا ہے تاکہ عام نظر دیکھنے والے کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں سے کون سا خرگوش نقلی ہے اور کون سا اصلی۔ تمہیں یہ مسئلہ حل کرنا ہے اور ان خرگوشوں میں سے اصلی خرگوش کو تلاش کرنا ہے بلکہ ان میں سے

اصلی خرگوش کو پہچان کر تمہیں اسے ہلاک کرنا ہے‘‘۔ سرخ پری نے کہا۔

’’میں ابھی بھی سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ نقلی خرگوشوں میں اسے اصلی خرگوش کو پہچان کر مجھے اسے ہلاک کرنا ہے۔ ایسا کرنے سے کیا ہو گا اور یہ طلسم کیسے ختم ہو گا‘‘۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ طلسم تمہیں بظاہر آسان معلوم ہو رہا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ تمہیں یہاں ایک تیر اور ایک کمان ملے گا اور تمہیں اس درخت سے مخصوص فاصلے پر رہ کر اندازے سے کسی ایک خرگوش کو تیر مارنا ہو گا۔ اگر تمہارا تیر اصلی اور زندہ خرگوش کو لگ گیا تو اس کے جسم سے خون نکلے گا اور یہ طلسم ختم ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ ہوا اور تمہارا چلایا ہوا تیر کسی نقلی خرگوش کو لگ گیا تو یہ تمام خرگوش خوفناک اور انتہائی طاقتور دیوؤں اور جنوں کا روپ دھار لیں گے اور پھر تمہیں ان جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یہ جن اور دیو گاموگا دیو سے بھی زیادہ بڑے اور طاقتور ہوں گے

جو ایک ساتھ تم پر حملہ کریں گے اور یہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تم پر ہر طرح کا ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں لیکن ان کے خلاف تمہیں خالی ہاتھ ہی لڑنا ہو گا۔ تم انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرو گے۔ ان کے خلاف تم کوئی ہتھیار استعمال نہیں کر سکو گے‘‘۔ سرخ پری نے کہا۔

’’اوہ۔ پھر تو یہ طلسم بے حد خوفناک اور طاقتور ہو جائے گا‘‘۔ ٹارزن نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اس خطرناک اور طاقتور طلسم سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ تم ٹھیک اسی خرگوش کو تیر مارو جو اصلی اور زندہ ہے۔ جیسے ہی زندہ خرگوش کا خون نکل کر نیچے گرے گا۔ درخت پر آگ لگ جائے گی اور اس آگ میں تمام جادوئی خرگوش جل کر بھسم ہو جائیں گے اور یہ جن اور دیو نہیں بن سکیں گے‘‘۔ سرخ پری نے کہا۔

’’لیکن یہ سب دیکھنے میں ایک جیسے خرگوش ہیں۔ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے نقلی خرگوش کون سے ہیں اور اصلی خرگوش کون سا ہے‘‘۔ ٹارزن نے

پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتی۔ مجھے اس طلسم کے بارے میں جو معلوم ہوا ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اصلی خرگوش کو تم کیسے پہچانتے ہو یہ تمہارا کام ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''کیا میں درخت کے نزدیک جا کر ان خرگوشوں کو دیکھ سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں۔ درخت کے دس نیزوں کے فاصلے پر ایک سیاہ رنگ کا حصار بنا ہوا ہے۔ تم اس حصار تک جا سکتے ہو اس سے آگے نہیں۔ حصار کے باہر سے ہی تم اصلی اور نقلی خرگوشوں کی پہچان کر سکتے ہو''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن اور منکو چونک کر درخت کے گرد بنے سیاہ حصار کی جانب دیکھنے لگے۔ جو واقعی دس نیزوں جتنا بڑا تھا اور یہ فاصلہ ایسا تھا جہاں سے ٹارزن غور سے ان خرگوشوں کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور ویسے بھی خرگوش درخت کی سب سے اوپر والی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے۔ جب تک ٹارزن ان کے نزدیک نہ چلا جاتا تب تک وہ یہ نہیں جان سکتا تھا کہ ان میں سے

اصلی اور زندہ خرگوش کون سا ہے۔

''مجھے تو یہ بہت مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ اس طرح تو مجھے کسی بھی صورت میں پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان میں اصلی خرگوش کون سا ہے''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہم دونوں کے یہاں سے جاتے ہی تمہیں یہاں ایک تیر اور ایک کمان مل جائے گا۔ تم وہ اٹھا لینا اور پھر تمہیں کیا کرنا ہے یہ تم خود بہتر طور پر سوچ سکتے ہو''۔ سرخ پری نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر وہاں سے اُڑ کر غائب ہوتی چلی گئی۔

سرخ پری کے جاتے ہی ٹارزن کو دائیں طرف ایک چٹان دکھائی دی جس پر واقعی ایک کمان اور ایک تیر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹارزن اس چٹان کی طرف بڑھا اور اس نے چٹان سے کمان اور تیر اٹھا لیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس درخت کے قریب سیاہ حصار کے پاس آ کر رک گیا۔

وہ چونکہ حصار سے آگے نہیں جا سکتا تھا اس لئے

وہ حصار سے کچھ فاصلہ پہلے ہی رک گیا تھا۔

ٹارزن نے کمان پر تیر چڑھایا اور سر اٹھا کر غور سے الٹے لٹکے خرگوشوں کو دیکھنے لگا۔ وہ تیز اور گہری نظروں سے ان خرگوشوں کو دیکھ رہا تھا لیکن تمام خرگوش ایک جیسے تھے ان میں اصلی اور نقلی کا کوئی فرق نظر نہیں آ رہا تھا۔

''لگتا ہے مجھے واقعی اندازے سے کام لینا پڑے گا''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیر کمان اوپر اٹھا لیا۔ ایک بار اس نے آسمان کی جانب دیکھ کر آسمانوں کے مالک کو یاد کیا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس نے کمان کا چلہ کھینچا اور پھر اس نے تیر چلا دیا۔

اس کی کمان سے تیر بجلی کی سی تیزی سے نکل کر درخت پر الٹے لٹکے ہوئے خرگوشوں کی جانب بڑھا اور ایک خرگوش کے پیٹ میں گھستا چلا گیا۔ جیسے ہی تیر خرگوش کو لگا ایک زور دار اور انتہائی گونج دار آواز سنائی دی اور ٹارزن نے آنکھیں کھول دیں۔

''ٹارزن کا تیر جادوئی خرگوش کو لگا ہے۔ اس طلسم کو فتح کرنے میں ٹارزن ناکام رہا ہے''۔ ایک گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر ٹارزن کا رنگ فق ہوتا چلا گیا۔

اس نے اندازے سے تیر چلایا تھا لیکن اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا اور تیر زندہ خرگوش کو لگنے کی بجائے جادوئی خرگوش کو لگ گیا تھا جس کی وجہ سے ٹارزن یہ طلسم فتح نہیں کر سکا تھا اور پھر جیسے ہی وہ خوفناک اور تیز آواز ختم ہوئی اسی لمحے درخت کی شاخوں پر لٹکے سرخ خرگوشوں کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں دوسرے لمحے خرگوش درخت کی شاخوں سے یوں الگ الگ ہو کر نیچے گرنے لگے جیسے پکے ہوئے پھل درخت سے گرتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی خرگوش زمین پر گرتا ایک زور دار دھماکہ ہوتا اور دوسرے لمحے وہاں دھواں پھیل جاتا اور دھواں تیزی سے بلند ہو کر ایک انتہائی قوی ہیکل اور طاقتور جن یا دیو کا روپ دھار لیتا۔ سرخ خرگوشوں کو جنوں اور دیوؤں کا روپ دھارتے دیکھ کر ٹارزن گنگ سا ہو کر رہ گیا تھا۔ اس

کے دل میں جو خدشہ تھا وہ سامنے آ گیا تھا اور وہ پانچویں طلسم میں ناکام ہو کر بری طرح سے پھنس گیا تھا۔ اب اسے اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے بیس طاقتور جنوں اور دیوؤں سے لڑنا تھا اور وہ بھی خالی ہاتھوں جبکہ جن اور دیو اس کے خلاف ہتھیار استعمال کر سکتے تھے۔ کچھ ہی دیر میں بیس خرگوش درخت سے نیچے آ گرے اور ان میں سے دس خرگوشوں نے جنوں کے روپ دھار لئے اور دس خرگوش دیو بن گئے جبکہ ایک خرگوش جو اصلی تھا وہ ابھی تک درخت پر الٹا لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جنوں اور دیوؤں کے ہاتھوں میں تلواریں، نیزے، خنجر اور کلہاڑوں کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے گرز بھی دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ٹارزن سے لڑنے کے لئے تیار تھے اور ٹارزن کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ٹارزن نے کمان ایک طرف پھینکا اور سیاہ حصار سے قدرے پیچھے ہو گیا۔

جنوں اور دیوؤں کے منہ سے خوفناک غراہٹیں نکل رہی تھیں۔ ٹارزن کو پیچھے ہٹتے دیکھ کر ان میں سے دو

دیو اور دو جن تیزی سے آگے بڑھے۔ دیوؤں کے ہاتھوں میں نیزے تھے جبکہ جنوں نے بھاری اور بڑے بڑے گرز اٹھا رکھے تھے۔

چاروں تیزی سے حصار سے نکل کر باہر آئے اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن پر حملہ کر دیا۔ اب ٹارزن نے پاس ان جنوں اور دیوؤں سے بچنے کے لئے اپنی پراسرار طاقتوں کو استعمال کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ دیوؤں نے حصار سے باہر آتے ہی نیزے پوری قوت سے ٹارزن کی طرف پھینک دیئے تھے۔ ٹارزن نے جو نیزے اپنی طرف آتے دیکھے تو وہ اچھلا اور ہوا میں گھومتا ہوا دوسری طرف آ گیا اور دیوؤں کے نیزے ایک ساتھ اس کے دائیں طرف سے نکلتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر دو جن گرز لے کر ٹارزن کی طرف بڑھے اور انہوں نے نہایت خوفناک انداز میں گرجتے ہوئے ٹارزن پر گرز مارنے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی ایک جن نے ٹارزن کو گرز مارنے کی کوشش کی ٹارزن فوراً اس جگہ سے غائب ہوا اور دوسرے جن کے قریب نمودار ہو گیا۔ جن کا گرز

زمین پر پڑا اور ایک زور دار دھماکے سے زمین میں ایک گہرا گڑھا پڑ گیا۔ اگر ٹارزن وہاں سے فوراً غائب نہ ہو گیا ہوتا تو یہی گرز اس کے سر پر پڑتا اور اس کے سر کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کی ساری ہڈیوں کا سرمہ بنا دیتا۔

ٹارزن جیسے ہی دوسری طرف نمودار ہوا تو دوسرے جن نے اس پر گرز مار دیا۔ لیکن ٹارزن وہاں سے بھی غائب ہو گیا۔ وہ درخت کی دوسری طرف نمودار ہوا۔ اسے اس طرح وہاں سے غائب ہوتے دیکھ کر اور پھر درخت کے پیچھے ظاہر ہوتے دیکھ کر جنوں اور دیوؤں نے خوفناک آوازوں میں چیخنا شروع کر دیا اور پھر کئی جن اور دیو تلواریں، خنجر اور دوسرے ہتھیار لے کر ٹارزن کی جانب لپکے۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹارزن نے ہوا میں چھلانگ لگائی اور پھر وہ جیسے ہی ہوا میں بلند ہوا اس نے ایک تیز رفتار سرخ عقاب کا روپ دھار لیا۔ ایک جن نے جھپٹ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اس کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا۔ دو دیوؤں کے ہاتھوں میں

تیر کمان بھی تھے جن پر تیر چڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جو ٹارزن کو سرخ عقاب بن کر وہاں سے اُڑتے دیکھا تو انہوں نے فوراً کمانیں اوپر اٹھائیں اور ٹارزن کی جانب تیر چھوڑ دیئے۔ تیر بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی طرف بڑھے۔ ٹارزن نے تیر دیکھتے ہی غوطہ لگا دیا۔ جیسے ہی اس نے غوطہ لگایا دونوں تیر اس کے عین اوپر سے گزرتے چلے گئے۔

ادھر ٹارزن نے غوطہ لگایا ہی تھا کہ اسی لمحے دو جن اچھلے اور اُڑتے ہوئے نہایت تیز رفتاری سے ٹارزن کے پیچھے لپکے۔ ان جنوں کی رفتار بے حد تیز تھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے ٹارزن کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک جن کا ہاتھ آگے بڑھا اور اس نے سرخ عقاب بنے ٹارزن کو جھپٹ کر پکڑنا چاہا لیکن ٹارزن ایک بار پھر غوطہ لگا گیا۔ غوطہ لگاتے ہی اس نے نہایت تیزی سے پر مارتے ہوئے خود کو دائیں طرف گھما لیا تھا کیونکہ اس طرف دوسرا جن تھا جس نے اسے غوطہ لگاتے دیکھ کر اس پر جھپٹنے کی کوشش کی تھی۔ ٹارزن کے اچانک پلٹا کھانے کی وجہ

سے اس کی جان بچ گئی تھی ورنہ اس جن نے تو جیسے اسے دبوچ ہی لیا تھا۔ ٹارزن پلٹا کھا کر مڑا اور دوسری طرف نکلتا چلا گیا لیکن اسی لمحے دو جن اور دو دیو اُڑ کر ٹارزن کی طرف بڑھنے لگے۔ اب ٹارزن کے لئے مشکل بڑھ گئی تھی کیونکہ اب ہوا میں اس کے پیچھے چار جن اور دو دیو لگے ہوئے تھے جن کی رفتار بے حد تیز تھی اور وہ ٹارزن کے انتہائی تیز رفتاری سے اُڑنے کے باوجود بار بار اس کے نزدیک آ جاتے تھے اور ان کے قریب آتے ہی ٹارزن کو بار بار کبھی دائیں اور کبھی بائیں پلٹا کھانا پڑتا تھا اور بعض اوقات وہ ان جنوں اور دیوؤں سے بچنے کے لئے یا تو اوپر اٹھ جاتا تھا یا پھر تیزی سے نیچے آنا شروع ہو جاتا تھا جہاں مزید دیو اور جن موجود تھے جو اس پر نیزے، کلہاڑے اور خنجر پھینکنا شروع کر دیتے تھے۔

ٹارزن کے لئے یہ طلسم انتہائی سخت اور خوفناک ہو گیا تھا اور اسے واقعی اس طلسم میں اپنی جان بچانی مشکل ہو رہی تھی۔ وہ کافی دیر ان جنوں اور دیوؤں سے بچنے کے لئے سرخ عقاب بن کر اُڑتا رہا لیکن

جب جنوں اور دیوؤں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا تو ٹارزن ایک جن کے کھلے ہوئے ہاتھوں کے عین درمیان سے نکل کر نیچے اترتا چلا گیا۔ وہ زمین پر آیا ہی تھا کہ ایک جن تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا۔ اس جن کے ہاتھ میں ایک کلہاڑا تھا۔ زمین پر آتے ہی ٹارزن، سرخ عقاب سے دوبارہ اپنے اصلی روپ میں آ گیا۔ ابھی وہ اپنے اصلی روپ میں آیا ہی تھا کہ جن اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے جن نے کلہاڑے والا ہاتھ بلند کیا اور اس نے کلہاڑا پوری قوت سے ٹارزن کے سر پر مار دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کلہاڑا ٹارزن کے سر پر پڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیتا اچانک ٹارزن دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ جن کا کلہاڑا دھویں سے گزرتا ہوا زمین میں گھس گیا۔

ٹارزن دھواں بن کر تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا اور اسے دھواں بنتے دیکھ کر باقی جن اور دیو بھی بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھواں اس قدر پھیل گیا کہ اس میں ایک جن یا دیو آسانی سے سما

سکتا تھا۔ جنوں اور دیوؤں نے دھواں بنے ٹارزن کو اب چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور وہ اس دھوئیں میں کلہاڑے، نیزے اور تلواریں مار رہے تھے۔ لیکن دھواں بنے ٹارزن پر بھلا ان نیزوں، تلواروں اور کلہاڑوں کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔ پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دھواں بنے ٹارزن کے ارد گرد کھڑے جن اور دیو بری طرح سے چیختے ہوئے اچھل اچھل کر پیچھے گرتے چلے گئے۔

ٹارزن نے دھواں بنے بنے ہی اپنا وجود بجلی کی سی تیزی سے گھمایا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ یکلخت ٹھوس ہو کر بجلی کی سی تیزی سے گھومتے ہوئے ان جنوں اور دیوؤں کو لگے تھے جس سے وہ دھماکوں سے پیچھے جا گرے تھے۔ جن اور دیو نیچے گرے ہی تھے کہ ٹارزن دھوئیں سے ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی طاقتور دیو کے روپ میں آ گیا۔ اس کا رنگ سرخ تھا اور وہ ان جنوں اور دیوؤں سے کہیں زیادہ لحیم شحیم اور خوفناک تھا۔ دیو کا روپ بدلتے ہی ٹارزن اٹھتے ہوئے دیوؤں اور جنوں پر ٹوٹ پڑا۔ اس کے ہاتھ پاؤں چلے اور

جن اور دیو بری طرح سے اچھل اچھل کر دور جا گرے۔ ٹارزن کو اس قدر طاقتور اور خوفناک جن کا روپ دھارتے دیکھ کر ان جنوں اور دیوؤں کے چہرے خوف سے بگڑ گئے تھے۔ ان میں جو دیو اور جن ہوا میں اُڑ رہے تھے ان میں سے ایک جن غوطہ لگا کر بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا اور اس نے ٹارزن سے ٹکرانا چاہا لیکن ٹارزن فوراً اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ جن بجلی کی سی تیزی سے نیچے آ رہا تھا ٹارزن کے اچانک ہٹنے کی وجہ سے وہ خود کو تیزی سے نیچے آنے سے نہ روک سکا تھا دوسرے لمحے اس کا سر پوری قوت سے زمین سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس جن کا سر کسی ناریل کی طرح پھٹ کر بکھرتا چلا گیا اور جن زمین پر گر کر بری طرح سے پھڑکنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساکت ہو گیا۔ جیسے ہی جن ساکت ہوا اچانک اس کے جسم میں آگ بھڑکی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔

اپنے ساتھی جن کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر باقی جن اور دیو ایک لمحے کے لئے اپنی جگہوں پر جیسے

ساکت سے ہو کر رہ گئے تھے پھر اچانک دو دیوؤں
نے زور زور سے چنگھاڑیں ماریں اور وہ چھلانگیں
لگاتے ہوئے ٹارزن کی جانب بڑھے۔ ٹارزن جو ایک
طاقتور اور نہایت خوفناک دیو بنا ہوا تھا اس نے فوراً
اپنا رخ ان دیوؤں کی جانب موڑا اور اچھل کر اپنی
طرف آتے ہوئے دیوؤں پر پل پڑا۔ ٹارزن نے
ایک دیو کے سر پر مکا مارا تو وہ دیو چیختا ہوا پیچھے ہٹا
اور لڑکھڑاتے ہوئے گر گیا۔ دوسرے دیو کے ہاتھ میں
تلوار تھی اس نے تلوار ٹارزن کو مارنے کی کوشش کی تو
ٹارزن نے تیزی سے اپنا جسم گھمایا اور برق رفتاری کا
مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے دیو کا تلوار والا ہاتھ پکڑ
لیا۔ اس سے پہلے کہ دیو، ٹارزن سے اپنا ہاتھ چھڑاتا
ٹارزن نے اسے زور دار جھٹکا دیا اور اس کا دوسرا مکا
دیو کے عین سینے پر پڑا۔ دیو کے منہ سے زور دار چیخ
نکلی اور وہ ہوا میں اچھل گیا جیسے ہی وہ ہوا میں اچھلا
ٹارزن نے اسے پوری قوت سے نیچے پھینک دیا۔
اس دیو کا سر بھی زمین سے ٹکرایا اور دھماکے سے پھٹ
گیا اور وہ بھی چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ہلاک

ہو گیا اور پھر اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کے جسم
میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ چند ہی لمحوں میں جل کر
بھسم ہو گیا۔

اپنے دوسرے ساتھی کو ٹارزن کے ہاتھوں ہلاک
ہوتے دیکھ کر باقی جن اور دیو غیظ و غضب سے بری
طرح سے دہاڑنے اور چنگھاڑنے لگے تھے اور پھر وہ
ایک ساتھ نہایت غضبناک انداز میں ٹارزن کی جانب
بڑھے۔ ٹارزن چونکہ ان کے خلاف کوئی ہتھیار استعمال
نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے ہلاک ہونے والے
دیوؤں کی تلواریں نہیں اٹھائی تھیں۔ البتہ اس نے اپنے
دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر لی تھیں اور اس کی
دونوں مٹھیاں پتھروں کی طرح انتہائی سخت اور ٹھوس ہو
گئی تھیں۔ پھر جیسے ہی جن اور دیو حملہ کرنے کے لئے
اس کے قریب آئے ٹارزن نے ان جنوں اور دیوؤں
کو فولادی مکوں سے مارنا شروع کر دیا۔ جن اور دیو
اس کے بھاری اور ٹھوس مکے کھا کر بری طرح سے
چیخنے لگے۔ ٹارزن کے زور دار مکوں نے انہیں بری
طرح سے زخمی کر دیا تھا۔ ان جنوں اور دیوؤں پر

اپنے فولادی مکوں کا اثر ہوتے دیکھ کر ٹارزن کو اور زیادہ جوش آ گیا تھا اور اب جن اور دیو اس پر کم حملے کر رہے تھے ٹارزن خود اچھل اچھل کر ان پر حملہ کر رہا تھا اور اس کے بھاری اور زور دار مکوں سے جن اور دیو حلق کے بل چیختے ہوئے اچھل اچھل کر دور دور گر رہے تھے۔

ہوا میں موجود باقی جن اور دیو بھی نیچے آ گئے تھے اور وہ بھی ٹارزن کو پکڑنے اور اسے ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے لیکن ٹارزن ایک تو ان سے زیادہ لحیم شحیم دیو بنا ہوا تھا دوسرا اس نے اپنے ہاتھوں کے دونوں مکے ٹھوس بنا رکھے تھے اور اس کا جس دیو یا کو مکا لگتا تھا وہ اچھل کر دور جا گرتا تھا اور بری طرح سے زخمی ہو جاتا تھا۔

ٹارزن نے پہلے دو دیوؤں کے سروں کے ٹکڑے اُڑتے اور انہیں ہلاک ہوتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جن اور دیو اسی صورت میں ہلاک ہو سکتے ہیں جب ان کے سروں کے ٹکڑے کر دیئے جائیں، چنانچہ اس نے جنوں اور دیوؤں پر حملے کرتے

ہوئے ان کے سروں پر مکے مارنے شروع کر دیئے۔ اس کا فولادی مکا جس جن یا دیو کے سر پر پڑتا تھا اس کا سر ناریل کی طرح پھٹ جاتا تھا اور وہ جن اور دیو وہیں گر کر ہلاک ہو جاتا تھا اور پھر اس کی لاش کو آگ لگ جاتی جو اسے چند ہی لمحوں میں بھسم کر دیتی تھی۔

جن اور دیو اب سنبھل سنبھل کر ٹارزن پر حملہ کر رہے تھے لیکن ٹارزن کو اب ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ ان پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا تھا اور پھر اس کے ہاتھوں کئی جن اور کئی دیو ہلاک ہو گئے۔ اب اس کے سامنے صرف ایک جن اور ایک دیو رہ گیا تھا جو ہتھیار پھینک کر ٹارزن سے خالی ہاتھوں لڑ رہے تھے وہ ٹارزن پر حملے کرتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھ رہے تھے کہ ٹارزن انہیں فولادی مکا نہ مار سکے۔

جن اور دیو ٹارزن کے ارد گرد اچھل اچھل کر اسے بری طرح سے نچا رہے تھے اور ٹارزن کو خود پر حملہ کرنے کا کوئی موقع نہیں دے رہے تھے۔ جبکہ موقع ملتے ہی کبھی دیو ٹارزن کی کمر میں ٹانگ مار دیتا تھا

اور کبھی دیو کا زور دار مکا ٹارزن کے کاندھوں یا پھر
اس کے سینے پر پڑتا تھا۔ یہ دونوں جن اور دیو باقی
جنوں اور دیوؤں سے کہیں زیادہ تیز رفتار، پھرتیلے اور
طاقتور تھے جو کسی بھی طرح ٹارزن کے قابو میں نہیں آ
رہے تھے۔

جب وہ کسی بھی طرح ٹارزن کے قابو میں نہیں
آئے تو ٹارزن تیزی سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔
اسے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر جن اور دیو بھی اچھلے
اور تیزی سے ٹارزن کے پیچھے لپکے۔ ٹارزن نہایت
تیزی سے اُڑتا ہوا ان سے کافی فاصلے پر آ گیا۔ جن
اور دیو تیزی سے اُڑتے ہوئے اس کی طرف آ رہے
تھے۔ انہیں اپنے پیچھے آتے دیکھ کر ٹارزن نے اپنا
جسم گھمایا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اُڑتا ہوا نیچے
سے آتے ہوئے دیو کی طرف بڑھا۔ اسے اپنے طرف
آتے دیکھ کر دیو نے اپنا جسم گھمایا اور ٹارزن سے
بچنے کے لئے دوسری طرف سے نکلنا چاہتا لیکن ٹارزن
اب بھلا اسے کہاں جانے دے سکتا تھا۔ جیسے ہی دیو
دوسری طرف گھوما ٹارزن نے غوطہ لگانے والے انداز

میں جھپٹ کر اس دیو کی ٹانگ پکڑ لی۔ اس سے پہلے
کہ دیو کچھ سمجھتا ٹارزن نے ہوا میں تیزی سے اپنا جسم
گھما دیا۔ اس کے گھومتے ہی دیو کے جسم کو زور دار
جھٹکا لگا اور وہ بھی ٹارزن کے ساتھ گھومتا چلا گیا۔
ٹارزن نے دیو کو تیزی سے گھماتا ہوئے اچانک اس
کی ٹانگ چھوڑ دی۔ جیسے ہی اس نے دیو کی ٹانگ
چھوڑی دیو اس کے ہاتھ سے نکلتا ہوا دائیں طرف
سے آنے والے جن کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ اسے تیز
رفتار نیزے کی طرف اپنی طرف آتے دیکھ کر جن نے
اپنا جسم گھمایا ہی تھا کہ دیو کا سر ٹھیک اس کے سر سے
ٹکرا گیا اور جن کے منہ سے زور دار دہاڑنے کی آواز
نکلی اور وہ دونوں ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے تیزی
سے نیچے گرتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن بجلی کی سی
تیزی سے گھوم کر ان کے پیچھے لپکا اور پھر اس نے
نیچے گرتے ہوئے دیو کے سینے پر پوری قوت سے اپنا
سر مار دیا۔ دیو پہلے ہی تیزی سے نیچے گر رہا تھا۔
ٹارزن نے اس کے سینے پر سر مارا تو اس کے گرنے
کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی اور اس کا جسم الٹتا پلٹتا

ہوا نیچے گرتا چلا گیا اور پھر دوسرے لمحے دیو کا سر زمین پر موجود ایک ٹھوس چٹان سے ٹکرایا اور اس کے سر کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

جن نے نیچے گرتے ہوئے تیزی سے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا اس نے نہایت مہارت اور تیزی سے اپنا جسم موڑا اور زمین کے قریب جاتے ہی عمودی انداز میں ایک بار پھر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ ٹارزن جو دیو کو نیچے گرتا دیکھ رہا تھا اسے جن کے اوپر اور اپنے عقب میں آنے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا اس سے پہلے کہ ٹارزن کو اپنے پیچھے جن کی موجودگی کا احساس ہوتا جن بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھپٹ کر دونوں ہاتھوں سے ٹارزن کی گردن پکڑ لی۔ جن نے نہایت ماہرانہ انداز میں عقب سے ٹارزن کی گردن پکڑی تھی۔ جس سے ٹارزن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے نیچے گرنے لگا۔

جن ٹارزن کی گردن سے جیسے چپک کر رہ گیا تھا وہ ٹارزن کے ساتھ الٹتا پلٹتا ہوا نیچے گرتا جا رہا تھا لیکن وہ ٹارزن کی گردن نہیں چھوڑ رہا تھا۔ اس کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ ٹارزن کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جن ٹارزن کی گردن دبانے کے ساتھ ساتھ اس کی گردن کو زور دار جھٹکے بھی دے رہا تھا جیسے وہ اپنی طاقت سے ٹارزن کی گردن کی ہڈی توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں نیچے گرتے اچانک ٹارزن نے دیو سے اپنا جسم دھویں میں تبدیل کر لیا اور پھر وہ جیسے ہی دھواں بنا جن کے ہاتھ سے اس کی گردن نکلتی چلی گئی۔ ٹارزن کو دھواں بن کر اپنے ہاتھوں سے نکلتے دیکھ کر جن بوکھلا گیا۔ اس نے دھواں پکڑنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے لیکن دھواں بھلا کس کے قابو میں آ سکتا تھا۔ جن نے مڑ کر تیزی سے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن اسی لمحے ٹارزن ایک بار پھر طاقتور دیو بنا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے جن کی طرف بڑھا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر جن نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن اس بار ٹارزن نے اسے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔ ٹارزن نے برق رفتار سے اس کی طرف جاتے ہوئے

اس کے سر پر ہتھوڑے جیسا مکا مار دیا جس سے جن کے سر کے ٹکڑے اُڑ گئے اور وہ بری طرح سے تڑپتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔

ٹارزن نے دس جنوں اور دس دیوؤں کو ایک طاقتور دیو بن کر ہلاک کر دیا تھا۔ جن اور دیو اس کے فولادی مکوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ ورنہ شاید وہ جن اور دیو کسی دوسرے طریقے سے ہلاک نہیں ہو سکتے تھے۔

جنوں اور دیوؤں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر ٹارزن اُڑتا ہوا نیچے گیا اور زمین پر آتے ہی اس نے دیو سے دوبارہ اپنا روپ دھار لیا۔ اس کے چاروں طرف جنوں اور دیوؤں کی جلی ہوئی لاشیں پڑی تھیں۔ ٹارزن چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں ایسا کوئی غار دکھائی نہیں دے رہا تھا جس کا دہانہ مکڑیوں کے جالے سے چھپا ہوا ہو۔

''یہ کیا۔ میں نے ان جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کر دیا ہے اس کے باوجود میرے سامنے وہ غار کیوں نہیں آیا جس میں شگولا دیو کا دھڑ پڑا ہوا ہے''۔ ٹارزن

نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ بھاگ بھاگ کر ارد گرد موجود پہاڑیوں کی طرف جا کر دیکھنے لگا کہ اسے شاید وہاں کوئی ایسا غار دکھائی دے جائے جس پر مکڑیوں نے جالے بن رکھے ہوں۔ لیکن لاکھ بھاگ دوڑ کرنے کے بعد بھی اسے وہاں ایسا کوئی غار دکھائی نہیں دیا۔

''اب میں کیا کروں۔ اب مجھ سے ایسی کیا غلطی ہو گئی ہے کہ میں اس غار کو ہی تلاش نہیں کر پا رہا ہوں جس میں شگولا دیو کا دھڑ موجود ہے''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ اس لئے پریشان تھا کہ جب تک وہ شگولا دیو کے دھڑ والے غار کے دہانے تک نہ پہنچ جاتا اس وقت تک وہ سرخ پری کو آواز دے کر وہاں نہیں بلا سکتا تھا۔

''اب میں کیا کروں۔ کہاں تلاش کروں وہ غار''۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے ایک تیز اور انتہائی ہولناک چیخ کی آواز سنائی دی۔ چیخ اس قدر تیز اور ہولناک تھی کہ ٹارزن جیسا طاقتور

اور باہمت انسان بھی بری طرح سے اچھل پڑا تھا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا تھا۔

''یہ کیسی آواز ہے''۔ ٹارزن نے بوکھلائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس کی نظریں سامنے جھاڑیوں پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے جھاڑیوں میں سیاہ رنگ کا ایک بہت بڑا اژدہا نکل کر اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

اژدہا اتنا بڑا اور طاقتور تھا اور وہ جس تیزی سے ٹارزن کی جانب بڑھا آ رہا تھا ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اژدہا اسی پر حملہ کرنے کے لئے آ رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن کسی طرف چھلانگ لگاتا یا اپنا روپ دھار کر اژدہے سے بچنے کی کوشش کرتا۔ اژدہا چنگھاڑیں مارتا ہوا عین اس کے سر پر آ گیا۔ دوسرے لمحے اژدہے کا منہ کھلا اور اس کا بھاڑ جیسا کھلا ہوا منہ بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی طرف آیا۔

سرخ پری، منکو کے ساتھ شاہی محل میں موجود تھی۔ وہ ایک مسند پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ منکو اس کے سامنے زمین پر نہایت پریشانی اور بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

منکو تو سرخ پری کی باتیں سن کر سمجھ سکتا تھا لیکن سرخ پری اس کی زبان نہیں سمجھ سکتی تھی اس لئے وہ آپس میں کوئی بات چیت نہیں کرتے تھے۔

کافی دیر ہو گئی تھی لیکن سرخ پری اپنی جگہ سے نہیں اٹھی تھی۔ حالانکہ کسی بھی طلسم میں جانے کے بعد جب ٹارزن اسے آواز دیتا تھا تو سرخ پری جیسے اس کی آواز سن کر فوراً اچھل کر کھڑی ہو جاتی تھی اور پھر وہ منکو سے کہتی تھی کہ منکو چلو۔ ٹارزن ہمیں پکار رہا ہے

اور پھر وہ منکو کو لے کر فوراً انوکھی وادی کی طرف روانہ ہو جاتی تھی لیکن اس بار سرخ پری جیسے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

منکو بار بار رک کر سرخ پری کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ سرخ پری ابھی اٹھے گی اور اس سے کہے گی کہ 'چلو منکو۔ ٹارزن ہمیں پکار رہا ہے'۔ لیکن سرخ پری بدستور مسند پر بیٹھی ہوئی تھی البتہ اس کے چہرے پر بھی شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور وہ بار بار سر اٹھا کر کمرے کی چھت کی طرف دیکھتی تھی اور پھر وہ مسند پر بار بار پہلو بدلنا شروع ہو جاتی تھی۔

منکو کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ سرخ پری سے کیسے پوچھے کہ کیا اس بار ٹارزن نے اسے نہیں پکارا تھا۔ کیا وہ ایک آسان اور چھوٹا سا طلسم ختم نہیں کر سکا تھا۔ اس بار ٹارزن کے سامنے ایک آسان سا طلسم تھا اسے اکیس الٹے لٹکے ہوئے سرخ خرگوشوں میں سے ایک اصلی خرگوش کو پہچان کر اسے تیر مارنا تھا اور ٹارزن بہترین تیر انداز تھا وہ آنکھیں بند کر کے

بھی تیر سے اُڑتے ہوئے تیز رفتار پرندے کو بھی نشانہ بنا سکتا تھا اور منکو جانتا تھا کہ ٹارزن کی نظریں بے حد تیز ہیں اسے جلد ہی ان اکیس الٹے لٹکے ہوئے خرگوشوں میں سے زندہ خرگوش کا پتہ چل گیا ہو گا اور اس خرگوش کو پہچانتے ہی ٹارزن نے بس اسے ایک تیر ہی تو مارنا تھا۔ جس میں اسے بھلا زیادہ دیر کیسے لگ سکتی تھی۔ وہ سرخ پری سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن سرخ پری چونکہ اس کی زبان نہیں سمجھ سکتی تھی اس لئے منکو اس سے کچھ نہیں پوچھ پا رہا تھا اور وہ وقت گزارنے کے لئے بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنا شروع ہو گیا تھا۔ پھر اچانک سرخ پری ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسے اس طرح اچانک اٹھتے دیکھ کر منکو کے چہرے پر سکون آ گیا۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ سرخ پری کو ٹارزن کی آواز سنائی دی ہے۔ وہ پانچواں طلسم بھی تسخیر کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اب وہ پانچویں غار کے سامنے کھڑا ہو کر سرخ پری کو پکار رہا ہے۔ منکو تیزی سے سرخ پری کی جانب بڑھا لیکن پھر وہ ٹھٹھک گیا۔ سرخ پری کے چہرے پر انتہائی خوف

اور گھبراہٹ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ کیا ہو گیا۔ یہ ٹارزن نے کیا کر دیا ہے''۔ سرخ پری کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی اور منکو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

''کیا ہوا۔ سردار نے ایسا کیا کر دیا ہے کہ تم اس قدر پریشان ہو گئی ہو''۔ منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن بھلا سرخ پر اس کی زبان کہاں سمجھتی تھی۔ سرخ پری نے آنکھیں بند کیں اور پھر وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگی جیسے جیسے وہ کچھ پڑھتی جا رہی تھی اس کا چہرہ حیرت اور پریشانی سے بگڑتا جا رہا تھا اور پھر اس نے بڑے پریشان انداز میں آنکھیں کھول دیں۔

''ٹارزن سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے منکو۔ اس نے زندہ خرگوش کو تیر مارنے کی بجائے ایک جادوئی خرگوش کو تیر مار دیا ہے جس سے اس پر طلسم کا بھیانک حصہ کھل گیا ہے''۔ سرخ پری نے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور منکو بری طرح سے اچھل پڑا۔ سرخ پری کی بات سن کر وہ بے حد بوکھلا گیا

تھا۔

''اب ٹارزن کو طلسم کے سب سے خطرناک مرحلے سے گزرنا پڑے گا اس کا مقابلہ دس جنوں اور دس دیوؤں سے ہو گا جو بے حد خطرناک اور طاقتور دیو ہیں، ان کے مقابلے میں ٹارزن کوئی ہتھیار استعمال نہیں کر سکے گا۔ جن اور دیو اس پر ہتھیاروں سے حملہ کریں گے اور ٹارزن کو ان کے ساتھ خالی ہاتھوں لڑنا پڑے گا''۔ سرخ پری نے منکو کو خود ہی بتاتے ہوئے کہا اور ٹارزن کا دس طاقتور جنوں اور دیوؤں سے خالی ہاتھوں لڑنے کا سن کر منکو بری طرح سے لرز کر رہ گیا۔

''اوہ۔ جن اور دیو اگر سردار کے ساتھ ہتھیاروں سے لڑیں گے تو ان کا پلڑا تو بھاری ہو جائے گا اور وہ سردار ہلاک یا بری طرح سے زخمی کر دیں گے''۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ سرخ پری خاموش کھڑی خوف اور پریشانی سے ہونٹ چبا رہی تھی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ اُڑ کر جائے اور جا کر ٹارزن کو اس خطرناک طلسم سے نکال کر لے

آئے پھر وہ دھم سے دوبارہ مسند پر بیٹھ گئی۔

''مجھے ٹارزن پر نظر رکھنی ہو گی۔ جنوں اور دیوؤں نے اس پر حملہ کر دیا ہے۔ اگر ٹارزن عقلمندی سے کام لے اور ان سے بڑا اور طاقتور دیو یا جن بن جائے تو وہ ان خطرناک اور طاقتور جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ کر سکتا ہے اور ٹارزن اگر ان جنوں اور دیوؤں کے سروں پر وار کرے تو وہ ان جنوں اور دیوؤں کو ہلاک بھی کر سکتا ہے''۔ سرخ پری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ منکو بے چین ہو کر اس کے نزدیک آ گیا اور سرخ پری کا بنتا بگڑتا چہرہ دیکھنے لگا۔ لیکن وہ بھلا سرخ پری کے بنتے اور بگڑتے ہوئے چہرے سے کیا اندازہ لگا سکتا تھا۔

''بہت خوب ٹارزن بہت خوب۔ تم نے طاقتور اور ان جنوں اور دیوؤں سے زیادہ بڑا دیو بن کر بے حد عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اب تم انہیں آسانی سے شکست دے سکتے ہو''۔ اچانک سرخ پری نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس نے آنکھیں تو نہیں کھولیں تھیں لیکن اس کا چہرہ مسرت سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ یوں لگ

رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے ٹارزن کو جنوں اور دیوؤں سے لڑتا ہوا صاف دیکھ رہی ہو۔

''بہت خوب۔ بہت خوب۔ اب ایک جن اور ایک دیو باقی ہیں۔ انہیں بھی ہلاک کر دو ٹارزن۔ ان دونوں کے ہلاک ہوتے ہی یہ خوفناک طلسم ختم ہو جائے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے''۔ سرخ پری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر منکو کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا کیونکہ سرخ پری نے کہا تھا کہ اب ٹارزن کے مقابلے پر صرف ایک جن اور ایک دیو باقی ہے جس کا مطلب تھا کہ ٹارزن نے طاقتور دیو بن کر نو جنوں اور نو دیوؤں کو ہلاک کر دیا ہے۔

سرخ پری اسی طرح کافی دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی پھر وہ 'ہرا ہرا' کا زور دار نعرہ مارتی ہوئی یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''ٹارزن کامیاب ہو گیا ہے منکو۔ اس نے دس کے دس جنوں اور دس کے دس دیوؤں کو ہلاک کر دیا ہے''۔ سرخ پری نے آنکھیں کھول کر منکو کی طرف

دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہاں ٹارزن نے جنوں اور دیووُں کو ہلاک کیا تھا اور ادھر سرخ پری یوں خوش ہو رہی تھی جیسے ٹارزن نے نہیں بلکہ اس نے دس جنوں اور دس دیووُں کا مقابلہ کیا ہو اور انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا ہو۔

سرخ پری کی بات سن کر منکو کا سینے میں اٹکا ہوا سانس بحال ہو گیا جیسے اسے یہ سن کر سکون آ گیا ہو کہ ٹارزن نے دس جنوں اور دس دیووُں کو آخر کار ختم کر دیا تھا۔

سرخ پری نے آنکھیں بند کیں اور ایک بار پھر وہ انوکھی وادی میں ٹارزن کو دیکھنے لگی اور پھر وہ اچانک بری طرح سے اچھل پڑی۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ چلو۔ جلدی چلو منکو۔ ٹارزن کو ہماری بے حد ضرورت ہے۔ اس طلسم کا ایک بھیانک اژدہا ٹارزن کو ہلاک کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ٹارزن نے ابھی ابھی دس جنوں اور دس دیووُں کو ہلاک کیا ہے۔ وہ اب اپنے اصلی روپ میں ہے۔ فوری طور پر وہ اس اژدہے سے بچنے کے لئے نہ کوئی روپ بدل سکتا ہے اور نہ کسی ہتھیار سے اژدہے پر حملہ کر کے اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر اژدہا ٹارزن کے قریب پہنچ گیا تو وہ ٹارزن کو سالم نگل جائے گا''۔ سرخ پری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور منکو کا ایک بار پھر رنگ اُڑ گیا۔ سرخ پری تیزی سے منکو کی طرف بڑھی اور اس سے پہلے کہ منکو کچھ سمجھتا سرخ پری نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور نہایت تیزی سے کمرے سے باہر کی طرف بھاگتی چلی گئی۔

سرخ پری منکو کو لئے محل سے باہر آئی اور پھر وہ پر مارتی ہوئی نہایت تیز رفتاری سے آسمان کی جانب اُڑتی چلی گئی۔ آسمان کی بلندیوں پر آتے ہی وہ بجلی کی سی رفتار سے اُڑنا شروع ہو گئی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ انوکھی وادی میں داخل ہو رہے تھے۔ انوکھی اور طلسماتی وادی میں ایک پہاڑی سے گزر کر جیسے ہی سرخ پری اس میدان میں آئی جہاں ٹارزن کھڑا تھا اور اس کے سر پر ایک بہت بڑا اور طاقتور سیاہ اژدہا منہ کھولے کھڑا تھا۔ ٹارزن سر اٹھائے اژدہے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا پھر اچانک جس طرح سے برق کوندتی

ہے اسی طرح اژدہے کا سر جھکا اور اس کا کھلا ہوا منہ ٹارزن کی طرف بڑھا جیسے وہ ٹارزن کو سر سے پکڑ کر منہ میں ڈال لینا چاہتا ہو۔ یہ دیکھ کر سرخ پری نے اپنا دایاں ہاتھ لہرا کر تیزی سے سیاہ اژدہے کی جانب جھٹکا تو اچانک اس کے ہاتھ سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر اژدہے پر پڑی۔ دوسرے لمحے اژدہے کے حلق سے ایک زور دار چنگھاڑ نکلی اور وہ الٹ کر ٹارزن کے بائیں طرف گر گیا۔ سرخ پری کے ہاتھ سے مسلسل سرخ شعاع نکل کر اژدہے پر پڑ رہی تھی جس سے اژدہے کا رنگ سرخ ہو گیا تھا اور پھر اچانک اژدہے کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی۔

''اس سے دور ہٹ جاؤ ٹارزن۔ جلدی''۔ سرخ پری نے چیخ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن چھلانگیں مارتا ہوا اژدہے سے دور ہٹتا چلا گیا۔ اژدہے کے سارے جسم پر آگ پھیل گئی تھی اور وہ ہولناک انداز میں چنگھاڑتا ہوا اچھل رہا تھا۔ اسے لگنے والی آگ نے وہاں موجود جھاڑیوں اور اس درخت میں بھی آگ لگا دی تھی جس پر اکیس سرخ خرگوش

الٹے لٹکے ہوئے تھے۔

اژدہا بری طرح سے چیختا اور چنگھاڑتا رہا لیکن آگ نے اسے چند ہی لمحوں میں جلا دیا تھا جس سے اژدہے کی چیخیں اور چنگھاڑیں دم توڑتی جا رہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اژدہا گر کر ساکت ہو گیا اور اس کی لاش جل کر بھسم ہوتی چلی گئی۔

اژدہے کو جلا کر ہلاک کرنے کے بعد سرخ پری، منکو کے لئے نیچے آ گئی۔ اسے نیچے آتے دیکھ کر ٹارزن جو دائیں طرف ایک اونچی چٹان پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا چھلانگ لگا کر چٹان سے نیچے آیا اور تیز تیز چلتا ہوا سرخ پری اور منکو کے نزدیک آ گیا۔

''اچھا ہوا سرخ پری کہ تم وقت پر یہاں پہنچ گئی تھی ورنہ اس اژدہے نے جس طرح اچانک مجھ پر حملہ کیا تھا مجھے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا''۔ ٹارزن نے اژدہے کی جلی ہوئی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں جنوں اور دیووں سے لڑتا ہوا دیکھ رہی تھی ٹارزن۔ جب تم نے آخری جن اور دیو کو ہلاک

کیا تھا تو مجھے یہاں یہ اژدہا دکھائی دے گیا تھا۔ یہ اس وادی کا سب سے بڑا اور طاقتور اژدہا تھا اور تم نے چونکہ روپ بدل کر جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کیا تھا اس لئے مجھے معلوم تھا کہ تم اژدہے کو ہلاک کرنے کے لئے کوئی روپ نہیں بدل سکو گے اور نہ ہی یہاں سے غائب ہو سکو گے۔ تمہارے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا اگر میں یہاں نہ آتی تو یہ اژدہا تمہیں حقیقت میں سالم نگل جاتا“۔ سرخ پری نے کہا۔

”لیکن یہ اژدہا آیا کہاں سے تھا۔ میں نے غلطی سے جادوئی سرخ خرگوش کو تیر مار دیا تھا جس کے نتیجے میں میرے سامنے دس جن اور دس دیو آ گئے تھے لیکن میں نے ان سب کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ان جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کرنے کے بعد میں یہ طلسم بھی فتح کر چکا ہوں لیکن پھر اچانک یہ اژدہا یہاں آ گیا۔ کیا یہ بھی اس طلسم کا ہی حصہ تھا“۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ اژدہا بھی اسی طلسم کا حصہ تھا۔ تم اگر

اپنے اصلی روپ میں رہ کر ان جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ کرتے اور انہیں کسی طرح سے ہلاک کر دیتے تو یہ اژدہا کبھی تمہارے سامنے نہ آتا لیکن تم نے چونکہ ایک دیو بن کر ان جنوں اور دیوؤں کو ہلاک کیا تھا اس لئے یہ اژدہا زمین سے نکل کر تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آ گیا تھا۔ یہ تو تمہاری قسمت اچھی تھی کہ اس بار میں تمہیں مسلسل دیکھ رہی تھی اور میں نے اس اژدہے کو زمین سے نکلتے دیکھ لیا تھا اور پھر میں فوراً یہاں پہنچ گئی تھی ورنہ اب تک تم اژدہے کے پیٹ میں ہوتے اور یہ تمہیں نگل کر دوبارہ زمین میں سما گیا ہوتا“۔ سرخ پری نے کہا۔

”میں تو طلسم ختم ہونے کے بعد اس غار کو تلاش کر رہا تھا جس میں شگولا دیو کا دھڑ موجود ہے لیکن مجھے وہ غار کہیں نہیں مل رہا تھا“۔ ٹارزن نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ تم نے چونکہ اس طلسم میں غلطی کر دی تھی اس لئے وہ غار تمہاری نظروں سے غائب کر دیا گیا تھا اسی لئے تم اس بار پانچویں غار تک نہیں پہنچ سکے تھے“۔ سرخ پری نے کہا۔

"اوہ۔ تو اب کیا ہو گا۔ کیا اس غار تک پہنچنے کے لئے مجھے ایک بار پھر اس طلسم سے گزرنا پڑے گا"۔ ٹارزن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ طلسم ختم ہونے کے بعد جب میں یہاں آتی ہوں تو مجھ پر اس وادی کے کئی خفیہ راز کھل جاتے ہیں۔ تم اس غار تک نہیں پہنچ سکے ہو لیکن میری نظریں اس غار کو اب آسانی سے دیکھ سکتی ہیں"۔ سرخ پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ غار"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"آؤ۔ میرے ساتھ۔ ہمیں اس پہاڑی کی دوسری طرف جانا ہے۔ وہ غار اس پہاڑی کی دوسری طرف موجود ہے"۔ سرخ پری نے عقب میں موجود ایک تکونی پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں اس پہاڑی کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

ٹارزن ایک بہت بڑی جھیل کے پاس کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ منکو اور سرخ پری بھی موجود تھے۔

سرخ پری نے ٹارزن کو اس غار تک پہنچا دیا تھا جس میں شگولا دیو کا سر اور ہاتھ پاؤں کے بغیر دھڑ پڑا ہوا تھا۔ جس غار میں شگولا دیو کا دھڑ موجود تھا اس غار میں ہر طرف زہریلی چمگادڑیں بھری ہوئی تھیں جو اگر کسی جاندار کو کاٹ لیتیں تو وہ جاندار چند ہی لمحوں میں ہلاک ہو سکتا تھا اور چمگادڑیں ہلاک ہونے والے جاندار کو ہڈیوں سمیت نوچ نوچ کر کھا جاتی تھیں۔ لیکن ٹارزن کے پاس جلتی ہوئی مشعل تھی۔ اس مشعل کی روشنی میں کسی ایک چمگادڑ نے بھی ٹارزن اور منکو پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ مشعل کی روشنی

وہاں موجود جب چمگادڑوں پر پڑی تو چمگادڑیں اسی وقت دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گئیں اور ٹارزن مشعل لے کر اس چبوترے کے پاس آ گیا جس پر شگولا دیو کا دھڑ رکھا ہوا تھا۔

ٹارزن نے شگولا دیو کے دھڑ کو مشعل سے آگ لگا کر جلا دیا اور جب شگولا دیو کا دھڑ جل کر راکھ بن گیا تو ٹارزن، منکو کو لے کر غار سے باہر آ گیا جہاں سرخ پری اس کی منتظر تھی۔

سرخ پری نے ٹارزن سے مشعل لی اور اسے ہوا میں اچھال دی جو ہوا میں اچھلتے ہی غائب ہو گئی اور پھر سرخ پری ٹارزن اور منکو کو لے کر مختلف پہاڑیوں اور کھائیوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی اس جھیل کے پاس آ گئی۔ جھیل کا دوسرا کنارہ کافی دوری پر تھا۔

ٹارزن اور منکو جھیل کے جس کنارے پر کھڑے تھے وہاں ان تینوں کے ساتھ چار اور چیزیں دکھائی دے رہی تھیں۔ جن میں ایک کشتی تھی جو جھیل کے کنارے پر موجود تھی۔

اسی کنارے پر ایک جگہ گھاس کا ایک گھٹا رکھا ہوا

تھا۔ گھاس تازہ اور انتہائی نرم تھی۔ اس کے قریب ہی ایک نہایت خوبصورت بکری ایک درخت سے بندھی ہوئی تھی اور اس بکری سے کچھ فاصلے پر ایک شیر دکھائی دے رہا تھا جس کے گلے میں رسی تھی اور وہ بھی ایک درخت سے بندھا ہوا تھا۔

شیر اور بکری دونوں ہی بے حد بے چین دکھائی دے رہے تھے۔ بکری سے گھاس کا گھٹا کچھ فاصلے پر تھا اور بکری جیسے بھوکی تھی وہ میں میں کرتی ہوئی بار بار گھاس کی طرف لپک رہی تھی جیسے وہ گھاس کھانا چاہتی ہو۔ لیکن وہ چونکہ درخت سے بندھی ہوئی تھی اس لئے وہ گھاس تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ اسی طرح اس سے کچھ فاصلے پر دوسرے درخت کے قریب بندھا ہوا شیر بھی بے حد بھوکا معلوم ہو رہا تھا وہ زور زور سے دہاڑتا ہوا خود کو چھڑانے کے لئے زور لگا رہا تھا۔ شیر کی نظریں اس بکری پر جمی ہوئی تھیں۔ اگر اس کے گلے سے رسی نکل جاتی تو وہ ایک ہی چھلانگ میں بکری تک پہنچ سکتا تھا اور پھر وہ اس بکری کے ٹکڑے اُڑا کر کھا جاتا۔ اسی طرح بکری کی رسی بھی اگر کھل

جاتی تو وہ بھی بھاگ کر گھاس کی جانب آ جاتی اور ساری کی ساری گھاس کھا جاتی۔

ٹارزن اور منکو حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ ٹارزن اور منکو کو تو شیر سے زیادہ بھوکی بکری پر بے حد رحم آ رہا تھا جو بھوک سے بری طرح سے بلک رہی تھی۔ ٹارزن کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یا تو اس بکری کو کھول دے یا پھر وہ گھاس کا گٹھا اٹھا کر بکری کے سامنے رکھ دے تاکہ بکری پیٹ بھر کر گھاس کھا سکے۔

''تم اب چھٹے اور آخری طلسم میں ہو ٹارزن''۔ سرخ پری نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ اس بار اس کے سامنے کون سا طلسم کھلنے والا ہے اور اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے اسے کیا کرنا پڑے گا۔

''کہاں ہے طلسم''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بار تمہارے سامنے ایک بہت آسان اور سادہ

سا طلسم کھلا ہے ٹارزن۔ سمجھ لو کہ تمہارے سامنے ایک چھوٹی سی پہیلی ہے جسے تم نے اپنی عقل اور ذہانت سے سلجھانی ہے۔ اگر تم نے یہ پہیلی سلجھا دی تو چھٹا طلسم بھی ختم ہو جائے گا اور تم اس بار سیدھے اس غار تک پہنچ جاؤ گے جہاں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود ہے اور اگر تم نے اس بار بھی کوئی غلطی کر دی تو پھر تم اس جھیل کے نیچے ایک ابلتی ہوئی دلدل میں جا گرو گے جہاں تمہاری کوئی پراسرار طاقت بھی تمہارے کسی کام نہیں آئے گی اور تم اس دلدل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غرق ہو جاؤ گے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن چونک کر جھیل کی جانب دیکھنے لگا۔

''مجھے کرنا کیا ہے اور وہ کون سی پہیلی ہے جسے مجھے سلجھا کر چھٹے اور آخری طلسم کو فتح کرنا ہے''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ بہت مشہور اور آسان سی پہلی ہے جسے سلجھانے کے لئے تمہیں بس تھوڑی سی عقل کا استعمال کرنا پڑے گا۔ تم عقل سے کام لو گے تو یہ پہیلی تم آسانی سے سلجھا لو گے اور پہیلی کے سلجھتے ہی چھٹا طلسم بھی ختم ہو

جائے گا لیکن اگر تم سے پہیلی سلجھانے میں ذرا سی بھی چوک ہو گئی تو پھر میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہو گا''۔ سرخ پری نے کہا۔

''پہیلی کے بارے میں تو بتاؤ''۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہ کشتی دیکھ رہے ہو''۔ سرخ پری نے جھیل کے کنارے پر موجود کشتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو زیادہ بڑی نہیں تھی۔

''ہاں''۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تمہیں اس کشتی میں سوار ہو کر جھیل کے دوسرے کنارے تک جانا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''دوسرے کنارے تک۔ کیا مطلب۔ میں یہ کشتی جھیل کے دوسرے کنارے تک لے جاؤں گا تو کیا یہ طلسم ختم ہو جائے گا''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم اس کشتی میں اکیلے نہیں جاؤ گے''۔ سرخ پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم میرے ساتھ جاؤ گی یا منکو جائے گا

میرے ساتھ''۔ ٹارزن نے بھی جواباً مسکرا کر کہا۔

''نہیں اس کشتی میں تمہارے ساتھ نہ میں جاؤں گی اور نہ تمہارا دوست منکو''۔ سرخ پری نے کہا۔

''تو کیا مجھے دوسرے کنارے پر اپنے ساتھ اس بکری اور شیر کو لے جانا پڑے گا''۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

''ہاں۔ تمہیں اس کشتی میں شیر، بکری اور گھاس کو دوسرے کنارے تک پہنچانا ہے''۔ سرخ پری نے اسی انداز میں کہا اور ٹارزن حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا اس نے یہ بات مذاق میں کی تھی لیکن سرخ پری اس کی بات سن کر سنجیدہ ہو گئی تھی۔

''شیر، بکری اور گھاس۔ میں سمجھا نہیں''۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے۔ میں تمہیں بتا تو رہی ہوں کہ تمہیں اس کشتی میں دوسرے کنارے پر شیر، بکری اور گھاس کا گٹھا لے جانا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''گھاس اور بکری کی بات تو مجھے سمجھ آتی ہے لیکن

یہ شیر۔ اگر میں اسے کشتی میں لے گیا تو کیا یہ مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔ یہ جس طرح سے دہاڑ رہا ہے اس سے صاف لگ رہا ہے کہ یہ خونخوار اور نہایت بھوکا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بھوکا ضرور ہے لیکن خونخوار نہیں ہے اور تم اگر اس کے پاس بھی چلے جاؤ تو یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اسے صرف بکری کی بھوک ہے۔ یہ بکری کو ہلاک کر کے کھانا چاہتا ہے''۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن حیرت سے شیر کی جانب دیکھنے لگا جو واقعی بکری کی جانب ہی دیکھ کر بری طرح سے اچھل اور دہاڑ رہا تھا۔

''جس طرح سے یہ شیر، بکری کو کھانے کے لئے بے تاب ہو رہا ہے اسی طرح بکری بھی بھوکی ہے اور یہ گھاس کھانے کے لئے پاگل ہو رہی ہے لیکن اس پہیلی کے مطابق تمہیں شیر سے بکری کو بھی بچانا ہے اور گھاس کو بکری سے بھی بچانا ہے''۔ سرخ پری نے کہا۔

''بکری کو شیر سے اور بکری سے گھاس بچانی ہے۔

یہ کیسے ہو گا۔ اگر شیر آزاد ہو جائے تو یہ فوراً ہی بکری پر حملہ کر دے گا اور اگر بکری کو آزاد کر دیا جائے تو یہ گھاس پر ٹوٹ پڑے گی''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ اسی لئے تو میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ تمہیں شیر سے بکری کو اور بکری سے گھاس کو بچانا ہے۔ اس کشتی میں تم ان میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ دوسرے کنارے پر لے جا سکتے ہو۔ مثال کے طور پر اگر تم شیر کو یہاں سے لے جاؤ گے تو پیچھے بکری خود بخود آزاد ہو جائے گی اور تمہاری واپسی تک سارا گھاس چر جائے گی اور اگر تم اپنے ساتھ گھاس لے جاؤ گے تو یہاں شیر آزاد ہو جائے گا اور شیر ایک لمحے میں بکری کو ہلاک کر کے چٹ کر جائے گا جس کے نتیجے میں تم اس طلسم میں ہار جاؤ گے اور تم اس کشتی سمیت جھیل میں ڈوب کر اس دلدل میں چلے جاؤ گے جہاں تمہاری موت یقینی ہو جائے گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ میں ان تینوں کو بھی تو اپنے ساتھ دوسری طرف لے جا سکتا ہوں''۔ ٹارزن نے سر

جھٹک کر کہا۔

"نہیں۔ اس کے لئے تم پر یہ پابندی ہو گی کہ تم ان میں سے ایک ایک کو اپنے ساتھ دوسرے کنارے پر لے جاؤ گے۔ تمہیں اس بات کا بھی دھیان رکھنا پڑے گا کہ اگر تم دوسرے کنارے پر پہلے بکری لے جا کر چھوڑتے ہو تو دوسری مرتبہ اگر تم وہاں شیر لے جا کر چھوڑو گے تو شیر فوراً بکری کھا جائے گا اور اگر تم دوسرے چکر میں وہاں گھاس لے جاؤ گے تو بکری گھاس کھا جائے گی۔ تمہیں اس کنارے کے ساتھ ساتھ دوسرے کنارے پر بھی ان تینوں کو محفوظ رکھنے کے بارے میں سوچنا ہو گا کہ جس طرح اس طرف بکری گھاس نہ کھا سکے اور نہ شیر بکری کو کھا سکے اسی طرح دوسرے کنارے پر بھی نہ شیر بکری کو کھائے اور نہ ہی بکری گھاس کھا سکے۔ جب یہ تینوں دوسرے کنارے پر جا کر محفوظ ہو جائیں گے تو یہ طلسم ختم ہو جائے گا اور جھیل کی دوسری طرف موجود ایک غیبی پہاڑی تمہارے سامنے نمودار ہو جائے گی جس میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود ہے"۔ سرخ پری نے

کہا۔

"بڑی عجیب و غریب اور الجھی ہوئی پہیلی ہے"۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"سردار۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم پہلے شیر کو یہاں سے لے جاؤ"۔ منکو نے فوراً کہا۔

"اگر میں شیر کو یہاں سے لے گیا تو بکری گھاس چر جائے گی"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تو پھر تم یہاں سے بکری کو لے جاؤ۔ تم یہ تو جانتے ہو کہ شیر گھاس نہیں کھا سکتا"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو شیر واقعی گھاس نہیں کھاتا لیکن یہ مت بھولو کہ سرخ پری نے کہا ہے کہ مجھے ان تینوں کو دوسرے کنارے پر بھی محفوظ رکھنا ہے۔ پہلے چکر میں اگر میں وہاں بکری کو چھوڑ آتا ہوں تو دوسرے چکر میں مجھے گھاس یا پھر شیر کو اس طرف لے جانا ہو گا۔ اگر میں شیر لے گیا تو شیر بکری کو کھا جائے گا اور اگر میں نے وہاں گھاس پہنچائی تو بکری گھاس کھا جائے گی"۔ ٹارزن نے الجھے ہوئے

لہجے میں کہا تو منکو نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''واقعی بڑی عجیب و غریب اور انوکھی پہیلی ہے''۔ منکو نے کہا۔

''یہ انوکھی وادی ہے۔ یہاں کی ہر چیز انوکھی ہے پیارے۔ میں نے جو طلسمات سر کئے ہیں وہ کیا کم خطرناک اور انوکھے تھے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تب پھر تم اس پہیلی کو کیسے سلجھاؤ گے''۔ منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''سوچنا پڑے گا۔ اس کے لئے مجھے اپنے دماغ کو استعمال کرنا پڑے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹارزن۔ اب میں منکو کو یہاں سے لے کر واپس جا رہی ہوں۔ جب تم اس پہیلی کو سلجھا لو گے اور دوسری طرف غیبی پہاڑی نمودار ہو جائے گی تو میں منکو کو لے کر واپس آ جاؤں گی اور پھر ہم تینوں اس غار میں جا کر شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو فنا کریں گے کیونکہ اس کھوپڑی کو نہ تم اکیلے فنا کر سکتے ہو نہ میں اور نہ منکو۔ اس کے لئے ہم تینوں کو ایک ساتھ غار

میں جانا پڑے گا''۔ سرخ پری نے کہا۔

''کیوں۔ مین نے جس طرح سے شگولا دیو کے جسم کے باقی حصے جلائے ہیں کیا اس طرح سے شگولا دیو کی جادو کھوپڑی جل کر راکھ نہیں ہو گی''۔ ٹارزن نے حیران ہو

''نہیں۔ اب تک تم نے جو اعضاء جلائے ہیں وہ بے جان تھے لیکن شگولا دیو کی کھوپڑی بے جان نہیں ہے۔ وہ زندہ ہے اور وہ بے حد طاقتور جادوگر ہے۔ اگر تم اکیلے اس غار میں گئے تو وہ تم پر جادو کے اس قدر خوفناک وار کرے گا کہ تمہیں اس کے جادوؤں سے اپنی جان بچانی بھی مشکل ہو جائے گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ہم تینوں اس غار میں جائیں گے تو کیا شگولا دیو کی جادو کھوپڑی ہم پر جادوئی وار نہیں کرے گی''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی۔ فی الحال تمہارے لئے یہ پہیلی سلجھانی ضروری ہے۔ جب تک تم یہ پہیلی نہیں سلجھاؤ گے جادو کھوپڑی والی غیبی پہاڑی

یہاں نمودار نہیں ہو گی اور جب تک پہاڑی نمودار نہیں ہو جاتی ہم اس غار میں نہیں جا سکیں گے“۔ سرخ پری نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں“۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”کوشش نہیں تمہیں ہر حال میں یہ پہیلی سلجھانی ہے ورنہ تم نے اب تک جو پانچ طلسمات فتح کئے ہیں ان سب کی محنت رائیگاں چلی جائے گی اور تم بھی موت کے منہ میں پہنچ جاؤ گے۔ اگر تم ہلاک ہو گئے تو پھر میں بھی کسی طرح سے شگولا دیو کا کچھ نہیں بگاڑ سکوں گی۔ تمہارے ہلاک ہوتے ہی وہ طلسم دوبارہ قائم ہو جائیں گے اور تم نے شگولا دیو کے جن اعضاؤں کو جلایا ہے وہ بھی واپس آ جائیں گے اور پھر وقت پورا ہوتے ہی شگولا دیو دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔ زندہ ہونے کے بعد وہ کیا کرے گا یہ تم اچھی طرح سے جانتے ہو“۔ سرخ پری نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ میں ہر حال میں یہ پہیلی پوری کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔ شیطان

شگولا دیو کسی بھی صورت میں دوبارہ زندگی حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں اسے ہر صورت میں ہلاک کروں گا“۔ ٹارزن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں منکو کو لے جا رہی ہوں“۔ سرخ پری نے کہا اور پھر اس نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور وہ منکو کو لے کر وہاں سے اُڑتی چلی گئی۔

ٹارزن نہایت پریشانی کے عالم میں کبھی شیر کی طرف دیکھ رہا تھا، کبھی بکری کی طرف اور کبھی گھاس کی طرف۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور ان میں سے سب سے پہلے وہ کشتی میں کسے لے جائے۔

وہ کافی دیر سوچتا رہا پھر وہ شیر کی طرف بڑھا تو واقعی شیر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ شیر مسلسل بکری کی طرف ہی دیکھتا ہوا دہاڑ رہا تھا۔ ٹارزن نے شیر کے قریب جا کر اس کی گردن میں بندھی ہوئی رسی چیک کی۔ رسی زیادہ مضبوط نہیں تھی جس طرح سے شیر بار بار خود کو جھٹکے دے رہا تھا رسی کسی بھی وقت ٹوٹ سکتی تھی اور شیر اچھل کر بکری پر حملہ کر سکتا تھا۔

ٹارزن کافی دیر سوچتا رہا پھر اس نے منکو کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ منکو نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ سب سے پہلے یہاں سے بکری کو لے جائے۔ بکری کو لے جانے کی صورت میں اگر شیر رسی سے آزاد بھی ہو گیا تو وہ گھاس نہیں کھا سکے گا۔

بکری کو وہاں پہنچانے کے بعد ٹارزن کو دوسری بار یہ سوچنا پڑے گا کہ وہ واپس آ کر اس کنارے سے گھاس لے جائے یا شیر۔ چنانچہ ٹارزن نے بکری کھولی اور اسے پکڑ کر کشتی کی طرف لے گیا۔ بکری اس سے آزاد ہونے کے لئے بے حد زور لگا رہی تھی جیسے وہ ٹارزن کے ہاتھوں سے آزاد ہو کر گھاس کی جانب جانا چاہتی ہو۔ لیکن ٹارزن نے اسے نہیں چھوڑا تھا وہ بکری کو کشتی میں لے آیا۔ کشتی میں دو چپو بھی پڑے ہوئے تھے۔ ٹارزن نے چپو سنبھالے اور بکری لے کر جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف چل پڑا۔

جھیل کے دوسرے کنارے پر بھی اسی طرح دو الگ الگ درخت نظر آ رہے تھے جس طرح پہلے

کنارے پر موجود تھے اور جن سے شیر اور بکری الگ الگ بندھے ہوئے تھے۔

دوسرے کنارے پر آ کر ٹارزن نے بکری کو ایک درخت سے باندھا اور پھر وہ دوبارہ کشتی میں آ گیا اور پھر وہ کشتی چلاتا ہوا واپس پہلے کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔ پہلے کنارے کی طرف آتے ہوئے وہ مسلسل سوچتا جا رہا تھا کہ اس بار وہ دوسرے کنارے پر کسے لے جائے۔ دوسرے کنارے پر آتے ہی اس کے دماغ میں یکلخت ایک کوندا سا لپکا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جیسے اسے اس عجیب و غریب اور انوکھی پہیلی کا حل مل گیا ہو۔

''ہونہہ۔ اس قدر آسان حل ہے اور میں خواہ مخواہ سوچ سوچ کر اپنا دماغ خالی کر رہا تھا''۔ ٹارزن نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ دوسرے کنارے پر آیا اور اس نے شیر کو کھولا اور اسے لے کر کشتی میں آ گیا۔ شیر اس کے سامنے کسی بکری کی طرح سے دبک رہا تھا جیسے وہ ٹارزن سے ڈر رہا ہوں۔

شیر کو کشتی میں ڈال کر ٹارزن جھیل کے دوسرے

کنارے کی طرف آ گیا اور اس نے شیر کو دوسرے درخت سے باندھ دیا۔ بکری کو دیکھ کر شیر نے ایک بار پھر دھاڑنا اور خود کو رسی سے آزاد کرانے کے لئے اچھلنا کودنا شروع کر دیا تھا۔

شیر کو باندھنے کے بعد ٹارزن بکری کی طرف آیا اور اس نے بکری کو کھولا اور اسے اٹھا کر دوبارہ اپنی کشتی میں لے آیا۔ اس بار وہ واپسی پر بکری کو اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ وہ بکری کو اپنے ساتھ لے جاتا تو ظاہر ہے پیچھے شیر کیا کر سکتا تھا۔

ٹارزن بکری لے کر پہلے کنارے پر آیا اور اس نے بکری کو دوبارہ اس درخت کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ وہ پہلے بندھی ہوئی تھی۔ بکری کو باندھ کر ٹارزن نے وہاں سے گھاس اٹھائی اور اسے لے جا کر کشتی میں ڈال دی اور پھر وہ کشتی میں بیٹھ کر کشتی کو دوسرے کنارے پر لے گیا۔ اس نے دوسرے کنارے پر جا کر گھاس وہاں رکھ دی اور ایک مرتبہ پھر کشتی کی طرف آ گیا۔ اب وہ بے فکر تھا جس طرح پہلے کنارے پر شیر گھاس نہیں کھا سکتا تھا اسی طرح وہ

اب بھی گھاس نہیں کھا سکتا تھا اور ٹارزن کے وہاں سے جانے کے بعد بھی شیر سے گھاس محفوظ رہ جاتی۔

پہلے کنارے پر آکر ٹارزن نے بکری کو کھولا اور اسے لے کر کشتی میں آگیا اور پھر وہ کشتی لے کر دوسرے کنارے پر آگیا۔ دوسرے کنارے پر شیر اسی طرح سے درخت کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور گھاس بھی وہیں موجود تھی۔ گھاس اور شیر کو محفوظ دیکھ کر ٹارزن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے کشتی سے بکری نکالی اور اسے لے جا کر دوسرے درخت سے باندھ دیا۔ اب پہلے کنارے سے شیر، بکری اور گھاس دوسرے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ نہ شیر نے بکری پر حملہ کیا تھا اور نہ ہی بکری نے گھاس کھائی تھی۔ اس طرح ٹارزن نے نہایت عقلمندی اور ذہانت سے یہ پہیلی سلجھا لی تھی۔

جیسے ہی ٹارزن نے بکری درخت سے باندھی اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دوسرے درخت کے ساتھ بندھا ہوا شیر اچانک دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ پھر دوسرا دھماکہ ہوا۔ اس بار بکری وہاں

سے دھواں بن کر غائب ہوئی تھی اور تیسرے ہونے والے دھماکے سے وہاں سے گھاس غائب ہو گئی تھی۔

جیسے ہی شیر، بکری اور گھاس دھماکے سے وہاں سے غائب ہوئے اسی لمحے اچانک تیز روشنی سی چمکی اور جھیل سے کچھ فاصلے پر اچانک وہاں ایک بڑی سی پہاڑی نمودار ہو گئی۔ اس پہاڑی کے غار کا دہانہ دور سے ہی دکھائی دے رہا تھا جس پر مکڑیوں کا مخصوص انداز میں جالا بُنا ہوا تھا۔ پہاڑی نمودار ہوتے دیکھ کر ٹارزن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے سرخ ہو گیا تھا۔ پہاڑی کے وہاں نمودار ہونے کا مطلب واضح تھا کہ اس نے واقعی انوکھی اور حیرت انگیز پہیلی سلجھا لی تھی جس کے نتیجے میں وہ پہاڑی وہاں نمودار ہو گئی تھی جس کے غار میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود تھی۔

پہاڑی کا رنگ زرد اور سرخ تھا جیسے یہ پہاڑی آگ کی بنی ہوئی ہو۔ ٹارزن بے اختیار اس پہاڑی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر سبز رنگ کی جادو کھوپڑی کی اچانک آنکھیں کھل گئی۔ اس کے گنجے سر پر مسلسل دیا جل رہا تھا جس کی روشنی غار میں کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

''یہ کیسی آواز ہے''۔ جادو کھوپڑی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی سرخ سرخ اور گول گول آنکھیں ہر طرف گھوم رہی تھیں لیکن اسے وہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''حیرت ہے۔ مجھے تو ایسی آواز سنائی دی ہے جیسے غار کی چھت گر گئی ہو یا پھر کوئی چٹان ٹوٹی ہو''۔ جادو کھوپڑی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ کچھ دیر اسی طرح چاروں طرف دیکھتی رہی لیکن اسے غار میں کوئی

تبدیلی دکھائی نہ دی۔

''لگتا ہے میں زیادہ گہری نیند سو گیا تھا اور خواب میں مجھے ایسی آواز سنائی دی تھی''۔ جادو کھوپڑی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن پھر اچانک اسے جیسے کوئی خیال آیا تو اس کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔

''اوہ۔ یہ گاموگا دیو کہاں رہ گیا ہے۔ میں نے تو اس سے کہا تھا کہ اگر ٹارزن انوکھی وادی میں آئے تو وہ اسے ہلاک کر کے اس کا کٹا ہوا سر میرے سامنے لائے۔ چھ دن گزر چکے ہیں تو پھر گاموگا دیو ابھی تک ٹارزن کا کٹا ہوا سر لے کر یہاں آیا کیوں نہیں''۔ جادو کھوپڑی نے حیرت سے کہا۔

''اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ سرخ پری اور ٹارزن کو احساس ہو گیا ہو کہ اس انوکھی اور طلسماتی وادی میں آ کر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے اور خاص طور پر وہ گاموگا دیو سے نہیں بچ سکتے اس لئے سرخ پری، ٹارزن کو یہاں لائی ہی نہ ہو یا پھر ٹارزن نے ہی یہاں آنے سے انکار کر دیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو یہ سرخ

پری اور ٹارزن کا بہت اچھا فیصلہ ہے۔ سرخ پری نے
ناحق ٹارزن کو گاموگا دیو کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے
بچا لیا ہے۔ بس آج کا دن باقی ہے۔ آج کا دن
گزر جائے گا تو گاموگا دیو دوسرے غاروں سے جا کر
میرے جسم کے سارے حصے یہاں لے آئے گا اور
میں اپنے جسم کے سارے حصے آپس میں جوڑ کر پھر
سے دیو بن جاؤں گا۔ دیو بنتے ہی میری طاقتوں میں
ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا اور پھر سرخ پری تو کیا
میرے سامنے کوئی بھی آجائے میں اسے ایک لمحے میں
ختم کر دوں گا“۔ جادو کھوپڑی نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ
کر گاموگا دیو کو بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے سوچا
تھا کہ وہ گاموگا دیو کو بلا کر پوچھے گا کہ ٹارزن وہاں
آیا تھا یا نہیں۔ اگر وہ یہاں نہیں آیا تھا تو وہ گاموگا
دیو کو ریاست آقاف بھیج کر یہ معلوم کرا سکتا تھا کہ
ٹارزن، سرخ پری کے ساتھ تھا یا سرخ پری نے اسے
واپس اس کے جنگلوں میں بھیج دیا ہے۔

”گاموگا دیو۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ میں

شگولا دیو تمہیں بلا رہا ہوں۔ تم جہاں بھی ہو فوراً
میرے جادو غار میں آجاؤ۔ گاموگا دیو۔ گاموگا دیو“۔
جادو کھوپڑی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی چیختی
ہوئی آواز پورے غار میں گونج اٹھی تھی۔

جادو کھوپڑی گاموگا دیو کو آواز دے کر اس جگہ کی
طرف دیکھنے لگا جہاں گاموگا دیو پہلے سبز دھویں کی
شکل میں نمودار ہوتا تھا اور پھر دیو بن کر اس کے
سامنے آ جاتا تھا لیکن وہاں نہ دھواں نمودار ہوا اور نہ
گاموگا دیو۔

”کیا بات ہے۔ گاموگا دیو تو میری ایک آواز سن
کر یہاں آ جاتا ہے پھر وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں۔
کیا اس کے کانوں تک میری آواز نہیں پہنچی“۔ جادو
کھوپڑی نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر
وہ زور زور سے گاموگا دیو کو آوازیں دینا شروع ہو
گیا۔ شگولا دیو یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا غلام دیو کب
کا ٹارزن کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اور چونکہ سرخ
پری ہر غار میں ٹارزن کے ساتھ منکو کو بھی بھیج دیتی
تھی اس لئے شگولا دیو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ ٹارزن

اس کے جسم کے پانچ اعضاؤں کو جلا کر راکھ بنا چکا تھا۔ اب صرف اس کی کھوپڑی ہی باقی تھی۔

''گاموگا دیو۔ کہاں ہو تم۔ تم میری آواز کیوں نہیں سن رہے ہو۔ گاموگا دیو۔ گاموگا دیو''۔ جب گاموگا دیو وہاں نمودار نہ ہوا تو شگولا دیو کی جادو کھوپڑی نے اسے اور زیادہ زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن گاموگا دیو زندہ ہوتا تو اس کی آوازیں سنتا۔

''ہونہہ۔ آخر گاموگا دیو یہاں کیوں نہیں آ رہا ہے۔ یہ وقت تو اس کے کھانے کا بھی نہیں ہے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی غار میں جا کر سرخ سانپ کھا رہا ہو''۔ شگولا دیو کی جادو کھوپڑی نے کہا اس نے کئی مرتبہ چیخ چیخ کر گاموگا دیو کو آوازیں دیں لیکن گاموگا دیو کو وہاں نہ آنا تھا اور نہ وہ آیا۔ اب تو شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کی پریشانی کی انتہا نہ رہی اسے اب حقیقتاً کسی بہت بڑی گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں مسلسل سوچ رہا تھا پھر اسے اچانک کوئی خیال آیا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے داشم کو بلا لینا چاہئے۔ داشم اور

کچھ نہیں تو کم از کم باہر جا کر یہ تو دیکھ سکتا ہے کہ گاموگا دیو کہاں ہے اور کس حال میں ہے''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔ اس کی کھوپڑی گھومی اور پھر وہ ٹھیک اس جگہ دیکھنے لگا جہاں گاموگا دیو نمودار ہوتا تھا اسی لمحے اس کی آنکھیں چمکیں اور اس کی دونوں آنکھوں سے سرخ رنگ کی شعاعیں سی نکل کر اس جگہ پر پڑیں۔ دوسری لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں ایک سرخ رنگ کا مینڈک آ گیا۔ مینڈک کافی بڑا تھا اور اس کے سر پر ایک انسانی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔ اس انسانی کھوپڑی کی آنکھیں بالکل خالی تھیں۔

''داشم حاضر ہے آقا۔ حکم''۔ مینڈک کا منہ ہلا اور اس کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

''داشم جاؤ۔ فوراً باہر جاؤ اور جا کر گاموگا دیو کو دیکھو کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ وہ جہاں بھی ملے اسے میرا پیغام دینا کہ وہ فوراً میرے پاس آجائے میں اس کا انتظار کر رہا ہوں''۔ جادو کھوپڑی نے مینڈک کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''جو حکم میرے آقا''۔ مینڈک نے کہا اور پھر وہ
مڑا اور پھدکتا ہوا غار کے دوسرے حصے کی طرف
بھاگتا چلا گیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد مینڈک اسی طرح
سے پھدکتا ہوا واپس آ گیا۔

''آقا۔ آقا۔ غضب ہو گیا آقا''۔ مینڈک نے
واپس آتے ہوئے دور سے ہی چیختے ہوئے کہا اور
جادو کھوپڑی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا بات ہے داشم۔ تم اس بری طرح سے چیخ
کیوں رہے ہو۔ کیا غضب ہوا ہے اور تم اکیلے کیوں
واپس آئے ہو۔ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم گاموگا
دیو کو بلا کر لاؤ۔ کہاں ہے وہ اور وہ تمہارے ساتھ
کیوں نہیں آیا ہے''۔ جادو کھوپڑی نے داشم کی جانب
دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غضب ہو گیا ہے آقا۔ ٹارزن نامی ایک آدم زاد
نے گاموگا دیو کو ہلاک کر دیا ہے''۔ داشم نے بری
طرح سے چیختے ہوئے کہا اور جادو کھوپڑی کی آنکھیں
سرخ ہوتی چلی گئیں۔

''ٹٹ۔ ٹٹ۔ ٹارزن نے گاموگا دیو کو ہلاک کر دیا

ہے۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے ہوا یہ سب اور
ٹارزن تو ایک آدم زاد ہے وہ بھلا گاموگا جیسے طاقتور
اور خونخوار دیو کو کیسے ہلاک کر سکتا ہے''۔ جادو کھوپڑی
نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں آقا۔ میں نے وادی میں
گاموگا دیو کی جلی ہوئی لاش دیکھی ہے۔ وادی میں
ٹارزن نامی آدم زاد کے ساتھ ایک بھورے بالوں والا
بندر اور کوہ قاف کی ریاست آقاف کی شہزادی سرخ
پری بھی موجود ہے اور آقا آپ جانتے ہیں کہ وادی
میں جا کر مجھے وادی میں ہونے والی ہر تبدیلی کا پتہ
چل جاتا ہے۔ آپ کو یہ سن کر اور زیادہ حیرت ہو گی
کہ ٹارزن نے انوکھی وادی کے چھ کے چھ طلسمات ختم
کر دیئے ہیں اور وہ ان غاروں میں بھی جانے میں
کامیاب ہو گیا تھا جن میں آپ کے جسم کے حصے
رکھے ہوئے تھے۔ ٹارزن نے سرخ پری کے ساتھ مل
کر آپ کے جسم کے سارے حصے جلا کر راکھ بنا
دیئے ہیں''۔ داشم نے کہا اور جادو کھوپڑی کی آنکھیں
پھیلتی چلی گئیں وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر داشم کی جانب

دیکھنے لگی جیسے اسے داشم کی کسی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا جسم اور میرے باقی اعضاء نہیں جل سکتے۔ اگر ٹارزن ان غاروں میں داخل ہوا ہوتا تو اس کے بارے میں مجھے فوراً پتہ چل جاتا۔ مجھے ان غاروں سے کوئی آواز سنائی نہیں دی تھی۔ تم جھوٹ بول رہے ہو داشم"۔ جادو کھوپڑی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہوں"۔ داشم نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اگر ٹارزن نے سرخ پری کے ساتھ مل کر میرے جسم کے سارے حصے جلا دیئے ہیں تو پھر مجھے ٹارزن کے ان غاروں میں جانے کا پتہ کیوں نہیں چلا اور ان غاروں میں، میں نے حفاظت کا جو انتظام کر رکھا تھا ان کا کیا ہوا تھا"۔ جادو کھوپڑی نے حیرت سے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ان کے ساتھ بھورے بالوں والا ایک بندر بھی

ہے آقا۔ ٹارزن اس غار میں بندر کو اپنے ساتھ لے جاتا تھا اور سرخ پری ٹارزن کو غار میں جانے سے پہلے نیک بزرگ شاگول کے مقبرے کی جلتی ہوئی ایک مشعل بھی لا کر دے دیتی تھی۔ جس کی روشنی میں غار کے محافظ فنا ہو جاتے تھے اور آپ کو بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ ٹارزن اور اس کے ساتھی بندر نے غار میں جا کر آپ کے جسم کے اعضاء جلا کر بھسم کر دیئے ہیں"۔ داشم نے کہا اور جادو کھوپڑی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہے۔ بہت ہی برا۔ اب ٹارزن اس کا دوست بھورا بندر اور سرخ پری کہاں ہیں"۔ جادو کھوپڑی نے لرزتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"وہ تینوں اس پہاڑی کے باہر موجود ہیں۔ ٹارزن نے چونکہ چھٹے طلسم کی پہیلی سلجھا دی ہے اس لئے ان کے سامنے یہ پہاڑی بھی نمودار ہو چکی ہے۔ وہ تینوں اب کسی بھی وقت آپ کو فنا کرنے کے لئے غار میں داخل ہو سکتے ہیں آقا۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ یہاں سے

غائب ہو جائیں۔ ورنہ جس طرح سے ٹارزن اور سرخ پری نے آپ کے جسم کے باقی اعضاء جلا کر بھسم کئے ہیں اسی طرح وہ آپ کی کھوپڑی کو بھی فنا کر دیں گے''۔ داشم نے کہا۔

''اوہ۔ وہ سب اس غار کے سامنے موجود ہیں۔ اب میں کیا کروں۔ میرے زندہ ہونے میں آج کا دن ابھی باقی ہے اور میں لاکھ کوشش بھی کر لوں تو یہاں سے کہیں نہیں جا سکتا''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''تب پھر آپ ان پر جادوئی حملے کریں آقا۔ وہ تینوں جیسے ہی غار میں آئیں آپ ان پر اس قدر جادو کریں کہ وہ یہیں ہلاک ہو جائیں''۔ داشم نے کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ وہ جیسے ہی غار میں آئیں گے میں ان پر جادو چلانا شروع کر دوں گا۔ میں ان پر خطرناک اور انتہائی طاقتور جادوئی وار کروں گا جس سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے اور وہ تینوں ہلاک ہو جائیں گے''۔ جادو کھوپڑی نے کہا۔

''وہ غار کی طرف بڑھ رہے ہیں آقا۔ ان پر حملہ

کرنے کے لئے آپ بھی تیار ہو جائیں''۔ داشم نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جادو کھوپڑی اس سے کچھ کہتی اچانک داشم دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا اور جادو کھوپڑی کی نظریں دور نظر آنے والے دہانے پر جم گئیں۔ جہاں سے داشم کے کہنے کے مطابق ٹارزن، اس کا دوست بھورے بالوں والا بندر اور سرخ پری اندر آ رہے تھے۔

سرخ پری اور منکو بے حد خوش تھے۔ ٹارزن نے جیسے ہی پہیلی حل کی تھی اور جھیل کے دوسرے کنارے پر غیبی پہاڑی نمودار ہوئی تھی تو اس کے بارے میں سرخ پری کو فوراً علم ہو گیا تھا اور وہ منکو کو لے کر فوراً ہی ٹارزن کے پاس پہنچ گئی تھی۔

ٹارزن نے جب منکو اور سرخ پری کو بتایا کہ اس نے کس طرح چھٹے طلسم کی پہیلی حل کی تھی تو اس کی ذہانت کا سن کر نہ صرف منکو بلکہ سرخ پری بھی عش عش کر اٹھی تھی۔

وہ تینوں اس آگ میں جلتی ہوئی نظر آنے والی پہاڑی کے سامنے آ گئے تھے۔ سرخ پری غور سے دہانے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں مکڑیوں کا جالا ہی

جالا لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں۔ یہی ہے وہ غار جس میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود ہے"۔ سرخ پری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب سوچ کیا رہی ہو سرخ پری۔ مجھے وہ مشعل لا کر دو تاکہ میں اس غار میں جاؤں اور جس طرح سے میں نے شگولا دیو کے جسم کے دوسرے اعضاء جلائے ہیں اسی طرح میں اس کی کھوپڑی بھی جلا کر راکھ بنا دوں تاکہ ریاست آقاف پر اس کے کیے ہوئے جادو کا اثر ختم ہو جائے اور تمہارے ماں باپ اور بہن بھائیوں سمیت ساری رعایا اصلی حالت میں آ جائے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں ٹارزن۔ جادو کھوپڑی صرف اس مشعل سے جل کر راکھ نہیں ہو گی۔ اس کھوپڑی کو فنا کرنے کے لئے ہمیں کچھ اور بھی کرنا پڑے گا"۔ سرخ پری نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کچھ اور بھی کرنا پڑے گا۔ کیا مطلب۔ میں نے چھ کے چھ طلسم ختم کر دیئے ہیں اب ہمیں اور کیا کرنا

پڑے گا"۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"شگولا دیو کی جادو کھوپڑی بے حد طاقتور ہے اور اس کے پاس ایسے جادو ہیں جن سے وہ نہ صرف تمہیں بلکہ مجھے اور منکو کو بھی جلا کر راکھ بنا سکتا ہے"۔ سرخ پری نے کہا اور ٹارزن ایک بار پھر چونک پڑا۔
"میں نے مقدس پھول کا مقدس بیج کھا رکھا ہے اس کے باوجود کیا مجھ پر جادو کھوپڑی کا کوئی جادو اثر کر سکتا ہے"۔ ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تم نے ان طاقتوں کا طلسمات ختم کرنے کے لئے بے حد زیادہ استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے اب تمہارے جسم میں اس مقدس بیج کی وہ طاقت موجود نہیں ہے جو تمہیں جادو کھوپڑی کے جادوئی واروں سے بچا سکے۔ تم جیسے ہی اس غار میں جاؤ گے جادو کھوپڑی نے اگر تم پر کوئی منتر پھونک دیا تو تم اسی وقت جل کر راکھ بن جاؤ گے اور میرے پاس بھی ایسی کوئی طاقتیں نہیں ہیں کہ میں خود کو جادو کھوپڑی کے واروں سے بچا سکوں"۔ سرخ پری نے سنجیدگی سے

کہا۔
"اوہ۔ تو پھر اب کیا کریں۔ جب تک ہم جادو کھوپڑی کو فنا نہیں کریں گے اس وقت تک نہ تمہاری ریاست کی رعایا اصل حالت میں آئے گی اور نہ شگولا دیو فنا ہو گا۔ آج آخری دن ہے۔ اگر آج ہم نے شگولا دیو کی کھوپڑی فنا نہ کی تو وہ زندہ ہو جائے گا اور تم نے ہی کہا تھا کہ اگر شگولا دیو زندہ ہو گیا تو پھر نہ اسے تم فنا کر سکو گی نہ میں اور نہ ہی آکو بابا اس کا کچھ بگاڑ سکیں گے وہ ایک خوفناک شیطان بن کر اس دنیا میں واپس آ جائے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔
"ہاں۔ اگر شگولا دیو کی جادو کھوپڑی فنا نہ ہوئی تو وہ واقعی ایک بہت بڑا اور انتہائی خوفناک شیطان بن جائے گا جس سے ہماری ریاست کے ساتھ ساتھ کوہ قاف اور پرستان کی باقی ریاستیں بھی ختم ہو جائیں گی اور خود کو زندہ رکھنے کے لئے شگولا دیو کو ہر روز انسانوں کا خون بھی پینا پڑے گا۔ وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لئے ایک انسان کا بھی خون پی سکتا ہے اور سینکڑوں انسانوں کا بھی"۔ سرخ پری نے ہونٹ بھینچے

ہوئے کہا۔

"تو کیا تم چاہتی ہو کہ شگولا دیو فنا نہ ہو اور وہ شیطان بن کر زندہ ہو جائے"۔ ٹارزن نے سرخ پری کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہوں گی"۔ سرخ پری نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ۔ ہم منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں اور تم کہہ رہی ہو کہ اب بھی شگولا دیو کی جادو کھوپڑی ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ میں اسے ہر صورت میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے جنوں دیوؤں کے ساتھ ساتھ انسانی بستیوں کو بھی خطرہ ہے اور پھر مجھے شگولا دیو کو فنا کرنے کی ذمہ داری آکو بابا نے دی ہے۔ میں یہاں آکو بابا کا ادھورا کام پورا کرنے کے لئے آیا ہوں اور جب تک میں شگولا دیو کی کھوپڑی فنا نہیں کر دوں گا مجھے چین نہیں آئے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تو پھر تم آکو بابا سے رابطہ کرو اور ان سے پوچھو کہ اب ہم کیا کریں اور ایسا کون سا طریقہ اختیار

کریں کہ ہم آسانی سے اس غار میں داخل ہو جائیں اور شگولا دیو کی جادو کھوپڑی اگر ہم پر جادوئی حملے کرے تو ہم اس کے حملوں سے خود کو بچا سکیں"۔ سرخ پری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آکو بابا سے بات کرتا ہوں"۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر کچھ فاصلے پر چلا گیا۔ وہ سرخ پری کے سامنے آکو بابا سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ایک طرف آ کر اس نے آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں آکو بابا کو آوازیں دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے دماغ میں سرسراہٹ ہوئی اور اسے آکو بابا کی آواز سنائی دی۔

"میں آ گیا ہوں ٹارزن بیٹا"۔ آکو بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور ان کی آواز سن کر ٹارزن کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

"آکو بابا۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اسی لئے میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں بیٹا کہ تم نے مجھے کیوں بلایا ہے"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"آپ جانتے ہیں تو مجھے بتائیں۔ اب ہم منزل کے قریب ہیں اور وہ پہاڑی ہمارے سامنے ہے جس میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی موجود ہے۔ میں ہر صورت میں جادو کھوپڑی کو فنا کرنا چاہتا ہوں لیکن اب سرخ پری مجھے اس غار میں جانے سے روک رہی ہے کہ شگولا دیو کی جادو کھوپڑی بہت طاقتور ہے اور اگر اس نے مجھ پر جادو کیا تو میں اس جادو سے ہلاک ہو جاؤں گا"۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یہ سرخ پری کی اپنی سوچ ہے ٹارزن بیٹا۔ وہ یہی سمجھتی ہے کہ میں نے تمہیں جو مقدس بیج کھانے کے لئے دیا تھا اس کا اثر ایک کام کرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ وہ اس بیج کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی ہے اسی لئے وہ یہ سب کہہ رہی ہے۔ مقدس بیج کا اثر تمہارے جسم میں اس وقت تک رہے گا جب تک تم کسی بھی شیطانی معاملے کو پوری طرح سے سلجھا نہیں لیتے۔ جب شیطانی معاملہ ختم ہو جائے گا تب

تمہارے جسم سے اس بیج کا اثر وقتی طور پر ختم ہو گا لیکن جب تم کسی دوسرے شیطانی یا جادوئی معاملے میں کودو گے تب اس بیج کا اثر پھر سے شروع ہو جائے گا اور تم پراسرار اور انوکھی طاقتوں کے مالک بن جاؤ گے اور جب تک تمہارے جسم میں مقدس بیج کا اثر باقی رہے گا تمہیں نہ کوئی شیطانی طاقت نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی تم پر کسی جادو کا کوئی اثر ہو سکتا ہے"۔ آ کو بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ان کا جواب سن کر ٹارزن کے جسم میں جیسے سرشاری کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کے غار میں جاؤں اور جادو کھوپڑی مجھ پر جادوئی وار کرے گی تو مجھ پر اس کے کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہو گا"۔ ٹارزن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم پر کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ تم غار میں اکیلے جاؤ۔ اپنے ساتھ نہ تم منکو کو لے جانا اور نہ ہی سرخ پری کو۔ جادو کھوپڑی تمہیں دیکھ کر لازمی طور

پر تم پر جادوئی وار کرے گی لیکن اس کے کسی جادو کا تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں اس غار میں اکیلا ہی جاؤں گا۔ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ جادو کھوپڑی کو فنا کرنے کے لئے اب مجھے کیا کرنا ہو گا کیا اس کے لئے مجھے سرخ پری سے کہہ کر وہی جلتی ہوئی مشعل منگوانی پڑے گی جس سے میں نے شگولا دیو کے جسم کے باقی اعضاء جلائے تھے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں۔ شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو جلانے کے لئے تمہیں اب کسی طاقت اور کسی مشعل کی ضرورت نہیں ہے۔ تم غار میں جاؤ گے تو تمہیں ایک چبوترے پر سبز رنگ کی جادو کھوپڑی دکھائی دے گی۔ اس کھوپڑی پر ایک دیا جل رہا ہے۔ تمہیں آگے جا کر بس اس دیئے کو پھونک مار کر بجھانا ہے۔ جیسے ہی تم اس دیئے کو بجھاؤ گے جادو کھوپڑی کی ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ بے جان ہو جائے گی۔ تم اسی وقت اس کھوپڑی کو اٹھا کر کسی پتھر پر مار دینا جس سے کھوپڑی اسی وقت ٹوٹ کر بکھر جائے گی اور

اسے خود ہی آگ لگ جائے گی۔ اس طرح شگولا دیو کی کھوپڑی بھی جل کر راکھ ہو جائے گی اور شگولا دیو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ سب میرے لئے مشکل نہیں ہو گا۔ آپ کا شکریہ آکو بابا۔ آپ نے میری بہت بڑی الجھن دور کر دی ہے ورنہ میں سرخ پری کی باتیں سن کر واقعی پریشان ہو گیا تھا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''وہ جتنا جانتی تھی اس نے تم سے اتنا ہی کہا تھا''۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ آکو بابا اس کے دماغ سے نکل گئے تو ٹارزن نے آنکھیں کھولیں اور مڑ کر سرخ پری اور منکو کی جانب دیکھنے لگا جو اسی جگہ کھڑے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں ٹارزن انہیں چھوڑ کر آیا تھا۔ ٹارزن مسکراتے ہوئے ان دونوں کی جانب بڑھنے لگا۔

"بہت خوش ہو۔ کیا کہا ہے آکو بابا نے"۔ ٹارزن کو واپس آتے دیکھ کر منکو نے پوچھا۔ سرخ پری بھی امید بھری نظروں سے ٹارزن کی جانب دیکھ رہی تھی۔ ٹارزن نے قریب آ کر انہیں آکو بابا کی بتائی ہوئی ساری باتیں بتا دیں جسے سن کر سرخ پری کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"اوہ۔ اگر یہ اتنا ہی آسان ہے تو پھر مجھے اب کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں واقعی مقدس بیج کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔ ٹھیک ہے ٹارزن تم جاؤ۔ میں اور منکو یہیں رک کر تمہارا انتظار کرتے ہیں"۔ سرخ پری نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم میرے لئے کسی طرح سے غار کے

دہانے پر لگا ہوا جالا ہٹا دو پھر میں اندر جا کر شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو خود ہی ختم کر دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ابھی یہ جالا ہٹا دیتی ہوں"۔ سرخ پری نے کہا اس نے سر اٹھا کر دہانے پر لگے ہوئے جالے کی طرف دیکھا پھر اچانک اس کی آنکھیں چمکیں اور اس کی آنکھوں سے دو شعاعیں سی نکل کر دہانے پر لگے ہوئے جالے پر پڑیں۔ دوسرے لمحے سارا جالا جل کر غائب ہو گیا اور ٹارزن کے سامنے ایک غار کا بڑا سا محرابی شکل والا دہانہ نمودار ہو گا۔

"تم دونوں میرا یہیں انتظار کرنا۔ میں جادو کھوپڑی کو تباہ کر کے جلد ہی واپس آ جاؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا تو سرخ پری اور منکو نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا کھلے ہوئے غار کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

ٹارزن نے اندر جھانک کر دیکھا تو اسے کچھ فاصلے تک روشنی دکھائی دی۔ اس کے آگے چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اسے آگے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

ٹارزن نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا اور پھر اس نے دل ہی دل میں آسمانوں کے مالک کو یاد کیا اور غار میں داخل ہو گیا۔ غار میں داخل ہو کر اس نے ابھی چند قدم ہی آگے بڑھائے ہوں گے کہ اچانک اس کے پیچھے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور غار کا دہانہ بند ہو گیا۔

ٹارزن نے پلٹ کر دیکھا تو اسے غار کا دہانہ بند دکھائی دیا۔ غار کا دہانہ بند ہوتے ہی غار میں یکلخت تیز روشنی پھیل گئی تھی۔ ٹارزن نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے غار کی دونوں دیواروں پر مشعلیں جلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان مشعلوں کی وجہ سے ہی وہاں روشنی ہوئی تھی۔ اس روشنی میں ٹارزن کو دور ایک چبوترا دکھائی دیا جہاں سبز رنگ کی ایک بڑی اور خوفناک کھوپڑی پڑی ہوئی تھی اور اس کھوپڑی کے اوپر ایک دیا جل رہا تھا۔

''وہیں رک جاؤ ٹارزن۔ اگر تم نے آگے آنے کی کوشش کی تو میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا''۔ اچانک غار میں ایک گونجدار آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ تم کون ہو''۔ ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی تم سے مخاطب ہوں''۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور ٹارزن کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

''میں یہاں رکنے کے لئے نہیں تمہاری کھوپڑی تباہ کرنے کے لئے آیا ہوں شگولا دیو''۔ ٹارزن نے جواباً گرجدار آواز میں کہا۔

''میرے پاس طاقتور جادو ہیں ٹارزن۔ میں تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتا ہوں''۔ جادو کھوپڑی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ٹارزن نے اس کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا اور اس نے چبوترے کی جانب قدم بڑھانے شروع کر دیئے۔

''رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ''۔ جادو کھوپڑی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹارزن اب کہاں رکنے والا تھا۔ وہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک اس نے جادو کھوپڑی کی آنکھیں چمکتے دیکھیں۔ دوسرے لمحے جادو کھوپڑی کی آنکھوں سے

سرخ رنگ کی شعاعیں نکلیں اور ٹارزن کے عین سینے سے آٹکرائیں۔ ایک لمحے کے لئے ٹارزن کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن دوسرے ہی لمحے جادو کھوپڑی کی آنکھوں سے نکلنے والی شعاعیں ختم ہو گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ آگ کی ان شعاعوں نے تمہیں جلا کر بھسم کیوں نہیں کیا ہے"۔ جادو کھوپڑی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تمہارا کوئی جادو مجھ پر اثر نہیں کرے گا جادو کھوپڑی۔ تمہارے پاس اور جادو ہیں تو وہ بھی مجھ پر آزما کر دیکھ لو"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا جادو اس قدر کمزور نہیں ہو سکتا کہ تم جیسے معمولی آدم زاد کو ہلاک نہ کر سکے"۔ جادو کھوپڑی نے غضبناک لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کا منہ کھلا اور اس کے منہ سے ننھے ننھے سے تیروں کی بوچھاڑ سی نکل کر ٹارزن کی جانب بڑھی اور پھر ٹارزن کے جسم پر بے شمار چھوٹے چھوٹے تیر آ کر لگنے لگے۔ لیکن تیر ٹارزن کے جسم سے ٹکرا کر یوں گرتے جا رہے تھے جیسے وہ ٹارزن کے جسم پر

لگنے کی بجائے ٹھوس چٹان پر لگ رہے ہوں۔ اپنا یہ وار بھی ناکام ہوتے دیکھ کر جادو کھوپڑی نے سر اٹھایا اور پھر اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر روشنی کی شعاعیں نکلیں۔ اس بار اس کی آنکھوں سے نکلنے والی شعاعیں غار کی چھت پر پڑی تھیں اور جیسے ہی شعاعیں چھت سے ٹکرائیں اچانک غار میں جیسے زلزلہ سا آ گیا اور غار بری طرح سے ہلنا شروع ہو گیا۔

ٹارزن نے فوراً ایک دیوار کا سہارا لیا اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا لیکن غار اس بری طرح سے لرز رہا تھا کہ اسے خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ پھر اچانک اس کے ارد گرد چھت سے چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر گرنا شروع ہو گئے۔ اپنے ارد گرد پتھر اور چٹانیں گرتے دیکھ کر ٹارزن اچھل اچھل کر ان سے بچنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی لمحے چھت سے ایک بھاری چٹان الگ ہوئی اور سیدھی ٹارزن کے سر پر آ گری۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ چٹان کے ٹکرانے سے ٹارزن کے سر کے سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے لیکن ہوا اس کے الٹ ہی تھا جیسے ہی چٹان

ٹارزن کے سر سے ٹکرائی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ٹارزن کے سر کی بجائے چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ غار کے ہلنے اور پتھروں اور چٹانوں کے گرنے کی پرواہ کئے بغیر ایک بار پھر چبوترے کی جانب بڑھنا شروع ہو گیا۔

ٹارزن ابھی کچھ ہی آگے گیا ہو گا کہ اچانک غار میں بے شمار سوراخ بن گئے اور ان سوراخوں سے سیاہ، نیلے اور سبز رنگ کے سانپ اور بچھو نکل نکل کر باہر آنا شروع ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ٹارزن کے سامنے رنگ برنگے سانپوں اور بچھوؤں کا جیسے سیلاب سا آ گیا۔ ان سانپ اور بچھوؤں کو دیکھ کر ٹارزن ایک لمحے کے لئے رکا مگر دوسرے لمحے وہ لاپرواہی سے ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر سانپ زور زور سے پھنکارتے ہوئے اور بچھو منہ سے خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے ٹارزن کی طرف لپک پڑے لیکن پھر وہ جیسے ہی ٹارزن کی ٹانگوں سے چھوئے اسی لمحے ٹارزن کے پیروں کے پاس شعلے سے

چمکے اور اس کے پیروں کے پاس آنے والے سانپ اور بچھو جل جل کر راکھ بنتے چلے گئے۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ تم پر میرا کوئی جادو اثر کیوں نہیں کر رہا۔ رک جاؤ۔ ٹارزن۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ میرے نزدیک مت آنا ورنہ''۔ جادو کھوپڑی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن اب بھلا ٹارزن کہاں رکنے والا تھا وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا اس کے پیروں کے پاس شعلے چمک رہے تھے اور ان شعلوں سے اس کے ارد گرد موجود سانپ اور بچھو جل جل کر راکھ ہوتے جا رہے تھے اور پھر ٹارزن چبوترے کے قریب پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ چبوترے کے نزدیک پہنچا اسی لمحے سبز کھوپڑی کا منہ کھلا اور اس کے کھلے ہوئے منہ سے آگ کی دھار سی نکل کر ٹارزن کے جسم پر پڑنے لگی۔ آگ کی یہ دھار اتنی بڑی تھی کہ ایک لمحے کے لئے ٹارزن کا جسم جیسے آگ میں چھپ سا گیا تھا۔ لیکن اس آگ کا بھی ٹارزن پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔

کھوپڑی کے منہ سے آگ نکلنے کے باوجود ٹارزن

آگے بڑھنے سے نہیں رکا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر چبوترے پر چڑھا اور پھر اس نے اچانک آگ سے منہ نکالا اور کھوپڑی کے سر پر رکھے ہوئے دیئے پر زور سے پھونک مار دی۔ کھوپڑی پر جلتا ہوا دیا اس کی ایک ہی پھونک سے بجھ گیا تھا۔ جیسے ہی دیا بجھا، غار اچانک انتہائی تیز اور دلخراش چیخوں سے بری طرح سے لرز اٹھا۔ دیئے کے بجھتے ہی کھوپڑی کے منہ سے نکلنے والی آگ ختم ہو گئی تھی اور غار میں جلتی ہوئی مشعلیں بھی خود بخود بجھ گئی تھیں۔

جیسے ہی وہاں اندھیرا ہوا ٹارزن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے چبوتری پر پڑی ہوئی جادو کھوپڑی پکڑ لی۔ جادو کھوپڑی کے منہ سے بدستور چیخیں نکل رہی تھیں۔ ٹارزن نے کھوپڑی پوری قوت سے چبوترے کے پتھر پر دے ماری۔ تڑاخ کی زور دار آواز کے ساتھ کھوپڑی کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ جیسے ہی کھوپڑی ٹوٹی اس کے منہ سے نکلنے والی چیخیں بھی ختم ہوگئیں۔

ٹارزن نے اپنے ہاتھ میں کھوپڑی ٹوٹتے ہوئے

صاف محسوس کر لی تھی۔ کھوپڑی کے ٹوٹے ہوئے چند ٹکڑے اس کے ہاتھ میں بھی تھے اس نے وہ ٹکڑے وہیں پھینک دیئے۔ اسی لمحے اسے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''آہ مارا مجھے ٹارزن نے میں شگولا دیو کی جادو کھوپڑی تھی''۔ آواز اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ ٹارزن کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے تھے۔

کچھ دیر تک شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کی آواز غار میں گونجتی رہی اور پھر وہاں اچانک گہری خاموشی چھا گئی۔ جب ہر طرف خاموشی چھا گئی تو اچانک ٹارزن کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے چبوترے سے پوری قوت سے دھکا دے دیا ہو۔

ٹارزن لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ پیچھے گر پڑتا اچانک پیچھے سے کسی نے اسے گرنے سے سنبھال لیا۔ دوسرے لمحے ٹارزن کی

آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی تاریکی ختم ہو گئی اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ غار کی بجائے غار سے باہر اس جھیل کے پاس کھڑا تھا جہاں اس نے ایک انوکھی اور حیرت انگیز پہیلی سلجھائی تھی اس کے عقب میں منکو اور سرخ پری موجود تھے اور جس نے ٹارزن کو گرنے سے سنبھالا تھا وہ سرخ پری ہی تھی۔

’’ہم کامیاب ہو گئے ٹارزن۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم نے شگولا دیو کی جادو کھوپڑی کو فنا کر دیا ہے۔ ہم نے شگولا دیو کی چیختی ہوئی آواز سنی تھی‘‘۔ سرخ پری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

’’ہاں۔ میں نے جادو کھوپڑی کو تباہ کر دیا ہے۔ آکو بابا نے جو کام ادھورا چھوڑ دیا تھا میں نے وہ پورا کر دیا ہے اور اب شگولا دیو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے‘‘۔ ٹارزن نے کہا۔

’’ہاں۔ تم نے آکو بابا کا ادھورا کام پورا کر دیا ہے ٹارزن۔ اب واقعی شگولا دیو ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اس کے ختم ہونے سے میری ریاست پر اس

کا کیا ہوا جادو بھی ختم ہو گیا ہے اور ریاست آقاف کے ساری رعایا اصلی حالت میں واپس آ گئی ہے۔ یہ سب تمہاری ہمت، بہادری اور ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے ٹارزن۔ میں تمہاری بے حد مشکور ہوں۔ تم نے جس ذہانت، ہمت اور بہادری سے انوکھی وادی کے طلسمات ختم کئے تھے یہ سب واقعی تم ہی کر سکتے تھے۔ میں تمہاری احسان مند ہوں ٹارزن بے حد احسان مند‘‘۔ سرخ پری نے کہا۔

’’نہیں تمہیں میرا احسان مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرا فرض تھا۔ جو کام مجھے آکو بابا نے سونپا تھا مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان کا کام پورا کر دیا ہے۔ اس لئے میں بھی بے حد خوش ہوں‘‘۔ ٹارزن نے کہا۔

’’اور تمہاری اس کامیابی پر میں بھی خوش ہو سردار‘‘۔ منکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

’’تم دونوں میرے ساتھ چلو ٹارزن۔ میں تمہیں اپنے ماں باپ سے ملاؤں گی وہ بھی تمہارے احسان

مند ہوں گے اور جب میں انہیں بلکہ ساری ریاست کو
تمہاری بہادری اور ذہانت کا بتاؤں گی تو ساری رعایا
تمہیں اپنے سر پر اٹھا لے گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''نہیں سرخ پری۔ میں تمہارے ساتھ جناتی ریاست
کی ایک بار سیر کر چکا ہوں۔ منکو نے بھی تمہارے
ساتھ جا کر تمہاری ریاست دیکھ لی ہے اس لئے اب
ہمیں وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے
شگولا دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہاں میرا کام ختم ہو گیا
ہے۔ اور شگولا دیو کے ہلاک ہوتے ہی مقدس بیج کا
مجھ پر سے اثر بھی ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے میں چاہتا
ہوں کہ اب تم ہمیں واپس ہمارے جنگل میں پہنچا دو
اور میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام کر سکتی ہو''۔ ٹارزن
نے کہا۔

''اوہ۔ مگر''۔ سرخ پری نے کہنا چاہا۔

''نہیں سرخ پری۔ پھر کبھی موقع آئے گا تو میں
منکو کے ساتھ خود ہی تم سے اور تمہارے ماں باپ
سے ملنے ریاست آقاف آ جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ
میرے لئے اور منکو کے لئے تمہاری ریاست کے

دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں ٹارزن۔ ہماری ریاست کے تمام دروازے
تمہارے اور منکو کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے تم جب
چاہو منکو کے ساتھ وہاں آ سکتے ہو۔ بلکہ تمہیں اور منکو
کو جب بھی ریاست آقاف میں آنا ہو تو تم تین بار
اونچی آواز میں میرا نام پکار لینا میں تمہارے جنگل میں
خود آؤں گی اور تمہیں اپنے ساتھ اپنی ریاست میں
لے جاؤں گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اب تم بتاؤ تم ہمیں ہمارے
جنگلوں میں واپس کیسے بھیجو گی''۔ ٹارزن نے کہا۔

''یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے''۔ سرخ پری نے
کہا اس نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں بائیں ہلا کر زور
سے جھٹکے تو اچانک ٹارزن اور منکو کے پیروں کے نیچے
وہی نیلا قالین آ گیا جس پر سوار ہو کر ٹارزن انوکھی
وادی سے سرخ پری کے ساتھ کوہ قاف کی ریاست
آقاف میں گیا تھا۔ نیلے قالین کو دیکھ کر ٹارزن کی
آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اب اس قالین سے کہو کہ یہ ہمیں واپس ہمارے

جنگلوں میں پہنچا دے''۔ ٹارزن نے کہا تو سرخ پری نے ایک بار پھر ہاتھ جھٹکے تو قالین ٹارزن اور منکو کو لئے ہوئے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔

''میں تمہیں تمہارے جنگلوں تک چھوڑنے کے لئے تمہارے ساتھ جاؤں گی ٹارزن اور تم مجھے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتے۔ اگر تم ہمارے لئے اتنا کچھ کر سکتے ہو اور اپنی جان جوکھم میں ڈال سکتے ہو تو تمہارے اور منکو کے لئے تو میں اتنا تو کر ہی سکتی ہوں نا''۔ سرخ پری نے نیلے قالین کے ساتھ پر مارتے ہوئے ہوا میں بلند ہوتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد